COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیا مکتبہ اقرأ

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

بھٹکتی روحوں کا شہر

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا کا ایڈونچرس پراسرار آسیبی سفر جاری ہے۔ نئے نئے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ سنسنی خیز حالات کا سامنا ہے۔ ماریا اُلّو کے پنجے میں بند تبت کے لاماؤں کے دیس کی طرف لے جائی جا رہی ہے۔ ناگ کے سر کے بالوں کی راکھ کا ایک تعویز تیار کیا گیا ہے۔ جس کے اثر سے .... لیکن میں یہ باتیں بتا کر آپ کا مزا کرکرا نہیں کرنا چاہتا۔ آپ خود ہی پڑھ کر معلوم کریں گے۔ تو آپ کے تجسس میں اضافہ بھی ہوگا۔ اور آپ کو نئی نئی معلومات بھی حاصل ہوں گی۔ عنبر ناگ ماریا کی ہر سیریز کو پسند کرنے کے بعد آپ جو مجھے پیارے پیارے خط لکھتے ہیں۔ ان سے میری بہت حوصلہ افزائی ہوتی۔ میں ایک بار پھر آپ سب دوستوں کی دعاؤں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو زندگی میں ساتھ ساتھ چلنے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

آپ کا انکل

اے حمید

۴۵۴۔ این راہِ چمن۔ سمن آباد لاہور۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۵۰/-

UPLOADED FOR
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جملہ حقوق بحق پبلشر [illegible]

[illegible]
ناشر: مکتبہ اقرا [illegible]
طابع: [illegible] پرنٹرز [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

دھندلی کیٹی
یہ کس کی آواز تھی؟
ناگ قبر کے اندر
طلسمی تعویذ
بھٹکتی روحوں کا شہر

دھندلی کیٹی

جلتی ہوئی مشعل کیٹی کے قریب ہوتی گئی۔

جب آگ کے شعلے کیٹی کے چہرے کے بالکل سامنے آگئے اور اسے اس کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے چلّا کر کہا "میں سیاہ موتیوں کا راز بتاتی ہوں۔" رومن کمانڈر نے جلتی ہوئی مشعل پیچھے کر لی۔

رومن بادشاہ نے غصیلی آواز میں کہا "جلدی بتاؤ سکندرِ اعظم کا وہ خزانہ کہاں ہے۔ جہاں سے تم نے یہ دو سیاہ موتی چرائے ہیں؟ نہیں تو میں ابھی تمہیں آگ میں زندہ جلا دوں گا۔" کیٹی نے یونہی جھوٹ موٹ کہہ دیا۔

"یہاں سے جنوب کی طرف ایک تکونا پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ کے دامن میں ایک غار ہے۔ اس غار کے اندر وہ خزانہ دفن ہے جہاں سے میں نے یہ موتی حاصل کئے تھے۔"

رومن بادشاہ نے حکم دیا کہ سپاہیوں کا ایک دستہ فوراً تکونے پہاڑ کی طرف خزانے کی کھوج کے لیے روانہ کر دیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جانے اور اس لڑکی کو اُس وقت تک قید میں رکھا جائے جب تک کہ ہمیں خزانہ نہیں مل جاتا۔ اسی وقت دس سپاہیوں کا ایک دستہ تکونے پہاڑ کی طرف روانہ ہوگیا۔ اور دوسرے سپاہی کیٹی کو قید خانے کی طرف لے کر چل دیئے۔ کیٹی نے یہ غلط بیان اس لیے دے دیا تھا۔ کہ جب تک سپاہی واپس آئیں گے وہ اپنے فرار کے بارے میں سوچ سکے گی۔ اس نے یونہی کسی تکونے پہاڑ کا ذکر کر دیا تھا۔ کیونکہ اس علاقے میں جنوب کی طرف کئی تکونے پہاڑ تھے اور ان میں غاریں بھی تھیں۔

کیٹی فوری طور پر آگ سے اپنے آپ کو بچانا چاہتی تھی۔ اگرچہ اس کے سامنے وہاں سے فرار ہونے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ پھر بھی وہ آگ میں جلنے سے بچ گئی تھی۔ قید خانے میں آتے ہی اس نے تیزی سے سوچنا شروع کر دیا کہ وہ اُس موت کی جیل سے کیسے باہر نکل سکتی ہے۔ اُس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔ اس مایوسی کی گھڑی میں اچانک اسے اپنے پرانے ساتھی لاہور کے کنوئیں والے جن دوست کا خیال آگیا۔ کبھی وہ چٹکی بجاتی تھی تو جن دوست اس کی مدد کو آجاتا تھا۔ لیکن بعد میں جن نے آنا چھوڑ دیا تھا۔

اور کیٹی کبھی چٹکی بجاتی تھی اس کی شکل کچھ کی کچھ بن جاتی تھی۔ اس لیے ڈر کے مارے اب کیٹی نے چٹکی بجانی بھی چھوڑ

دی تھی۔ لیکن اس ناامیدی کے عالم میں جب اسے آگ کی موت سے بچنے کے لیے کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا اسے چٹکی کا خیال آگیا تھا۔ اس کے باوجود کیٹی چٹکی بجاتے ہوئے گھبرا رہی تھی کہ چٹکی بجانے سے نہ جانے کیا ہو جائے۔ دوسری طرف اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ابھی تھوڑی دیر میں بادشاہ کے سپاہی خالی ہاتھ واپس آجائیں گے۔ انہیں اسکندر اعظم کا خزانہ نہیں ملے گا۔ اور بادشاہ کے حکم سے اُسے فوراً آگ میں جلا دیا جائے گا۔ اب کیٹی چٹکی بجانے پر مجبور ہوگئی۔

اس نے اپنی انگلیوں کو دیکھا۔ انہیں آپس میں تھوڑا سا رگڑا اور پھر آنکھیں بند کر کے جن دوست کو یاد کیا اور چٹکی بجا دی۔ ساتھ ہی کہا "میرے دوست! میری مدد کرو" کیٹی نے چٹکی بجانے کے بعد ابھی تک آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔ اس کے کانوں میں اپنے جن دوست کی پرانی آواز آئی "کیا تم نے مدد کرو۔ مدد کرو لگا رکھی ہے۔ میں نے جو مدد کرنی تھی کر دی ہے۔ اب آنکھیں کھول لو اور دوبارہ مجھے مت بلانا"

کیٹی نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھوں کے کھلتے ہی اسے کچھ نظر نہ آیا۔ خوف کے مارے اس کے حلق سے ایک چیخ نکل گئی۔ اس نے دو تین بار آنکھیں بند کر کے کھولیں تو اس کو جیل کی کوٹھڑی تو صاف نظر آرہی تھی۔ مگر اسے اپنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جسم نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ میرے خدا! یہ میرے دوست نے میرے ساتھ کیا کر دیا۔ اس نے تو مجھے غائب کر دیا ہے۔ کیٹی نے اپنے نظر نہ آنے والے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسے اپنا جسم اسی طرح محسوس ہوا جس طرح پہلے چھونے سے محسوس ہوتا تھا۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ وہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہو چکی تھی۔ اس کا حال مادیا ایسا ہو گیا تھا۔ وہ قید کوٹھڑی کے سلاخوں والے دروازے کے پاس گئی۔ باہر رومن پہرے دار اس کی طرف پیٹھ کئے سٹول پر بیٹھا تھا۔ نیزہ اس کے کاندھے کے ساتھ لگا تھا۔ کیٹی اس وقت جس مصیبت میں پھنسی تھی۔ اس کا جن دوست اس کی اسی طرح مدد کر سکتا تھا۔ کہ اسے لوگوں کی نظروں سے غائب کر دے تاکہ وہ جیل سے فرار ہو کر اپنی جان بچا سکے۔ کیٹی غائب ہو کر اپنے جسم میں کسی قسم کی کمزوری یا تبدیلی محسوس نہیں کر رہی تھی۔ اس نے سوچا یہ بعد میں سوچوں گی کہ میرا انجام کیا ہو گا۔ اس وقت تو مجھے یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کا خیال تھا کہ وہ کوٹھڑی کی سلاخوں میں سے نہیں گزر سکے گی۔ لیکن جب اس نے لوہے کی سلاخوں کے پاس پہنچ کر اپنے آپ کو ذرا سا آگے کی طرف کیا تو اس

کا نظر نہ آنے والا جسم سلاخوں سے باہر نکل گیا۔ کیٹی کوٹھڑی سے نکل آئی تھی۔ اس نے پہرے دار کے نیزے کو ہاتھ سے پکڑ کر نیچے گرا دیا۔ پہرے دار نے بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھا جونہی اس کی نظر قید خانے کی کوٹھڑی پر پڑی تو وہ ششدر ہو کر رہ گیا۔ کوٹھڑی خالی تھی۔ اور قیدی عورت فرار ہو چکی تھی۔ وہ پریشان ہو کر باہر کی طرف دوڑا۔ اس نے شور مچا دیا کہ قیدی عورت فرار ہو گئی۔ قیدی عورت فرار ہو گئی۔ کیٹی ابھی تک جیل خانے کی راہ داری میں ہی تھی۔

اِدھر اُدھر سے سپاہی بھاگ کر آ گئے۔ انہوں نے پہرے دار کو پکڑ لیا۔ کہ تم نے ہی اِسے بھگایا ہے ورنہ ایک کمزور عورت بند سلاخوں والی کوٹھڑی سے اپنے آپ کیسے باہر نکل سکتی ہے۔ اس دوران میں وہ سپاہی بھی خالی ہاتھ واپس آ گئے۔ جو کیٹی کی ہدایت پر تکونے پہاڑ کی طرف سکندرِ اعظم کا خزانہ تلاش کرنے گئے تھے۔ انہوں نے آ کر بادشاہ کو بتایا کہ وہاں کوئی خزانہ نہیں ہے۔ محل میں پہلے ہی شور مچ گیا تھا کہ قیدی لڑکی جیل سے فرار ہو گئی ہے۔ ظالم رومن بادشاہ نے اسی وقت حکم دیا کہ جو سپاہی قیدی لڑکی کی کوٹھڑی کے باہر پہرہ دے رہا تھا اس کی گردن اُڑا دی جائے۔ کیٹی ابھی تک محل کے اندر ہی تھی۔ وہ عنبر ناگ اور تھیوسانگ کے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

واپس جانے ہی والی تھی۔ کہ اسے پتہ چلا کہ بے گناہ پہرے دار کی گردن اُڑائی جانے والی ہے۔ وہ یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ کہ محض اس کی وجہ سے ایک پہرے دار کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے جبکہ اس کا کوئی قصور بھی نہیں تھا۔ اس نے سوچا کہ عنبر تھیوسانگ اور ناگ تو سرائے میں ہی بیٹھے ہوں گے وہ تھوڑی دیر بعد ان کے پاس چلی جائے گی۔ لیکن سب سے پہلے بے گناہ پہرے دار کی جان بچانی چاہیئے۔

محل کے باہر اور اندر جگہ جگہ سپاہی کیٹی کو تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ اور کیٹی غیبی حالت میں ان ہی کے درمیان چل پھر رہی تھی۔ وہ پہرے دار کو تلاش کر رہی تھی کہ اس کی گردن کہاں اُڑائی جانے والی ہے۔ اس نے محل کے باغ میں آکر دیکھا کہ ایک اونچے چبوترے پر اسی بے گناہ پہرے دار کو لے جا کر کھڑا کر دیا گیا تھا اور ایک جلاد تلوار ہاتھ میں لیے چبوترے کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ سامنے کمانڈر اپنے سپاہیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔ کیٹی کسی کو نظر تو آ ہی نہیں رہی تھی۔ وہ تیزی سے بھاگی تو اچانک اس کے پاؤں زمین سے بلند ہو گئے۔ اسے خیال آگیا کہ ماریا تو غیبی حالت میں زمین سے بلند ہو کر فضا میں اُڑا کرتی ہے۔ کیٹی نے ذرا سا زور لگا کر اپنے آپ کو دھکا دیا تو وہ فضا میں بلند ہو گئی۔ وہ ایک سیکنڈ میں

اُڑتی ہوئی چبوترے پر پہنچ گئی۔ کیونکہ وقت کم رہ گیا تھا۔ ایک سپاہی بے گناہ پہرے دار کی گردن کو نیچے جھکانے کے لیے اس کے سر کو دبا رہا تھا۔ پہرے دار نے آخری بار فریاد کی کہ میں بے گناہ ہوں۔ میں نے قیدی لڑکی کو نہیں بھگایا۔ کمانڈر نے بلند آواز میں کہا۔

"تم جھوٹ بولتے ہو۔ اپنے کیے کی سزا بھگتو۔ جلاد! اس کی گردن بادشاہ کے حکم سے الگ کر دو"

اس وقت کیٹی جلاد کے سر پر پہنچ چکی تھی۔ جونہی جلاد نے تلوار والا ہاتھ اوپر اُٹھایا کیٹی نے اوپر سے اس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی۔ کیٹی کے ہاتھ میں آتے ہی تلوار غائب ہو گئی۔ جلاد تو ہکا بکا ہو کر رہ گیا۔ کہ اس کے ہاتھ سے کس نے تلوار نوچ لی ہے۔ اسے تلوار کے نوچے جانے کا پورا احساس ہوا تھا۔ کمانڈر اور دوسرے سپاہی بھی حیرانی سے جلاد کی طرف تکنے لگے۔ جلاد نے گڑگڑا کر کہا۔

"کمانڈر میرا کوئی قصور نہیں۔ کسی غیبی طاقت نے میرے ہاتھ سے تلوار نوچ لی ہے"

کمانڈر نے اپنی تلوار چبوترے پر پھینکتے ہوئے کہا۔

"اس پہرے دار کا جادو یہاں نہیں چل سکے گا۔ یہ لو تم میری تلوار سے اس کی گردن اُڑا دو"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جلاد نے کمانڈر کی تلوار اٹھالی۔ اور بے گناہ پہرے دار کی گردن پر وار کرنے ہی والا تھا۔ کہ وہ تلوار بھی اس کے ہاتھ سے نکل کر غائب ہو گئی۔ یہ تلوار بھی کیٹی نے چھین لی تھی۔ اب تو سپاہی اور جلاد دہشت زدہ ہو کر رہ گئے۔ وہ یہی سمجھے کہ پہرے دار کوئی جادو جانتا ہے جس کی وجہ سے اس نے تلواروں کو غائب کر دیا ہے۔ کمانڈر اب ایک سپاہی کی تلوار کھینچ کر خود پہرے دار کی طرف بڑھا۔ چبوترے پر آتے ہی بولا

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں دیکھتا ہوں اس کا جادو مجھ پر کیسے اثر کرتا ہے"

اس نے تیزی سے تلوار کا وار پہرے دار پر کرنا چاہا ہی تھا۔ کہ تلوار اس کے ہاتھ سے بھی غائب ہو گئی۔ کمانڈر کو ایک جھٹکا بھی لگا۔ اور وہ چبوترے پر گر پڑا۔ یہ حالت دیکھ کر جلاد اور دوسرے سپاہی ڈر کے مارے محل کی طرف شور مچاتے اٹھ دوڑے۔ کیٹی نے کمانڈر کی گردن پر اپنا ہاتھ رکھ کر ذرا سا دبایا۔ غائب ہونے کے بعد کیٹی میں بھی ماریا کی طرح چار گنا زیادہ طاقت آگئی تھی۔ اس کے ذرا سے دبانے پر ہی کمانڈر کی گردن جیسے ایک طرف کو مڑ گئی۔ اور اس کے حلق سے درد کی ایک چیخ بلند ہوئی۔ کیٹی نے اپنی آواز کو بھاری بناتے ہوئے کہا۔

"پہرے دار بے گناہ ہے۔ قیدی لڑکی کو میں نے کوٹھڑی سے غائب کر دیا ہے۔ میں دیوی ڈیانا ہوں۔ یونان کی سب سے بڑی دیوی!"

اب کمانڈر پر بھی خوف طاری ہو گیا۔ کیونکہ دو من یونان کی دیوی ڈیانا کی طاقت سے اچھی طرح واقف تھے۔ بے گناہ پہرے دار کا عجیب حال تھا۔ وہ جان بچ جانے سے بے حد خوش تھا۔ اس نے بھی دیوی ڈیانا یعنی کیٹی کی آواز سن لی تھی۔ یہ وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ اس دیوی کی وجہ سے وہ تین بار موت کے منہ سے واپس آگیا ہے۔ اس نے بازو اوپر اٹھا کر کہا۔

"دیوی ڈیانا کو سلام۔ جس نے میری بے گناہی کی گواہی دی"

کیٹی نے کمانڈر کی گردن کو چھوڑ دیا۔ اور اسے پیچھے سے لات مار کر کہا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے"

کمانڈر منہ کے بل چبوترے سے نیچے گر پڑا۔ اٹھا اور محل کی طرف بھاگ گیا۔ اس کے جاتے ہی پہرے دار نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھے۔ اور سر جھکا کر بولا۔

"عظیم اور مقدس دیوی ڈیانا نے میری جان بچائی"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے۔ میں اس کا قیامت تک احسان نہیں بھولوں گا۔"
کیٹی نے کہا۔

"میں نے تمہاری جان اس لیے بچائی ہے کہ تم واقعی بے گناہ ہو۔ قیدی لڑکی کے فرار میں تمہارا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ بادشاہ ظالم ہے۔ وہ تمہیں بے گناہ مارنا چاہتا تھا ۔ اب تم جا سکتے ہو۔ تم آزاد ہو۔"
پہرے دار نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"مقدس دیوی! تم سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ تم خوب جانتی ہو کہ تمہارے جدا ہوتے ہی سپاہی مجھے دوبارا پکڑ لیں گے اور مجھے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس وقت مجھ کو کوئی بھی موت کی سزا سے نہیں بچا سکے گا۔ کیونکہ تم میرے پاس نہیں ہو گی۔"
کیٹی نے پوچھا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو؟ میں ہر وقت تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ تم یہ ملک چھوڑ کر کسی دوسرے ملک چلے جاؤ۔ کیا تمہارے بیوی بچے بھی ہیں؟"
پہرے دار نے عرض کی۔

"مقدس ڈیانا دیوی سے کوئی بات چھپی نہیں رہ

سکتی۔ تم جانتی ہو کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے اور بیوی ہے۔ بادشاہ میرے ساتھ میرے بچوں کو بھی مار ڈالے گا۔ وہ بڑا ظالم ہے۔"
کیٹی نے کہا۔

"میں جانتی ہوں۔ تم ایسا کرو کہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے چلو۔ میں تمہاری حفاظت کرتی ہوں۔ پھر تم گھوڑوں پر سوار ہو کر اس ملک سے نکل جانا۔ میں تمہاری حفاظت کروں گی۔ چلو۔"

"جو حکم دیوی ڈیانا۔" پہرے دار نے کہا اور چبوترے سے نیچے اُتر آیا۔

کیٹی نے کہا۔

"گھبرانا نہیں۔ میں تمہارے ساتھ ساتھ ہوں۔"

کیٹی نے سوچا کہ وہ اس بے گناہ اور شریف پہرے دار کو اس کے بال بچوں سمیت ملک روم سے نکالنے کے بعد عنبر تھیوسانگ اور ناگ کے پاس سرائے میں چلی جائے گی۔ ابھی رات زیادہ نہیں ہوئی تھی اور بازار کھلے تھے۔ پہرے دار گھوڑے پر سوار تھا اور اسے سرپٹ دوڑائے اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ کیٹی غیبی حالت میں اس کے ساتھ ساتھ اُڑ رہی تھی۔ گھر پہنچ کر پہرے دار نے اپنی بیوی اور بچوں سے کہا کہ جلدی یہاں سے نکل چلو نہیں تو بادشاہ کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قہر ہم پر بجلی بن کر گرنے والا ہے۔ اس کی بیوی نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے اپنے خاوند کے کہنے پر جلدی جلدی ایک گٹھڑی باندھی۔ بچوں کو ساتھ لے کر گھوڑے پر بٹھایا۔ خود بھی ایک گھوڑے پر بیٹھی اور اپنے خاوند کے ساتھ مکان کے احاطے سے نکل کر شہر سے باہر جانے والی سڑک پر آگئی۔ کیٹی اِن کے ساتھ ساتھ تھی۔ جب یہ کُنبہ شہر کے دروازے پر پہنچا تو سپاہیوں کو پہلے سے خبر مل چکی تھی۔ انہوں نے پہرے دار اور اس کے بیوی بچوں کو پکڑنے کے لیے تلواریں نکال لیں۔ اور اسے حکم دیا کہ وہ زمین پر بیٹھ جائیں۔ غریب پہرے دار نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔

”مقدس دیوی! مجھے بچا لے۔ تو نے وعدہ کیا تھا کہ میری حفاظت کرے گی۔“

کیٹی نے فضا میں اُڑتے ہوئے ایک غوطہ لگایا اور ایک ساتھ چار سپاہیوں کو اتنے زور سے دونوں ٹانگوں کی فلائنگ کِک ماری کہ وہ گیندوں کی طرح لڑکھڑاتے ہوئے کئی گز دور جا کر گر پڑے اور وہیں پڑے پڑے کراہنے لگے۔ دوسرے سپاہیوں نے یہ ماجرا دیکھا تو ڈر کر ایک طرف ہو گئے۔ کیٹی نے بلند آواز میں کہا۔

”خبردار! اگر کسی نے اس بے گناہ پہرے دار کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں گی۔ میں دیوی ڈیانا ہوں۔“

اس زمانے میں لوگ بڑے وہم پرست ہوتے تھے۔ آج

کل کا زمانہ تو سائنس کا زمانہ ہے اور صرف ان پڑھ لوگ ہی وہم کرتے ہیں۔ پڑھے لکھے لوگ وہم نہیں کرتے۔ لیکن اس زمانے کے لوگ دیوی دیوتاؤں کو پوجتے تھے۔

اور ان سے

بہت ڈرتے تھے۔ چنانچہ سپاہی تو بھاگ کر کوٹھڑیوں میں چھپ گئے۔ کیٹی نے پہرے دار کے قریب جا کر کہا۔

”اب تم آزادی سے جا سکتے ہو۔ تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔“

پہرے دار تو سجدے میں گر کر شکریہ ادا کرنے لگا۔ کیٹی نے فوراً کہا۔

”خبردار آئندہ سوائے خدا کے کسی کے آگے سجدہ نہ کرنا صرف خدا ہی سجدے کے لائق ہے۔ اب بھاگ جاؤ۔“

پہرے دار نے بیوی بچوں کو ساتھ لیا۔ اور گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتا شہر کے دروازے سے نکل کر رات کی تاریکی میں غائب ہو گیا۔ کیٹی وہاں سے سیدھی روم شہر کی اس کارواں سرائے کی طرف چل پڑی۔ جہاں تھیوسانگ ناگ اور عنبر اس کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔ اس دوران میں شہر میں یہ افواہ گشت کرنے لگی تھی کہ شہر میں یونانی دیوی ڈیانا آگئی ہے۔ اور اس نے بے گناہ پہرے دار کو موت کے گھاٹ اُترنے سے بچا لیا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ خبر رومن بادشاہ یوراکس تک پہنچی تو وہ غضبناک ہو کر بولا۔

"یہ سب جادو ٹونہ ہے۔ دیوی ڈیانا یہاں کبھی نہیں آ سکتی۔ قیدی لڑکی کو جہاں کہیں بھی ہو تلاش کر کے پیش کیا جائے۔ نہیں تو میں تمام سپاہیوں اور جیل کے پہرے داروں کو زندہ آگ میں ڈال دوں گا۔"

سرائے میں تھیوسانگ اور عنبر اور ناگ پریشان تھے۔ ناگ نے کہا۔

"کیٹی نے بڑی دیر کر دی ہے۔ خدا خیر کرے۔ کہیں اس کے ساتھ کوئی حادثہ نہ ہو گیا ہو۔"

تھیوسانگ بولا۔

"اسی لیے تو میں کہتا تھا۔ کہ تم اس کے ساتھ چلے چلو۔"

عنبر نے کہا۔

"ناگ تو جانے پر تیار تھا۔ کیٹی خود اسے ساتھ لے جانے پر تیار نہیں تھی۔ یہی کہتی رہی کہ میں بہادر لڑکی ہوں۔ اپنی حفاظت آپ کر سکتی ہوں۔"

ناگ برآمدے میں بیٹھا سرائے کے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چونکہ اس نے اپنی آنکھوں میں مست کال کا سُرمہ ڈال رکھا تھا۔ اس لیے اسے دُور سے کیٹی آتی نظر آ گئی۔ مگر یہ

دیکھ کر وہ اُچھل پڑا کہ کیٹی عام جسمانی حالت میں نہیں تھی بلکہ اس کا جسم ایک دُھندلی لہر کی طرح نظر آ رہا تھا۔ ماریا بھی ناگ کو اسی طرح نظر آیا کرتی تھی۔ تو کیا کیٹی کو بھی کسی نے غائب کر دیا ہے؟ اس نے چلّا کر کہا۔

"کیٹی آ رہی ہے۔"

تھیوسانگ اور عنبر نے چونک کر باہر کی جانب دیکھا اور بولے۔

"ہمیں تو کیٹی کہیں دکھائی نہیں دے رہی؟۔ تمہیں کیسے نظر آ گئی ہے؟"

اب کیٹی ان کے قریب پہنچ گئی تھی۔ عنبر نے بولا۔

"ہاں ہاں۔ اس کی خوشبو بڑی تیز ہو گئی ہے۔"

تھیوسانگ بولا۔

"مگر وہ نظر کیوں نہیں آ رہی؟"

کیٹی نے کہا۔

"میں غیبی حالت میں ہوں۔ کسی کو نظر نہیں آ سکتی مگر حیران ہوں کہ ناگ نے مجھے کیسے دیکھ لیا؟"

ناگ بولا۔

اس کا جواب تو میں بعد میں دُوں گا۔ پہلے تو یہ بتاؤ کہ تمہارے ساتھ یہ کیا ہو گیا ہے۔ تم پر یہ جادو کر دیا ہے کس نے کیا؟"

تھیوسانگ اور عنبر نے بھی پریشان ہو کر کیٹی سے یہی سوال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پوچھا۔

کیٹی نے ٹھنڈا سانس بھرا اور بولی۔

"کوٹھڑی میں آؤ۔ تمہیں سارا واقعہ سناتی ہوں"

سرائے کی کوٹھڑی میں آکر کیٹی نے انہیں ساری داستان بیان کی۔ تھیوسانگ بولا۔

"ایک طرح سے تو یہ اچھا ہی ہوا کہ ہمیں کیٹی کی شکل میں ماریا مل گئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آخر یہ حالت کب تک رہے گی تمہاری؟"

کیٹی نے کہا۔

"یہی سوچ کر تو میں خود پریشان ہوں۔ میرے جن دوست نے مجھے غائب کر کے موت کے منہ سے ——— تو بچا لیا ہے۔ مگر میں ساری زندگی غائب رہ کر نہیں گزار سکتی"

ناگ نے کہا۔

"تم ایک بار پھر چٹکی بجا کر دیکھو"

عنبر بولا۔

"ہاں ہاں۔ ناگ ٹھیک کہتا ہے۔ تم چٹکی بجاؤ۔ شاید تم پھر سے نظر آنے لگو"

کیٹی نے کہا کہ مجھے ڈر لگتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسری

بار چٹکی بجانے سے میں انسان سے کوئی جانور بن جاؤں۔ مجھے اپنے جن دوست کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ وہ اگرچہ میرا دوست ہے۔ لیکن بے حد شرارتی بھی ہے اور کبھی کبھی ایسی شرارت بھی کر دیتا ہے۔ کہ جس سے میں پریشان ہو جاتی ہوں۔ عنبر کہنے لگا۔

"تم چٹکی بجا کر تو دیکھو۔ کچھ نہیں ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ تم پھر سے نظر آنے لگو گی"

کیٹی بولی۔

"اگر تم کہتے ہو تو میں چٹکی بجا لیتی ہوں"

یہ کہہ کر کیٹی نے چٹکی بجا دی۔ مگر کچھ نہ ہوا۔ کیٹی اسی طرح غائب رہی۔ اس نے کہا۔

"دیکھا کچھ نہیں ہوا۔ اب مجھے اپنے آپ کو قسمت کے حوالے کر دینا چاہیئے۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا"

تھیوسانگ نے پوچھا۔

"یہ تو بڑی زیادتی ہوئی ہمارے ساتھ دو سیاہ موتی بھی ہاتھ سے نکل گئے۔ ہمیں تو پیسوں کی بہت ضرورت تھی"

عنبر نے ناگ سے کہا۔

"ناگ! تم خزانے سے کچھ اور موتی منگوا لو بھائی آخر ہم بغیر رقم کے یہاں کب تک رہ سکیں گے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ بولا۔

"مجھے اس دکاندار پر غصہ آرہا ہے۔ جس نے کیٹی کے موتی اپنے پاس رکھ کر اسے رومن سپاہیوں کے ہاتھ گرفتار کروا دیا تھا۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"اب غصہ کرنے سے کیا ہوگا۔"

ناگ نے کہا۔

"میں اپنے سیاہ موتیوں کی پوری قیمت اس بددیانت دکاندار سے وصول گا۔"

پھر اس نے کیٹی کو کی طرف دیکھ کر کہا۔

"مجھے اس مکار دکاندار کا پتہ بتاؤ۔ میں اس کو ایسا سبق سکھاؤں گا کہ اس کے بعد وہ کسی کے ساتھ دھوکا نہیں کر سکے گا۔"

کیٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔ میں تمہیں اس مکار دکاندار کے پاس پہنچا دوں گی مگر پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم مجھے کیسے دیکھ لیتے ہو؟ اور اگر تم مجھے دیکھ سکتے ہو تو پھر تم ماریا کو بھی دیکھ لیتے ہو گے؟"

تھیوسانگ اور عنبر نے بھی ناگ سے یہی سوال کیا اور اسے

اپنا راز ظاہر کرنے کے لیے کہا۔ ناگ ہنس کر بولا کہ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ میں نے ایک بار مت کال بوٹی کی راکھ کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگا لیا تھا۔ بس اس کے بعد سے مجھ میں یہ صلاحیت پیدا ہو گئی ہے کہ میں غیبی چیزوں کو دیکھ سکتا ہوں۔

میں ماریا کو بھی دیکھ لیا کرتا تھا۔ مگر میں نے اسے بتایا نہیں تھا۔ کیونکہ میں اس کو تنگ کرنا چاہتا تھا۔

تھیوسانگ، عنبر اور کیٹی ہنسنے لگے۔ ناگ اٹھ کھڑا ہوا بولا۔

"رات زیادہ ہو گئی تو دکان بند ہو جائے گی۔ کیٹی میرے میرے ساتھ چلو۔"

کیٹی نے عنبر اور تھیوسانگ سے کہا۔

"ہم ابھی واپس آجائیں گے۔ تم فکر مت کرنا۔"

تھیوسانگ اور عنبر نے بھی کیٹی اور ناگ کو تاکید کی کہ وہ جلدی واپس آجائیں اور خواہ مخواہ کسی جھگڑے میں زیادہ نہ الجھیں۔ ناگ چونکہ کیٹی کو دیکھ سکتا تھا۔ اس لیے وہ کیٹی کے ساتھ ہی سرائے سے باہر نکل آیا۔

روم شہر کا وہ بازار جہاں ہیرے جواہرات کے سوداگر کی دکان تھی۔ آدھا کھلا تھا اور آدھی دکانیں رات ہونے کی وجہ سے بند ہو گئی تھی۔ کیٹی ناگ کے آگے آگے چل رہی تھی۔ اسے سوائے ناگ کے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کو بھی وہ دُھند کی ایک لہر کی طرح دکھائی دے رہی تھی ایک سپاہی گھوڑا دوڑاتا سامنے سے چلا آ رہا تھا۔ کیٹی سڑک کے بیچ میں تھی۔ ناگ جلدی سے ایک طرف ہٹ گیا اور بولا۔

"کیٹی! گھوڑے سے بچنا۔" سوار کیٹی کے سر پر پہنچ گیا تھا۔ مگر کیٹی نے بھی اِدھر اُدھر ہٹنے کی کوشش نہ کی۔ ناگ کے دیکھتے دیکھتے کیٹی دوڑتے ہوئے گھوڑے کے بیچ میں سے ہو کر گزر گئی۔ نہ گھوڑے کو کچھ ہوا اور نہ کیٹی کو کوئی چوٹ لگی۔ ناگ نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب اِسے محسوس ہوا۔ کہ کیٹی کی حالت بھی ماریا جیسی ہی ہے۔ اور غیبی حالت میں وہ لوہے کی سلاخوں اور جاندار چیزوں میں سے بھی آسانی سے گزر سکتی ہے۔

کیٹی نے ہنس کر کہا۔

"مجھے بڑا دلچسپ تجربہ ہو رہا ہے ناگ! کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ میں اِسی حالت میں باقی زندگی گزار دوں۔"

ناگ نے کہا۔

"باتیں نہ کرو۔ لوگ آ جا رہے ہیں۔ انہیں حیرانی ہو گی۔"

کیٹی خاموش ہو گئی۔ ناگ نے اس سے سوال کیا کہ مکّار دکاندار کی دکان کہاں ہے؟

کیٹی نے زمین سے ذرا بلند ہو کر کہا۔

"وہ سامنے ہے۔ دکان کا ایک دروازہ بند ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس نے کاروبار بند کر دیا ہے۔ مگر دکان ابھی تک کھلی ہے۔"

ناگ نے قریب پہنچ کر دیکھا کہ دکان کا ایک پٹ کھلا تھا۔ کیٹی نے ناگ کے قریب ہو کر آہستہ سے کہا۔

"وہ جو موٹا آدمی بیٹھا ہے۔ وہی اس دکان کا مالک ہے۔ اور اسی نے میرے موتی چھین کر پولیس کے حوالے کر دیئے تھے۔"

ناگ نے آہستہ سے کہا۔

"ابھی اس سے موتی وصول کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر ناگ دکان میں داخل ہو گیا۔ جوہری ایک یہودی تھا۔ اور وہ دکان کے اندر چھوٹے سے تخت پر تکیے لگائے مزے سے بیٹھا اپنے منشی کو رجسٹر پر کچھ لکھوا رہا تھا۔ دکان میں تیسرا کوئی آدمی نہیں تھا۔ ناگ دکان میں داخل ہوا تو یہودی دکاندار نے وہیں سے آواز دی۔

"کاروبار بند ہو چکا ہے۔ واپس چلے جاؤ۔"

ناگ اتنی دیر میں یہودی جوہری کے قریب پہنچ گیا تھا۔ اس نے غصے میں آ کر ناگ سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم احمق ہو گیا؟ میں نے کہا نہیں کہ دکان بند ہے۔ نکل جاؤ یہاں سے۔"

ناگ نے آہستہ سے کہا۔

"میں سیاہ موتی بیچنے آیا ہوں۔"

یہودی جوہری نے چونک کر ناگ کو دیکھا اور پھر منشی کو کہا کہ وہ چھٹی کرے۔ جب منشی چلا گیا تو یہودی جوہری نے ناگ سے کہا۔

"دکھاؤ کہاں ہیں سیاہ موتی؟"

ناگ بولا۔

"موتی میرے گھر پر ہیں۔ مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تم سیاہ موتی کتنے میں خریدو گے؟"

موٹا لالچی اور مکار جوہری بولا۔

"پہلے موتی لا کر دکھاؤ۔ پھر تم سے بات ہو گی۔ میرا وقت ضائع نہ کرو۔"

کیٹی ناگ کے پاس ہی کھڑی تھی مگر وہ یہودی جوہری کو نظر نہیں آ رہی تھی۔ ناگ بولا۔

"کیا تم نے پہلے کبھی کوئی سیاہ موتی دیکھا ہے؟"

دکاندار نے کہا۔

"میں روم کا سب سے بڑا جوہری ہوں۔ میں کئی سیاہ

موتی خرید چکا ہوں۔"

ناگ کہنے لگا۔

"اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تم شاہی جاسوس سے مخبری کر کے مجھے سپاہیوں کے حوالے نہیں کرو گے تو میں تمہیں سیاہ موتی لا کر دکھا دوں گا۔"

اب تو مکار دکاندار چونک اٹھا۔ اس نے ناگ کی طرف غور سے دیکھا اور بولا۔

"میرا شاہی جاسوس سے کیا کام؟ میں تو کاروباری آدمی ہوں۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ تمہیں سپاہیوں کے حوالے کروں؟"

ناگ مسکرا دیا۔ کہنے لگا۔

"جھوٹ کیوں بولتے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ آج شام کو تمہارے پاس ایک لڑکی دو سیاہ موتی لے کر آئی تھی اور تم نے شاہی جاسوس کو خبر کر دی اور اسے شاہی فوج کے حوالے کر دیا تھا۔"

موٹا جوہری گھبرا سا گیا۔ ناگ نے فوراً دوسرا وار کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری وجہ سے ایک بے گناہ لڑکی کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ تمہیں کیوں نہ اس کی سزا دی جائے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہودی جوہری نے تکیئے کے نیچے رکھا ہوا چھوٹا سا خنجر نکال لیا اور غصے سے کانپتی آواز میں بولا۔

"تم کون ہوتے ہو مجھے دھمکی دینے والے۔ وہ لڑکی جو سیاہ موتی میرے پاس لائی تھی وہ ایک شاہی خزانے کے موتی تھے۔ میرا فرض تھا کہ میں اس کی اطلاع بادشاہ سلامت کو کر دوں۔"

ناگ نے کہا۔

"تم نے اپنا فرض ادا کرنے کے لیے اسے سپاہیوں کے حوالے نہیں کیا تھا بلکہ انعام کے لالچ میں ایسا کیا تھا۔"

[illegible] جوہری نے خنجر آگے کر دیا اور غصے میں بولا۔

"بس جاؤ میری دکان سے۔ تم مجھے کوئی ڈاکو معلوم ہوتے ہو۔ میں تمہیں بھی سپاہیوں کے حوالے کر دوں گا۔"

ناگ نے بڑے اطمینان سے کہا۔

"تمہارا خنجر میرا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ ان دو سیاہ موتیوں کی جتنی رقم بنتی ہے۔ وہ اسی وقت مجھے سونے کے سکوں میں ادا کر دو۔ ورنہ تمہیں اس دھوکے بازی کی پوری سزا بھگتنی

ہو گی۔"

اب تو موٹے جوہری کا غصے سے برا حال ہو گیا۔ اس نے خنجر والا ہاتھ اس طرح اٹھایا کہ جیسے وہ ناگ پر وار کرنے والا ہو کر ناگ جلدی سے پیچھے ہٹ گیا اور اس نے کیٹی سے کہا۔

"تم اسے کچھ نہ کہنا۔ میں خود نمٹ لوں گا۔"

موٹا جوہری کچھ حیران ہوا کہ ناگ نے یہ جملہ کس سے کہا تھا؟

کیٹی بولی۔

"ٹھیک ہے۔ اس بدمعاش کے لیے تم ہی کافی ہو۔"

ایک لڑکی کی آواز سن کر موٹے جوہری کا خنجر والا ہاتھ وہیں رہ گیا۔ کیونکہ اسے لڑکی کی آواز تو سنائی دی تھی مگر اس کی شکل کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔ اتنی دیر میں کیٹی نے جلدی سے آگے بڑھ کر جوہری کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا۔ اپنے ہاتھ سے خنجر نکلتا اور پھر غائب ہوتے دیکھ کر موٹے جوہری پر دہشت سی طاری ہو گئی۔ ناگ نے اس کی طرف جھک کر کہا۔

"اب بھی وقت ہے کہ دونوں سیاہ موتیوں کی رقم مجھے ادا کر دو۔ نہیں تو تمہاری خیر نہیں ہے۔"

جوہری لڑکھڑاتی زبان میں بولا۔

"تم ــــ تم جادوگر ہو۔ تم مجھے لوٹنے آئے ہو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا۔

"میں تو اپنی بہن کے اِن دو سیاہ موتیوں کی قیمت وصول کرنے آیا ہوں جو تم نے اس سے لیکر سپاہیوں کے حوالے کر دیئے تھے"

موٹے جوہری کو ایک بار پھر غصہ آگیا۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا۔

"میں شور مچا دوں گا۔ میری دکان سے نکل جاؤ۔ میں تمہیں ایک پائی بھی نہیں دے سکتا"

ناگ نے کہا۔

"تم کیا تمہارا باپ بھی رقم ادا کرے گا"

یہ کہہ کر ناگ نے اندر کو سانس کھینچا اور جب سانس باہر کو چھوڑا تو موٹے یہودی جوہری کے سامنے ناگ کی بجائے ایک سیاہ سانپ اپنا پھن اُٹھائے پھنکار رہا تھا۔ موٹا جوہری تو کھڑے کھڑے کانپنے لگا اب کیٹی کی باری تھی۔ اس نے موٹے جوہری کی باہر کو نکلی ہوئی توند پر آہستہ سے مکّا مارا۔ جوہری پیچھے کو دھڑام سے گر پڑا

کیٹی نے کہا۔

"میں ہی وہ لڑکی ہوں جو تمہارے پاس سیاہ موتی لائی تھی اور جسے تم نے شاہی سپاہیوں کے حوالے کر دیا تھا"

یہودی جوہری کا خوف سے رنگ سفید ہو گیا تھا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"میں موتیوں کی پوری قیمت ادا کرنے کو تیار ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو"

ناگ فوراً انسانی شکل میں آگیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ کس کی آواز تھی؟

سیاہ موتیوں کی قیمت کئی لاکھ سونے کے سکے بنتی تھی۔
لیکن ناگ نے دکاندار سے کہا۔
"تم ہمیں صرف ایک ہزار سونے کے سکے دے دو
باقی ہم تمہیں معاف کرتے ہیں۔"
کیٹی نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں ناگ بھیا! ہم اس سے اپنے موتیوں
کی پوری قیمت وصول کریں گے۔ ہم باقی رقم غریبوں
میں تقسیم کر دیں گے۔"
ناگ بولا۔

"یہ تم نے اچھا خیال سمجھایا ہے مجھے۔"
پھر اس نے یہودی دکاندار سے کہا۔ کہ فوراً ایک لاکھ
سونے کے سکے ادا کر دو۔
یہودی دکاندار ہاتھ باندھ کر بولا "میں تباہ ہو جاؤں گا۔
اتنا سونا کہاں سے لاؤں گا؟۔ حالانکہ اس مکار آدمی کی دکان

میں اس سے بھی کئی گنا زیادہ سونا پڑا تھا۔ ناگ نے اِسے معاف نہ کیا
اور ایک تھیلے میں پورے ایک لاکھ سونے کے سکے رکھوا لیے۔
تھیلا بھاری ہو گیا تھا۔ ناگ نے کیٹی سے کہا۔
"اب اس تھیلے کو تم ہی اٹھاؤ گی۔"
کیٹی نے تھیلے کو اُٹھا لیا۔ تھیلا کیٹی کے ہاتھ میں آتے ہی
غائب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر موٹا یہودی دکاندار غش کھا کر گر پڑا۔
ناگ ہنس کر بولا۔
"اِسے غش کھانا ہی چاہیئے تھا۔ اس کی دہشت کا یہ
ہی علاج تھا۔ آؤ کیٹی چلتے ہیں۔ واپس سرائے کی جانب۔"
اس یہودی جوہری کا منشی جس کو اس نے ناگ کے آنے پر
چھُٹی دے دی تھی اصل میں گیا نہیں تھا بلکہ وہیں دکان میں
ایک طرف چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔ اور اس نے ناگ کے سانپ
میں بدلنے اور کسی غیبی عورت سے باتیں کرتے اور پھر
اسے سونے کے سکوں کا تھیلا تھما کر وہاں سے نکلنے کا سارا
منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اس رومن منشی کا نام
بیروکس تھا۔ بیروکس ایک سوڈان کے عیار کیمیا گر یوراگی
کا غلام تھا جس نے بیروکس غلام کو جوہری کی دکان پر سکندر اعظم
کے خفیہ خزانے کا سراغ لگانے کے لیے نوکر کروا رکھا تھا۔ کیونکہ
کیمیا گر عیار یوراگی کو معلوم ہوا تھا کہ اس جوہری کے پاس سکندر اعظم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے خزانے کے سیاہ موتی بیچنے کو آئے تھے۔ غلام بیروکس نے جب چھپ کر ناگ کو سانپ بنتے اور سکندر اعظم کے خزانے کے سیاہ موتیوں کی بات کرتے اور کسی غیبی عورت کے ساتھ سونے کا تھیلا لے کر باہر جاتے دیکھا تو اس نے ناگ کا تعاقب شروع کر دیا۔

بیروکس ایک یونانی غلام تھا۔ جو سوڈان کے عیار کیمیا گر یوراگی کے پاس نوکر تھا۔ عیار کیمیا گر یوراگی روم شہر میں سکندر اعظم کے خزانے کی تلاش میں ہی آیا تھا۔ شہر کے اندر ایک پہاڑی خانقاہ کے پاس اس نے باغ کے کنارے ایک مکان بنا لیا تھا۔ جہاں وہ رہتا تھا۔ عیار کیمیا گر یوراگی کو دولت کا لالچ تھا۔ اس کو سونا بنانے کا بھی شوق تھا۔ مگر ابھی تک وہ سونا بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ لمبی ڈاڑھی، سیاہ رنگ اور چوڑے شانوں والا مضبوط جسم کا مالک یوراگی تھوڑا تھوڑا جادو طلسم بھی جانتا تھا۔ بیروکس غلام ناگ کا تعاقب کرتے کرتے روم شہر کی سرائے میں پہنچ گیا۔ یہ معلوم کرنے کے بعد کہ ناگ سرائے میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اترا ہوا ہے۔ بیروکس راتوں رات اپنے مالک یوراگی کے مکان پر آ گیا۔

غلام بیروکس نے جب عیار کیمیا گر یوراگی کو بتایا کہ

اس نے ایک ایسے آدمی کا سراغ لگایا ہے جس کو سکندرِ اعظم کے خزانے کا علم ہے اور یہ آدمی انسان سے سانپ بھی بن جاتا ہے۔ تو عیار یوراگی کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک پیدا ہوئی۔ اس نے اپنے غلام بیروکس کو چاندی کا سکہ انعام میں دیا اور پوچھا۔

"کیا اس آدمی کو تم نے اپنی آنکھوں سے سانپ بنتے دیکھا ہے؟"

بیروکس بولا۔

"ہاں میرے مالک! میری آنکھوں کے سامنے اس نے ایک سانس بھرا اور پھر فوراً سانپ بن گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ انسانی شکل میں واپس آ گیا۔ اس کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ جو نظر نہیں آ رہی تھی۔ مگر وہ اس آدمی سے برابر باتیں کر رہی تھی اور جب اس عورت نے سونے کے سکوں والا تھیلا اٹھایا تو تھیلا بھی غائب ہو گیا تھا۔"

عیار یوراگی یہ سن کر حیرت میں ڈوب گیا۔ پھر بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اس کو ایک بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔ اس نے غلام سے رک کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیا یہ وہی عورت تو نہیں تھی جو جوہری کی دُکان پر خزانے کے سیاہ موتی فروخت کرنے لائی تھی؟"
غلام بولا۔

"ہاں میرے مالک! سانپ کی جُون بدلنے والے آدمی نے بھی جوہری سے یہی کہا تھا کہ میرے ساتھ وہ لڑکی بھی آئی ہے جس کے سیاہ موتی چھین کر تم اِسے رومن سپاہیوں کے حوالے کر دیا تھا۔"

عیار یوراگی نے جوش اور خوشی میں اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور بولا۔

"بیروکس! تم نے جو قیمتی خبر مجھے آکر سنائی ہے وہ سکندر اعظم کے خفیہ خزانے سے کم نہیں۔ اب اس راز کو اپنے تک ہی رکھنا۔ یقین کرو۔ ہمیں اتنا بڑا خزانہ ملنے والا ہے کہ جس کے آگے سکندر اعظم کے خزانے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہمیں اس بات کو ایک گہرے راز کی طرح اپنے سینے میں بند کر کے رکھنا ہوگا۔"

غلام بیروکس کو بھی دولت کا بے حد لالچ تھا۔ وہ عیار یوراگی کے پاس آیا ہی اس لیے تھا کہ یوراگی سونا بنانے کی کوشش

کر رہا تھا۔ اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"میرے مالک یوراگی! میں دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اس راز کی بھنک تک کسی کو نہیں پڑنے دوں گا۔ مجھے حکم کریں کہ اب مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

عیار یوراگی ٹہلتے ٹہلتے رُک گیا۔ پھر کمرے کے کونے میں پڑے ہوئے ایک صندوق کو کھول کر اس کے اندر سے تانبے کی ایک چھوٹی صندوقچی نکالی اور بولا۔

"ابھی بتاتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہوگا۔"

عیار یوراگی نے صندوقچی میں سے چمڑے کی ایک کتاب نکالی۔ اسے کھول کر ورق اُلٹنے لگا۔ پھر ایک ورق پر رُک کر اس نے آنکھیں جما دیں۔ اس ورق پر اُلٹی سیدھی لکیریں پڑی ہوئی تھیں۔ عیار یوراگی نے جیب سے ایک تکونی پتری نکال کر اِن لکیروں پر رکھ دی۔ ٹین کی پتری میں چار سوراخ تھے۔ ایک سوراخ میں سے نیچے والی لکیر کو غور سے تکتے ہوئے یوراگی نے نیلے قلم سے نشان بنایا اور بیروکس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"بیروکس! ہم اپنی قسمت پر جس قدر ناز کریں کم ہے۔ ہمیں وہ طلسم مل گیا ہے۔ جس کی مدد سے ہم ساری دنیا کے مالک بن کر حکومت کر سکیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہم دنیا کے سب سے بڑے شہنشاہ ہوں گے۔"

پھر اس نے پتری جیب میں رکھی۔ کتاب کو بند کر کے صندوقچی میں اور صندوقچی صندوق میں رکھ کر تالا لگا دیا۔ وہ پہلے سے زیادہ خوش تھا اور بے چینی سے تیز تیز قدم اُٹھا کر ٹہل رہا تھا۔ اس نے بیروکس کے پاس آکر اُس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور جھک کر رازداری سے بولا۔

"بیروکس! اُن لوگوں نے تمہیں پیچھا کرتے تو نہیں دیکھا؟"

بیروکس بولا۔

"نہیں میرے آقا! ایک تو رات کا اندھیرا تھا۔ دوسرے میں اِن سے چھپ کر پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔"

"بہت خوب" عیار یوراگی جھک کر بولا "اب تم ایسا کرو گے کہ صبح پہلی فرصت میں اُسی کارواں سرائے میں جا کر معلوم کرو کہ یہ پُراسرار لوگ وہاں کب تک رُکیں گے۔ اور کہاں سے آئے ہیں"

بیروکس غلام نے ایسا ہی کیا۔ دوسرا دن نکلا تو وہ ایک مزدور کا بھیس بدل کر کام کی تلاش میں کارواں سرائے میں پہنچ گیا۔ کارواں سرائے کے ایک نوکر سے مل کر اس نے ناگ عنبر تھیوسانگ اور کیٹی کے بارے میں

ساری معلومات حاصل کر لیں۔ اور واپس یوراگی کو آکر بتایا۔

"میرے مالک! اِن میں سے جو آدمی سانپ بنا تھا اس کا نام ناگ ہے۔" عیار یوراگی اُچھل پڑا "بالکل درست نام ہے۔ وہی نام ہے جو میری پرانی چمڑے کی کتاب میں لکھا ہے۔ دوسروں کا نام کیا ہے؟"

بیروکس نے کہا۔

"ایک کا نام تھیوسانگ اور دوسرے کا نام عنبر ہے۔ ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی جس کا نام سرائے کے نوکر نے کیٹی بتایا ہے۔ مگر اب وہ لڑکی انہیں سرائے میں نظر نہیں آتی۔ میرا خیال ہے کہ یہ وہی لڑکی ہے جو پہلے نظر آتی تھی مگر اب کسی طلسم کی وجہ سے غائب ہو گئی ہے۔"

عیار یوراگی اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ اچانک رُک کر بولا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لڑکی کیٹی ہی تھی جو جوہری کے پاس سکندر اعظم کا سیاہ موتی لے کر آئی تھی اور اب کسی وجہ سے وہ غائب ہو گئی ہے۔ یقیناً اس پر سکندر اعظم کے خزانے کے طلسم کا اثر پڑا ہے کیونکہ کتابوں میں لکھا ہے کہ سکندر کا خزانہ جس غار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں ہے وہاں مصری جادوگروں نے ایک ایسا طلسم کر رکھا ہے۔ جو وہاں جائے گا اس پر اس کا زبردست اثر پڑے گا۔ اور وہ زندہ نہیں بچ سکے گا۔ یہ لڑکی کیٹی مری تو نہیں۔ مگر غائب ہو گئی ہے۔ اسی طلسم کی بدولت وہ قیدی کوٹھڑی سے فرار ہو گئی تھی۔"

عیار یوراگی اپنے آپ جوش میں آکر بولتا چلا جا رہا تھا۔ پھر وہ بیروکس کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"یہ لوگ سرائے میں کب تک رہیں گے اور کہاں سے آئے ہیں؟"

بیروکس غلام نے کہا۔

"میرے آقا! یہ لوگ ملک مصر سے آئے ہیں اور کچھ پتہ نہیں کہ وہاں کب تک ٹھہریں گے اور پھر وہاں سے کب کسی جانب روانہ ہو جائیں گے۔"

بیروکس نے چٹکی بجا کر اپنی لمبی ڈاڑھی کو ہاتھ سے پکڑ کر ذرا سا کھینچا اور بولا۔

"بیروکس اگر یہ سنہری موقع ہاتھ سے نکل گیا تو ہم ساری عمر ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ پھر یہ وقت ہمارے ہاتھ نہیں آئے گا۔ میں ابھی اسی وقت بھیس بدل کر سرائے کی طرف روانہ ہوتا ہوں۔ تم یہیں میرا انتظار

کرو گے۔ میں مصر کے ایک جلا وطن کاہن کی حیثیت سے ان لوگوں کے پاس سرائے میں جا کر ملوں گا۔ یاد رکھنا کہ میں انہیں یہ بتا دوں گا کہ میں نے فرعون مصر کے ظلم کے خلاف آواز بلند کی تھی جس سے ناراض ہو کر فرعون نے مجھے جلا وطن کر دیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہو گا تمہارے سامنے ہو گا۔"

عیار یوراگی تیزی تیزی سے دوسرے کمرے میں گیا۔ کچھ دیر بعد باہر نکلا تو اس کا حلیہ ایک قدیم مصری کاہن ایسا تھا۔ سر منڈا ہوا تھا۔ مونچھیں اور لمبی ڈاڑھی اسی طرح تھی۔ جسم پر ایک لمبی نیلے رنگ کی عبا پہنی ہوئی تھی۔ گلے میں منکوں کی مالا اور ہاتھ میں ایک لوہے کی سونٹی تھی۔ اس نے غلام بیروکس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میں اپنے شکار کو پھانسنے کارواں سرائے کی طرف جا رہا ہوں۔ تم وہی مشروب تیار کر رکھنا۔ جس کو میں زعفرانی قہوے کے نام سے پکاروں گا۔ تم سمجھ گئے ہو ناں؟"

غلام بیروکس نے کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں آقا! آپ بے فکر رہیں۔"

عیار یوراگی مکان سے باہر نکل کر اپنے خچر پر بیٹھا اور روم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شہر کی مشہور اور پرانی کارواں سرائے کی طرف روانہ ہوگیا
جہاں عنبر ناگ کیٹی اور تھیوسانگ اپنی کوٹھڑی میں بیٹھے تھے انہو
نے سونے کے سکوں میں سے ایک سو سکے اپنے پاس ر
کر باقی سارے سکے غریب لوگوں کی بستی میں جاکر خیرات
روم میں غریب لوگ اتنی تعداد میں رہتے تھے
کہ اگر وہ دس لاکھ سونے کے سکے بھی لاتے
وہ تھوڑے ہوتے۔ اس وقت انہوں نے صرف سونے
سو سکے اپنے خرچ کے لیے پاس رکھ لیے تھے۔ اور
ماریا کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ ناگ کہہ رہا تھا

"میری رائے میں تو اب ہمیں یہاں سے ملک مصر کی طرف نکل چلنا چاہیئے۔ کیونکہ یہاں ماریا کے ملنے کی کوئی امید نہیں ہے"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"میرے خیال میں ہمیں دو چار دن اور انتظار کر لینا چاہیئے"

ناگ بولا۔

"انتظار کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا"

عنبر نے کہا۔

"لیکن ہم کیٹی کو بھی ماریا کی تلاش میں بھیج سکتے ہیں۔ اس کو تو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ وہ تو شہر کے

سارے مکانوں اور بادشاہ کے محل میں بھی جاکر ماریا کا کھوج لگا سکتی ہے"

کیٹی کہنے لگی۔

"اچھا خیال ہے۔ میں ابھی جاکر ماریا کو ڈھونڈھتی ہوں۔ میں تو کسی بھی مکان یا محل کے کمرے میں داخل ہو سکتی ہوں۔ مجھے تو کوئی بھی نہیں دیکھے گا۔ لیکن تم لوگ اسی سرائے میں ہی رہنا"

ناگ نے کہا۔

"ایک بار پھر غور کر لو کیٹی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ۔ کیونکہ تم نئی نئی غائب ہوئی ہو۔ کہیں جذبات میں آکر کوئی غلطی نہ کر بیٹھو"

کیٹی ہنس پڑی۔

"ناگ بھیا! بڑا افسوس ہے کہ تم اب بھی مجھے ایک ناتجربہ کار بچی سمجھ رہے ہو۔ پھر کیا ہوا کہ میں نئی نئی غائب ہوئی ہوں۔ مجھے اِن حالات کا سینکڑوں برس کا تجربہ بھی تو ہے"

عنبر اور تھیوسانگ نے کیٹی کی تائید کی اور اسے جانے کی اجازت دے دی۔ مگر ہدایت کی کہ وہ شام ہونے سے پہلے پہلے واپس آجائے۔ کیٹی انہیں مطمئن کر کے چلی گئی۔ عنبر تھیوسانگ اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ برآمدے میں مونڈھوں پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ا
ایک دراز قد لمبی ڈاڑھی والا ادھیڑ عمر آدمی آتا دکھائی دیا جس کا
سر منڈا ہوا تھا اور ہاتھ میں لوہے کی چھڑی تھی۔ ناگ نے و
سے کہا۔

"عنبر بھیا! کیا خیال ہے اس بزرگ فقیر کے بارے میں؟"

تھیوسانگ اور عنبر دونوں اس فقیر بزرگ کی طرف دیکھنے لگے جو عیار یوراگی تھا۔

عنبر نے کہا۔

"مجھے یہ مصر کا کوئی کاہن لگتا ہے۔ مگر یہ روم میں کہاں سے آگیا؟"

اتنے میں عیار یوراگی نے قریب آکر لوہے کی چھڑی والا ہاتھ بلند کیا اور قدیم مصری زبان میں ایک مذہبی اشلوک پڑھا۔ وہ قدیم مصری زبان کا ماہر تھا۔ عنبر کو اپنا بچپن کا زمانہ یاد آگیا۔ کیونکہ وہ قدیم مصر کا باشندہ تھا اور دریائے نیل کے کنارے شاہی محل کے پاس ہی اس کی پرورش ہوئی تھی

تھیوسانگ نے پوچھا۔

"بزرگ! آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟"

عیار یوراگی نے اپنی لال لال آنکھوں سے پہلے تھیوسانگ ا

پھر ناگ اور عنبر کی طرف باری باری دیکھا اور کہا۔

"کیا تم ایک جلا وطن انسان دوست کاہن کو اپنے قریب بیٹھنے کی بھی پیشکش نہیں کرو گے۔ میرے دوستو!"

عنبر اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنا مونڈھا پیش کرتے ہوئے کہا۔

"آپ تشریف رکھیں۔ آپ سے مل کر ہمیں بڑی خوشی ہوئی خاص طور پر مجھے۔ کیونکہ میرا وطن بھی مصر ہی ہے۔"

عیار یوراگی نے مونڈھے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ تو بیٹا میں نے تمہاری شکل دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ تم میرے ہم وطن ہو۔ مجھے بھی تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میرا نام یوراگی ہے۔ میں آج سے سات برس پہلے مصر میں دینی رہنما تھا لیکن مصر کے بادشاہ نے رعایا پر ظلم و ستم توڑنا شروع کر دیا۔ میں نے اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی تو مجھے مصر سے دیس نکالا دے دیا گیا۔ تب سے میں روم میں ایک چھوٹا سا مکان بنا کر رہ رہا ہوں۔ ایک باغ ہے۔ بس اسی پر گزارہ ہوتا ہے۔"

تھیوسانگ نے پوچھا کہ آپ اِدھر کیسے تشریف لے آئے؟

اس پر عیار یوراگی مسکرایا اور تھیوسانگ کے کاندھے پر شفقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے ہاتھ رکھ کر بولا۔

"بیٹا! جب کبھی میں سنتا ہوں کہ کارواں سرائے میں کوئی مصر کا آدمی آیا ہے تو میں اس سے ملنے چلا آتا ہوں مجھے اپنے وطن کے رہنے والوں سے اب بھی بہت پیار ہے۔"

ناگ کی طرف دیکھ کر عیار یوراگی کہنے لگا۔

"بیٹا! مجھے تم بھی مصر کے رہنے والے لگتے ہو۔ کیا نام ہے تمہارا؟"

عنبر نے کہا۔

"محترم یوراگی! یہ ہمارا دوست ناگ ہے۔ مگر یہ مصر کا نہیں ہندوستان کا رہنے والا ہے۔ ہم یہاں سیر و سیاحت کے لیے آئے ہوئے ہیں۔"

عیار یوراگی نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن بیٹا میرے ہوتے ہوئے تمہیں اس کارواں سرائے میں رہنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں تمہارا ہم وطن ہوں۔ آخر میرا غریب خانہ کس کام آئے گا۔ تم لوگ ابھی میرے ساتھ چلو۔ اور مجھے اپنی خدمت کا موقع دو۔ میں اگرچہ ایک غریب راہب ہوں۔ مگر

میرا دل اپنے مصری بھائیوں اور ان کے دوستوں کے لیے بڑا کشادہ ہے۔"

کیٹی ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔ اس لیے عنبر ناگ اور تھیوسانگ سرائے چھوڑ کر نہیں جا سکتے تھے۔ ویسے بھی وہ کسی کے گھر نہیں جانا چاہتے تھے۔ لیکن عیار یوراگی نے کچھ ایسے اخلاق اور محبت کا مظاہرہ کیا کہ عنبر اور ناگ مجبور ہو گئے کہ دو ایک دنوں کے لیے یوراگی کاہن کی میزبانی قبول کر لیں۔

عنبر بولا۔

"اگر آپ بہت مجبور کرتے ہیں تو ہم دو ایک دن کے لیے آپ کے ہاں چلے چلتے ہیں۔ مگر ہم آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دیں گے۔"

عیار یوراگی نے عنبر کے سر پر شفقت کے ساتھ ہاتھ پھیرا اور کہا۔

"میرے بچے! مجھے تو تم اور تمہارے دوستوں کو اپنے گھر میں دیکھ کر اور تمہاری خدمت کر کے بڑی خوشی ہوگی آؤ میرے ساتھ۔"

عیار یوراگی کو معلوم تھا کہ ان کے ساتھ ایک غیبی لڑکی کیٹی بھی ہے۔ جو ان کے ساتھ ہی اس کے گھر میں آئے گی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ اور تھیو سانگ مجبور ہو گئے ۔ ناگ نے تھیو سانگ سے کہا ۔

" تھیو سانگ بھائی ! تم بعد میں آجانا "

عیار یوراگی نے پوچھا کہ تھیو سانگ ساتھ کیوں نہیں چلے گا تھیو سانگ بولا کہ دراصل میں نے ایک آدمی کو اپنے لیے کچھ چیزیں لینے بازار بھیجا ہے جو کچھ دیر بعد آئے گا ۔ آپ مجھے اپنے گھر کا پتہ بتا دیں ۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا ۔ عیار یوراگی کو تھیو سانگ سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی ۔ اسے صرف ناگ سے دلچسپی تھی جو کہ انسان سے سانپ بن جانے کی اہلیت رکھتا تھا ۔ اس نے تھیو سانگ کو اپنے گھر کا پتہ بتایا اور کہا کہ شہر کے دروازے سے بائیں جانب تھوڑی دور جانے کے بعد انجیروں کا ایک باغ آئے گا ۔ اس کے کنارے سفید چھوٹا سا مکان بنا ہوا ہے بس وہی میرا غریب خانہ ہے ۔ تھیو سانگ نے عنبر اور ناگ سے کہا کہ تم لوگ وہاں چلے چلو ۔ میں تھوڑی دیر بعد آجاؤں گا ۔ چنانچہ عنبر اور ناگ وہاں سے عیار یوراگی کے ہمراہ اس کے مکان کی طرف روانہ ہو گئے ۔

عیار یوراگی اب بھی یہی سمجھے ہوئے تھا کہ غیبی عورت کیٹی ان کے ساتھ ساتھ ہی چل رہی ہے ۔ یوراگی انہیں لے کر انہیں اپنے مکان میں داخل ہوا تو غلام نیروکس نے جھک کر

سلام کیا ۔ اور مہمانوں یعنی عنبر اور ناگ کے گلے میں سرخ گلاب کے پھولوں کے ہار ڈالے ۔ عیار یوراگی نے ان کے لیے ہرن کا گوشت اور چاول پکوائے ۔ سنگتروں کا رس بھی منگوا کر ناگ عنبر کو پیش کیا ۔ عنبر اور ناگ خوش تھے کہ سرائے کی بک بک سے تھوڑی دیر کے لیے نجات ملی ۔ وہ انجیر کے باغ میں ایک سنگ مرمر کے تخت پر آکر بیٹھ گئے ۔ عیار یوراگی بولا ۔

" آپ لوگ یہاں آرام کریں ۔ میں نوکر کو آپ کے لیے کھانا تیار کرنے کی کچھ ہدایات دے آؤں "

عیار یوراگی یہ کہہ کر مکان کی طرف چلا گیا ۔ ناگ نے عنبر سے کہا ۔

" اگرچہ یہ آدمی بڑا با اخلاق ہے اور ہمیں یہاں آرام بھی بہت مل سکتا ہے ۔ لیکن ہم یہاں دو ایک دن سے زیادہ نہیں ٹھہریں گے "

عنبر نے کہا ۔

" میں بھی یہی سوچ رہا تھا ۔ ٹھیک ہے ۔ ہم کل یہاں سے واپس سرائے میں چلے جائیں گے ۔ جا تو اس وقت بھی سکتے ہیں لیکن اس طرح سے اس نیک دل کاہن کا دل ٹوٹ جائے گا "

ناگ بولا ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"نہیں ہم آج کی رات اور کل کا دن یہاں رُک جاتے ہیں۔ ابھی تھیوسانگ کو بھی آنا ہے۔ وہ تو کیٹی کے ساتھ ہی آئے گا۔"

دوپہر کے وقت تھیوسانگ بھی آگیا۔ عنبر کو تھیوسانگ کے ساتھ ہی کیٹی کی خوشبو بھی آنے لگی۔ ناگ نے تو کیٹی کو تھیوسانگ کے ساتھ ہی دیکھ لیا تھا۔ کیٹی اسے ایک دھندلی لہر کی طرح نظر آرہی تھی۔ تھیوسانگ باغ میں آیا۔ اور عنبر ناگ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ ناگ نے کہا "کیٹی بہن! تم حیران ضرور ہوگی مگر یہ یوراگی کاہن کا گھر ہے۔ امید ہے تھیوسانگ نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہوگا۔"

کیٹی نے آہستہ سے کہا "ہاں! مجھے تھیوسانگ نے بتا دیا تھا کہ تم لوگ یوراگی نام کے ایک مصری کاہن کے ہاں چلے آئے ہو۔ لیکن یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی بھلا؟" عنبر نے کہا۔

"یوراگی چونکہ میرا ہم وطن ہے۔ اس لیے میں نے اس کا دل توڑنا مناسب نہیں سمجھا وہ ایک نیک دل شریف آدمی ہے۔ اور پھر ہم کل یہاں سے واپس اپنی سرائے میں چلے جائیں گے۔"

ناگ نے کیٹی سے ماریا کے بارے میں پوچھا تو وہ بولی۔

"تقریباً شہر کے ایک پورے علاقے کے مکانوں کو چھان کر آرہی ہوں۔ مجھے ماریا کا کہیں بھی سراغ

نہیں ملا۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"اس کی خوشبو بھی تو اس شہر سے نہیں آرہی۔"

عنبر نے کہا۔

"ماریا کی خوشبو تو کسی طلسم کی وجہ سے بھی رُک سکتی ہے۔ بہرحال کیٹی بہن! تم کل شہر کے دوسرے علاقے میں کھوج لگانے کی کوشش کرنا۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"میں آج شام شاہی محل میں جانے کا سوچ رہی ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے ماریا وہاں کسی شکل میں موجود ہو۔"

ناگ نے اپنے سر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"خدا کرے کہ وہاں موجود ہو ماریا۔"

سامنے سے انہیں یوراگی آتا دکھائی دیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں ایک طشت اٹھا رکھا تھا۔ جس میں سرخ سرخ سیب اور پکی ہوئی انجیریں رکھی تھیں۔ اس نے تھیوسانگ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "بیٹا تمہیں مکان تلاش کرنے میں کوئی دقت تو نہیں ہوئی؟" تھیوسانگ بولا "جی نہیں۔ مکان مجھے آسانی سے مل گیا تھا۔" عیار یوراگی نے پھلوں والا ٹرے ان کے درمیان رکھ کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ میرے باغ کے سیب اور انجیریں ہیں۔ تم اسے پسند کرو گے۔ کھانے سے پہلے ان کو تم پسند کرو گے۔"

عنبر ناگ اور تھیوسانگ پھل اُٹھا کر کھانے لگے۔ عیار دیوراگی تھیوسانگ کے آنے سے سمجھ گیا تھا کہ وہ غیبی لڑکی کیٹی کو ساتھ لے کر آیا ہے۔ یوراگی کو کیٹی نظر تو نہیں آ رہی تھی لیکن وہ چوکس ضرور ہو گیا تھا کہ شاید اسے غیبی لڑکی کی آہٹ ہی سنائی دے جائے یا پھر وہ کوئی بات ہی کرے۔ یوراگی ناگ سے گفتگو کر رہا تھا۔ اُس کی نظر پھلوں والے ٹرے پر بھی تھی۔ اچانک اس نے ٹرے میں سے ایک سیب کو ذرا سا اوپر اُٹھ کر غائب ہوتے دیکھا۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ غیبی لڑکی وہاں موجود ہے۔ اور یہ سیب اُسی نے ٹرے میں سے اُٹھایا ہے جو اس کے اُٹھانے سے غائب ہو گیا ہے۔ عیار دیوراگی اب محتاط ہو گیا۔ ایک بات صاف ظاہر تھی کہ اگر وہ ان لوگوں کو خاص مشروب پلا کر بے ہوش کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ غیبی لڑکی کیٹی وہ مشروب نہ پینے کی وجہ سے وہاں پر ہوش کی حالت میں موجود رہے گی اور یہ ساری کاروائی دیکھ لے گی اور وہ یوراگی اور اس کے غلام بیروکس پر حملہ کر

کے انہیں شدید نقصان بھی پہنچا سکتی تھی۔ یوراگی نے سوچا کہ اگر میں کسی طرح غیبی لڑکی کیٹی کو بھی بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو اپنے منصوبے میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔ سوال یہ تھا کہ غیبی لڑکی کو وہ مشروب کس طرح پینے کے لیے کہہ سکتا تھا۔

اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد عیار دیوراگی کھانے کی نگرانی کرنے کے لیے مکان کے اندر چلا گیا۔ اس کے غلام بیروکس نے بے ہوش کر دینے والا مشروب تیار کر رکھا تھا۔ یوراگی نے اِسے کہا۔

"غیبی لڑکی کیٹی بھی اب آ گئی ہے۔ عام حالات میں کیٹی یہ مشروب نہیں پیئے گی۔ اور اگر وہ ہوش میں رہتی ہے اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ تو ہم اپنا مقصد پورا نہ کر سکیں گے۔ وہ ہم پر حملہ کر کے ہمیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔"

عیار دیوراگی اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے سوچنے لگا۔ غلام بیروکس نے کہا۔

"آقا! اس کی ایک ترکیب ہے۔"

"وہ کیا؟" عیار دیوراگی نے اپنے غلام کی طرف متوجہ ہو کر سوال کیا۔ غلام بیروکس نے جب یوراگی کو ترکیب بتائی تو وہ خوشی سے اُچھل پڑا۔

غلام نے واقعی بڑے کمال کی ترکیب بتائی تھی۔ یوراگی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے غلام کو سینے سے لگا لیا اور کہا۔ "تم نے میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ اب جلدی سے کھانا تیار کر کے لے آؤ۔ اور انگوروں کا مشروب بھی ساتھ لانا۔ ہاں ایک گلاس فالتو رکھنا ٹھرے ہیں" غلام نے سر جھکا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا میرے آقا"

کھانا باہر باغ میں ہی سنگ مرمر کے تخت پر دستر خوان پر لگا دیا گیا۔ عنبر، ناگ، تھیوسانگ، یوراگی وہیں بیٹھے تھے۔ غلام بیروکس نے کھانے کی لذیذ ڈشیں بڑے قرینے سے سجا دی تھیں۔ یوراگی بولا۔

"یہ سارا کھانا میرے غلام نے تیار کیا ہے۔ یہ ملک یونان کا رہنے والا ہے اور بڑا عمدہ کھانا پکاتا ہے۔ آپ یقیناً اس کھانے کو پسند کریں گے"

عنبر بولا۔

"آپ نے خوامخواہ بڑا تکلف کیا ہے محترم"

عیار یوراگی مسکراتے ہوئے کہنے لگا "تکلف کی کیا بات ہے بیٹا۔ اپنے ہم وطنوں کی خدمت کرنا تو میرا فرض ہے۔ اس سے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ میں تو تم سب دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ تم لوگوں نے مجھے خدمت کا موقع دیا" انھوں نے کھانا شروع کر دیا۔ عیار یوراگی کی نگاہیں کھانے کی پلیٹوں کا

گہری نظر سے جائزہ لے رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ غیبی لڑکی کیٹی بھی وہاں پر موجود ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ تھا کہ کبھی کبھی کسی پلیٹ سے اچانک کوئی گوشت کی بوٹی یا چاول غائب ہو جاتے تھے۔ یہ غیبی لڑکی کیٹی کھا رہی تھی۔ اتنے میں غلام بیروکس انگور کا خاص مشروب لے آیا۔

اس نے انگور کے مشروب کا جگ اور چھ سات خالی گلاس دستر خوان پر لا کر رکھ دیئے۔ یوراگی نے خود گلاسوں میں انگور کا مشروب ڈالا اور بولا۔

"میرے بچو! یہ نیلے انگور کا مشروب ہے۔ یہ انگور میرے اپنے باغ کے ہیں۔ ان کی خاص بات یہ ہے کہ اگر یہ مشروب پینے کے بعد کوئی آدمی یا عورت یا بچہ اپنی کسی بھی خواہش کا اظہار کرے تو دیوتا اسے پوری کر دیتے ہیں۔ کیونکہ کتابوں میں لکھا ہے کہ نیلے انگور کا مشروب دیوتاؤں کا پسندیدہ مشروب ہے"

ناگ ہنسنے لگا۔

"بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے"

یوراگی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے بیٹے! تم بھی ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن میں نے اپنی آنکھوں سے اس کا تجربہ دیکھا ہے۔ ایک لڑکی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے پاس مہمان بن کر آئی تھی ۔ اس نے یہ مشروب پینے کے بعد خواہش کی کہ دیوتا اس کے بھائی کو جو بیمار ہے ۔ اچھا کر دیں ۔ تم یہ سن کر حیران ہو گے کہ جب وہ گھر گئی تو اس کا بیمار بھائی صحت مند ہو چکا تھا ۔"

عنبر اور تھیوسانگ ہنسنے لگے ۔ عنبر بولا ۔ " پھر تو میں یہ مشروب ضرور پیوں گا ۔ اور خواہش کروں گا کہ میری بہن جو بچپن میں مجھ سے جدا ہو گئی ہے مجھے مل جائے ۔"

یوراگی نے اس کی طرف گلاس بڑھا کر کہا ۔

" ضرور ۔ ضرور پیو میرے بیٹے ! "

عیار یوراگی خود یہ مشروب نہیں پینا چاہتا تھا ۔ مگر اس کے لیے وہاں سب کے سامنے مشروب پینا ضروری ہو گیا تھا ۔ چنانچہ اس کا علاج اس نے یہ کیا تھا کہ اپنے خاص کمرے میں جا کر ایک سفید رنگ کی دوائی حلق میں انڈیل لی تھی ۔ جو اس مشروب کے خطرناک اثر کو ضائع کر دیتی تھی ۔ چنانچہ عیار یوراگی نے ان کے سامنے سب سے پہلے خود مشروب کا گلاس پی لیا ۔ اب ناگ عنبر اور تھیوسانگ نے بھی گلاس منہ سے لگا لیے ۔ عیار یوراگی اس انتظار میں تھا کہ غیبی لڑکی کب مشروب پی کر گرتی ہے ۔ اس کو معلوم تھا کہ وہیں موجود ہے اور مشروب پینے کے ایک منٹ بعد وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے گی ۔ اور اسے

یا تو کیٹی کے گرنے کی آواز آئے گی اور یا وہ عنبر ناگ تھیوسانگ کو بے اختیار آواز دے گی کہ مجھے کچھ ہو رہا ہے ۔ دوسری طرف کیٹی نے جب یہ سنا کہ اس نیلے انگور کے مشروب کے پینے سے آدمی جو خواہش کرے پوری ہو جاتی ہے ۔ تو اس نے سوچا کہ چلو مشروب پی کر خواہش کر لینے میں کیا حرج ہے ۔ وہ دیوتاؤں سے ایک ہی خواہش کا اظہار کرنا چاہتی تھی کہ وہ پھر سے نظر آنے لگے ۔ اور غیبی حالت کی مصیبت سے اسے چھٹکارا مل جائے ۔

چنانچہ کیٹی نے بھی گلاس اٹھا لیا ۔ عیار یوراگی کی نظریں گلاسوں پر برابر لگی ہوئی تھیں ۔ اس نے اچانک ایک گلاس غائب ہوتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ گلاس غیبی لڑکی نے اٹھایا ہے ۔ کیٹی انگور کے مشروب کو غٹا غٹ پی گئی ۔ چونکہ یوراگی ان کے درمیان دسترخوان پر ہی بیٹھا کھانا کھا رہا تھا اس لیے کیٹی بول نہیں رہی تھی ۔ مشروب پینے کے چند سیکنڈ بعد ہی کیٹی کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا ۔ وہ اٹھ کر قریب ہی ٹہلنے لگی ۔ ٹہلنے سے دوا کا اثر تیز ہو گیا ۔ اور وہ نیچے گرنے لگی ۔ اس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا ۔

" عنبر ! میں گر رہی ہوں "

یہ آواز سب سے پہلے یوراگی نے سنی ۔ وہ اسی آواز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے انتظار میں تھا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھ کر جھوٹ موٹ حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "یہ کس کی آواز تھی"
عنبر ناگ اور تھیوسانگ نے کیٹی کی آواز سنی تو پریشان ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔ ناگ نے کیٹی کی دُھندلی سی جسم کی لہر کو زمین پر گرتے دیکھا۔ تو اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر اس کا اپنا سر بُری طرح چکرا رہا تھا۔ وہ بھی دھڑام سے گر پڑا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ناگ قبر کے اندر

عنبر اور تھیوسانگ اس کی طرف لپکے۔
وہ سب سمجھ گئے تھے کہ اِن کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ اور انہیں کسی جال میں الجھایا گیا ہے۔ مگر اب دیر ہو چکی تھی۔ مشروب میں جو دوائی ملائی گئی تھی اس نے ایک منٹ کے بعد اپنا اثر دکھا دیا تھا۔ عنبر اور تھیوسانگ بھی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ یوراگی نے چلا کر کہا۔
"بیروکس! یہاں ایک غیبی لڑکی بھی بے ہوش ہو کر گری پڑی ہے۔ اِن میں سے ناگ کو اُٹھا کر اندر لے چلو"
غلام نے فوراً ناگ کو اُٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور مکان کی کوٹھڑی میں لے جا کر بند کر دیا۔ عیار یوراگی وہیں کھڑا تھا۔ اس نے غلام سے کہا۔
"تھیوسانگ اور عنبر کو گھوڑے پر لاد کر جنگل میں لے جا کر باہر دریا میں پھینک دو۔ جلدی کرو۔ انہیں بوروں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بند کر کے لے جانا۔"

غلام نے جلدی سے مکان کے اندر سے دو بوریاں نکال کر باری باری ان میں تھیوسانگ اور عنبر کو بند کر دیا۔ پھر باغ کے ایک درخت تلے کھڑے گھوڑے پر ان بوریوں کو لادا اور دوسرے گھوڑے پر بیٹھ کر دریا والے جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔ عیار یوراگی جھک کر غور سے دسترخوان کو تکنے لگا۔ یہاں کسی جگہ غیبی لڑکی بے ہوش پڑی تھی۔ وہ اس لڑکی یعنی کیٹی کو بھی کسی طرح اپنے طلسم میں جکڑ لینا چاہتا تھا۔ وہ لپک کر اپنے خاص کمرے میں گیا۔ چمڑے کی پرانی کتاب نکالی اور اس کے ورق الٹنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ مشروب کی دوائی کا اثر بارہ گھنٹے تک رہے گا۔ یعنی عنبر ناگ تھیوسانگ اور غیبی لڑکی کیٹی بارہ گھنٹے تک بالکل بے ہوش رہیں گے۔ عیار یوراگی اس طلسمی کتاب کو جگہ جگہ سے پڑھ رہا تھا۔ آخر ایک جگہ اسے اپنے مطلب کا طلسم مل گیا۔ ایک ورق پر کونے میں قدیم مصری زبان میں لکھا تھا۔ "جو کوئی اس طلسمی منتر کو سو بار پڑھ کر سادہ پانی پر پھونکے اور پھر اس پانی میں سلائی ڈبو کر اپنی آنکھوں میں لگائے گا تو اسے غیبی چیزیں نظر آنے لگیں گی۔"

مکار یوراگی خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نے فوراً پیالی میں سادہ پانی ڈالا۔ اور اس کے سامنے بیٹھ کر قدیم طلسمی منتر پڑھنا شروع

کر دیا۔ جب وہ سو بار منتر پڑھ چکا تو پیالی کے پانی میں پھونک ماری۔ اور لکڑی کی سلائی اس پانی میں ڈبو کر اپنی دونوں آنکھوں میں لگائی۔ وہاں کوئی غیبی چیز نہیں تھی جو اسے نظر آتی۔ وہ بھاگ کر باغ میں اس جگہ آگیا۔ جہاں سنگ مرمر کے تخت پر کھانے کا دسترخوان لگا ہوا تھا۔ اس نے جونہی دسترخوان کی ایک طرف دیکھا تو اسے ایک سنہری بالوں والی خوب صورت لڑکی سیاہ لباس میں ملبوس بے ہوش پڑی نظر آئی۔ یوراگی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ طلسمی منتر نے کمال کر دکھایا تھا۔ وہ غیبی لڑکی کو اپنے سامنے سنگ مرمر کے تخت پر بے ہوش پڑا دیکھ رہا تھا۔ اس نے جھک کر کیٹی کے بازو پر ہاتھ رکھا۔ اسے اس کے بازو کا لمس باقاعدہ محسوس ہوا لیکن بازو کی سختی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ کیٹی واقعی غائب تھی۔ اتنے میں غلام بروکس بھی گھوڑے پر سوار آگیا۔ گھوڑوں کو درخت کے نیچے کھڑا کر کے وہ اپنے آقا کے پاس آیا اور اسے تخت پر جھکا ہوا دیکھ کر بولا۔

"آقا! آپ یہاں کیا دیکھ رہے ہیں؟"

عیار یوراگی نے چمکتی آنکھیں اٹھا کر کہا۔

"وہ جو میں دیکھ رہا ہوں اگر تم دیکھ لو تو تمہیں اپنی آنکھوں پر کبھی یقین نہ آئے۔ میں غیبی لڑکی کیٹی کو دیکھ رہا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ دیکھو۔ یہ اس کے بازو ہیں۔ یہ اس کی گردن ہے۔ یہ اس کے نیلے بال ہیں۔ اس نے سیاہ چست لباس پہن رکھا ہے۔"

غلام بیروکس کو معلوم تھا کہ اس کا مالک طلسم بھی جانتا ہے۔ اس کو یقین آ گیا۔

اس نے کہا۔

"آقا! ان دونوں کو تو میں جنگل کے پاس دریا میں پھینک آیا ہوں۔ اب تک دریا کی تیز موجیں انہیں کہاں سے کہاں لے گئی ہوں گی۔ لیکن اس غیبی لڑکی کا ہم کیا کریں؟"

عیار یوراگی اُٹھ کھڑا ہوا۔ کہنے لگا۔

"بیروکس! ہم اسے بھی بوری میں بند کر کے دریا میں پھینک دیں گے۔ کیونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جس کی یعنی ناگ کی ضرورت تھی۔ وہ اس وقت میرے کمرے میں بے ہوش پڑا ہے۔ میں اسے بوری میں ڈالتا ہوں۔ تم اسے بھی جنگل میں لے جا کر دریا برد کر دو۔"

"جو حکم آقا۔" بیروکس نے سر جھکا کر کہا۔

غلام مکان کے اندر سے ایک اور خالی بوری لے آیا۔ عیار یوراگی نے خود کیٹی کو بوری میں ڈالا۔ اسے ایک غیبی جسم کو

بوری میں ڈالتے ہوئے ایک انوکھا تجربہ ہو رہا تھا۔ وہ جسم کے صرف لمس کو محسوس کر رہا تھا۔ جسم کی سختی اسے بالکل محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ نیم گرم ریشمی لباس کو جو بہت ہی ہلکا پھلکا ہے بوری میں ڈال رہا ہے۔ جب اس نے بوری بند کر کے اُٹھائی تو بوری کا کوئی وزن نہیں تھا۔ ہو سکتا ہے اگر کیٹی ہوش میں ہوتی تو یہ بوری بھی غائب ہو گئی ہوتی۔ لیکن وہ بے ہوش تھی۔ اس لیے بوری غائب نہیں ہوئی تھی۔ بوری کا وزن کچھ بھی نہیں تھا۔ یوراگی نے غلام سے کہا۔

"یہ بوری بھی دریا میں پھینک آؤ۔"

غلام بیروکس نے بوری کو اُٹھایا تو بس اس کا وزن اتنا ہی تھا جتنا کہ ایک خالی بوری کا ہوتا ہے۔ اس نے کہا۔

"آقا! کیا آپ کو یقین ہے کہ اس کے اندر غیبی لڑکی بند ہے۔ کیونکہ مجھے تو یہ خالی نظر آ رہی ہے۔"

یوراگی نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"اگر تم اسے میری آنکھوں سے دیکھ سکتے تو تمہیں اس کے اندر ایک سنہری بالوں والی خوبصورت لڑکی بے ہوش پڑی دکھائی دیتی۔ اب فوراً اسے یہاں سے لے جا کر دریا برد کر دو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غلام نے بوری گھوڑے کے آگے رکھی۔ اور اس گھوڑے پر خود بھی بیٹھ گیا اور ایڑ لگا کر باغ سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد یوداگی اس کمرے میں آگیا جہاں ناگ چارپائی پر بے ہوش پڑا تھا۔ عیار یوداگی کو سب معلوم تھا کہ اب اسے ناگ پر کس قسم کا طلسم کرنا ہے اور اس طلسم سے اس نے کیا طاقت حاصل کرنی ہے۔ اس نے اپنا طلسمی عمل شروع کرنے سے پہلے ناگ کے سر کے سامنے بال چھری سے کاٹ کر ایک پیالے میں ڈال کر ان کو آگ لگا دی۔ ناگ کے سر کے بال جب جل کر راکھ ہو گئے۔ تو یوداگی نے وہ راکھ نکال کر ایک کاغذ پر ڈال کر اپنے سامنے رکھ لی۔ پھر اس نے تیل کا دیا جلایا اور اس کے آگے بیٹھ کر طلسمی منتروں کو پڑھنا شروع کر دیا۔ جب غلام بیروکس کیٹی کی بوری کو دریا میں پھینکنے کے بعد واپس آیا تو اسے مکان کے اندر یوداگی کے کمرے سے اس کے منتر پڑھنے کی آواز آ رہی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کا مالک طلسم کر رہا ہے۔ وہ دستر خوان پر سے برتن اٹھا کر باورچی خانے میں رکھنے لگا۔ یوداگی ایک گھنٹے تک طلسمی منتر پڑھتا رہا۔ اس کے بعد جب منتروں کے جاپ کا عمل ختم ہو گیا تو اس نے ناگ کے جلے ہوئے بالوں کی راکھ پر دس مرتبہ آہستہ سے پھونک ماری اور پھر راکھ

چھوٹی سی پڑیا بنا کر اسے پہلے سے تیار چمڑے کے ایک چھوٹے سے تعویذ میں اچھی طرح سے بند کر کے اس کا تعویذ بنایا اور اپنے بازو کے ساتھ باندھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے ایک آنکھ بند کر کے ناگ کی چارپائی کے گرد پندرہ چکر لگائے اور اس کے سرہانے کی جانب کھڑا ہو کر بولا۔

"سامری! سامری! میں نے تیرا عمل پورا کر دیا۔ اب تو اس تعویذ کو حکم دے کہ یہ اپنا عمل شروع کر دے۔ سامری! سامری! سامری!"

یہ جملہ عیار یوداگی نے سات مرتبہ دہرایا۔ اس کے بعد یوداگی ایک منٹ کے لیے آنکھیں بند کر کے کھڑا رہا۔ اب اس کے چہرے پر عجیب وحشیانہ چمک تھی۔ طلسم کا عمل مکمل ہو چکا تھا۔ اب اس نے تعویذ کو آزمانا تھا۔ یوداگی نے دونوں بازو پھیلا دیئے اور آہستہ سے کہا۔

"سامری! مجھے ناگ کی شکل عطا کر۔"

دوسرے ہی لمحے عیار یوداگی کی شکل ناگ کی شکل میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اس میں اور ناگ میں ذرا سا بھی فرق نہیں تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ ایک ناگ چارپائی پر بے ہوش پڑا ہے۔ اور ایک ناگ ہوش کی حالت میں چارپائی کے سرہانے کھڑا ہے۔ یوداگی خوشی سے بے اختیار ہنس پڑا اور ہاتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جوڑ کر بولا۔

"سامری! سامری! سامری! میں تیرا غلام تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب مجھے یہاں کے سب سے امیر سوداگر اینڈریاکس کی شکل عطا کر"

دوسرے لمحے یوراگی ناگ کی شکل بدل کر روم کے سب سے امیر سوداگر اینڈریاکس کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ یوراگی نے پھر آنکھیں بند کر کے کہا۔

"سامری! سامری! میری شکل روم کے بادشاہ کی ملکہ کی شکل میں تبدیل کر دے"

فوراً ہی یوراگی کی شکل روم کے بادشاہ کی ملکہ کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ کوٹھڑی میں اب روم کی حسین ملکہ عالی شان لباس اور قیمتی جواہرات پہنے کھڑی تھی۔ عین اس وقت غلام نے باہر سے دروازے پر دستک دی اور کہا۔

"میرے آقا! کیا میں اندر آجاؤں؟"

غلام کو اندر سے کسی عورت کی آواز سنائی دی تو وہ ہکا بکا سا ہو کر رہ گیا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا۔ تو یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ کہ کمرے میں چارپائی پر ناگ تو بے ہوش پڑا تھا۔ لیکن اس کے سرہانے دیئے کی روشنی میں ایک ملکہ نہایت بیش قیمت شاہی لباس پہنے سر پر تاج رکھے

کھڑی اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ غلام بیروکس باہر جانے لگا تو یوراگی نے کہا۔

"بیروکس! میں اس وقت ملکہ روم کی شکل میں ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ مجھ میں اور ملکہ روم میں ایک ذرّے جتنا بھی فرق نہیں ہے۔ لیکن اصل میں ملکہ روم نہیں بلکہ تمہارا آقا یوراگی ہوں۔ یہ دیکھو۔ میں اپنی اصلی حالت میں واپس آرہا ہوں"

یوراگی نے دل میں سامری کا طلسمی جملہ دہرایا اور دوسرے لمحے غلام بیروکس کے سامنے اس کا مالک یوراگی اپنے کپڑوں اور لمبی ڈاڑھی کے ساتھ کھڑا مسکرا رہا تھا۔ غلام کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ یوراگی اسے لے کر کمرے سے باہر آگیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور بولا۔

"بیروکس! یہ وہ راز ہے جو اب تک میرے سوا صرف تم ہی جانتے ہو۔ تمہارے سوا اس کی کسی کو خبر نہیں ہے۔ تم نے میری طاقت کو خود دیکھ لیا ہے کہ میں جس شکل میں چاہوں اپنے آپ کو بدل سکتا ہوں۔ میں سانپ بن کر تمہیں جہاں بھی تم ہو گے آگر ہلاک کر دوں گا۔ تو میرا سانپ کا روپ بھی دیکھ لو۔

اتنا کہہ کر یوراگی نے دل میں سامری کا جملہ دہرایا اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسرے لمحے غلام بیروکس کے سامنے آقا تو غائب تھا لیکن اس کی جگہ ایک سیاہ سانپ پھن اٹھائے جھوم رہا تھا۔ غلام سہم کر پیچھے ہٹ گیا۔ فوراً ہی یوراگی اپنی اصلی حالت میں آگیا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"تم نے اپنی آنکھوں سے مجھے سانپ بنتے اور سانپ سے پھر انسان بنتے دیکھ لیا ہے۔ وعدہ کرو کہ تم میرا راز کسی کو نہیں بتاؤ گے۔ اور ہمیشہ میرے ساتھ رہو گے۔ تمہارا اسی میں فائدہ ہے۔ ورنہ تمہیں موت کے گھاٹ اتارنا میرے لیے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔"

غلام نے سر جھکا دیا اور بولا۔

"میرے آقا! میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے طلسمی راز کو میں ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھوں گا۔ مر جاؤں گا لیکن یہ راز کسی کو نہیں بتاؤں گا۔"

"شاباش" یوراگی نے کہا "تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔ کیونکہ اسی میں تمہاری بھلائی اور خیریت ہے۔"

"میرے آقا! ناگ جو اندر بے ہوش پڑا ہے کیا اسے بھی لے جا کر دریا میں پھینک آؤں" غلام بیروکس نے پوچھا۔ یوراگی نے اپنی لمبی داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور بولا۔

"یہ خطرہ میں کبھی مول نہیں لے سکتا۔ ناگ کو میں ایک

ایسی جگہ پھینکوں گا۔ جہاں سے وہ ساری زندگی باہر نہیں نکل سکے گا۔ اسے بوری میں ڈال کر میرے ساتھ آؤ۔ ہم روم کے پرانے قبرستان میں لے جا کر ناگ کو کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں گے۔"

غلام نے کہا۔

"لیکن آقا! ہوش آنے کے بعد تو وہ قبر سے باہر نکل آئے گا۔"

یوراگی بولا۔

"اس کا علاج بھی میرے پاس موجود ہے۔ تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔"

یہ کہہ کر یوراگی دوبارہ اس کمرے میں چلا گیا۔ جہاں ناگ چارپائی پر بے ہوش پڑا تھا۔ اس کے سر کے سارے بال اتر چکے تھے۔ یوراگی نے الماری میں سے ایک نیلے رنگ کی بوتل نکالی۔ اس میں کوئی تیل بھرا ہوا تھا۔ یوراگی نے بوتل کو کھولا اور سارے کا سارا تیل ناگ کے جسم پر اس طرح انڈھیل دیا کہ اس کا سارا جسم تیل سے بھر گیا۔ بوتل الماری میں رکھ کر یوراگی باہر آیا اور غلام بیروکس کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"میں نے ناگ کے جسم کو ایک ایسے طلسمی تیل میں تر بتر کر دیا ہے کہ اب وہ ایک ہزار سال تک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی ہوش میں نہیں آسکے گا۔ اس کا جسم اسی حالت
میں قبر کے اندر پڑا رہے گا۔ اسے بوری میں
ڈال کر باہر لے آؤ۔"

غلام بیروکس نے اندر جا کر ناگ کو ایک بوری میں بند کر دیا۔ پھر اسے کاندھے پر ڈال کر باہر لے آیا۔ دونوں آقا اور غلام مکان کو تالا لگا کر گھوڑوں پر سوار ہوئے اور شہر کے پرانے قبرستان کی طرف روانہ ہو گئے۔ ناگ جس بورے میں بند تھا۔ وہ تیسرے گھوڑے پر رکھا ہوا تھا۔ قبرستان شہر کے جنوب کی جانب دریا کے پار تھا۔ دریا شہر کے درمیان میں سے ہو کر گزرتا تھا۔ دن ڈھلنے لگا تھا۔ بادلوں کی وجہ سے موسم سرد ہو رہا تھا اور دن کی روشنی بھی دھندلی دھندلی تھی۔ قبرستان شہر سے باہر ایک ویران جگہ پر بنا ہوا تھا۔ اس کے اردگرد ایک پتھریلی چار دیواری تھی۔ جو کئی جگہ سے ڈھے گئی تھی۔ قبرستان کے اندر سائپریس کے اونچے اونچے گھنے درختوں کے نیچے سینکڑوں برس پرانی ٹوٹی پھوٹی قبریں جگہ جگہ بکھری ہوئی تھیں۔ بیروکس نے اپنے آقا کی ہدایت کے مطابق ایک بیلچہ اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ قبرستان خالی اور سنسان تھا۔ ایک پرانی قبر کے پاس آ کر وہ گھوڑوں سے اتر پڑے۔ یوراگی نے قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس قبر کو کھود ڈالو۔ یہی قبر ناگ کے لیے ٹھیک رہے گی۔"

غلام بیروکس نے پرانی قبر کی مٹی اور پتھر اِدھر اُدھر ہٹا کر کر اسے کھودنا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اندر ایک خستہ تابوت دکھائی دیا جس میں انسانی جسم کی بوسیدہ ہڈیوں کے سوائے اور کچھ نہیں تھا۔ یوراگی نے کہا۔

"ناگ کو اس تابوت میں لٹا دو۔"

غلام نے ناگ کو بوری میں سے نکال کر قبر کے خستہ تابوت میں لٹا دیا۔ اوپر پرانا ٹوٹا پھوٹا تختہ رکھا۔ پھر بیلچے سے مٹی اور پتھر ڈالنے شروع کر دیئے۔ جب قبر بھر گئی تو اس کے اوپر یوراگی نے اِدھر اُدھر سے گھاس پھوس اُٹھا کر ڈال دیا تاکہ وہ پرانی قبر معلوم ہو۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد یوراگی نے غلام بیروکس سے کہا۔

"اب یہ ہزاروں برس تک اس قبر میں آرام کرے گا۔ آؤ اب واپس اپنے مکان پر چلتے ہیں۔ کیونکہ مجھے وہ کام شروع کرنا ہے جس کے بدلے میں نے یہ سارا طلسم کیا تھا۔"

دونوں قبرستان سے نکلے اور گھوڑے دوڑاتے واپس اپنے مکان پر آ گئے۔ یوراگی نے بیروکس سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"آقا! آپ کے پاس وہ طاقت آگئی ہے کہ جس کی مدد سے آپ جس شخص یا جانور کی چاہیں اپنی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ اب آپ کا دوسرا قدم کیا ہوگا؟"

یوراگی نے ایک قہقہہ لگایا اور مکان کے اندر داخل ہو کر بولا۔

"تم گھر کا باہر کا سامان اٹھا کر کمروں میں رکھ دو۔ ہم یہاں سے سائرینے جا رہے ہیں۔"

غلام بیروکس نے پوچھا۔

"آقا! سائرینے تو روم کا ایک صوبہ ہے۔ وہاں جا کر ہم کیا کریں گے؟"

یوراگی نے کہا۔

"سائرینے روم کا سب سے مالدار صوبہ ہے۔ اس صوبے کے گورنر کا نام ڈلمی ہے۔ وہ اس وقت روم کی سلطنت کا سب سے امیر ترین اور دولتمند آدمی ہے۔ بادشاہ روم بھی اسے اپنے بہت قریب رکھتا ہے۔ اسے روم کے سپہ سالار کی بہت حمایت حاصل ہے۔ میں سائرینے میں جاتے ہی سائرینے کے گورنر ڈلمی کی شکل اختیار کر کے شاہی محل میں داخل ہوں گا اور اصلی گورنر کو ہلاک کر کے اس کی

بلکہ خود گورنر بن جاؤں گا۔ پھر میں کوشش کر کے سپہ سالار کو اپنے ساتھ ملا کر روم کے تخت پر قبضہ کر لوں گا۔"

غلام بیروکس نے کہا۔

"میرے آقا! آپ اتنی محنت کس لیے کریں گے۔ آپ خود ہی سپہ سالار یا روم کے بادشاہ کی شکل کیوں نہیں بدل لیتے؟"

یوراگی نے اپنی لمبی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"جو طلسم میں نے کیا ہے اس کی رو سے میں کسی بادشاہ یا فوج کے سپہ سالار اور کسی نیک راہب یا بزرگ دین کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ باقی ہر جانور ہر انسان کی شکل میں آ سکتا ہوں۔ اس لیے مجھے سائرینے کے گورنر ڈلمی کی شکل ہی بدلنی پڑے گی۔"

انہوں نے اسی وقت گھر کا سامان مکان میں بند کر کے تالا لگایا۔ گھوڑوں پر سوار ہوئے اور صوبہ سائرینے کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ جس وقت سائرینے کے صوبے کے دارالحکومت میں پہنچے تو اس وقت رات ہو گئی تھی۔ عیار یوراگی نے غلام بیروکس کو یہ نہیں بتایا تھا کہ جو تعویذ اس نے اپنے بازو پر خفیہ طور پر باندھ رکھا ہے۔ یہ سارا طلسم اور کرامت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسی کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ یہ راز وہ اپنے غلام بیروکس کو بھی
بتا سکتا تھا۔ یوراگی نے غلام کو ساتھ لیا اور

ایک سرائے میں جا کر اُتر گئے۔ رات انھوں نے سرا
میں گزاری۔ ساری رات یوراگی منصوبے پر غور کرتا رہا۔ جب
صبح ہوئی تو یوراگی غلام کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر سا
کے گورنر ٹولمی کے محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ محل کی عقبی دیوا
بڑے دروازے کے قریب جا کر ایک طرف زیتون کی جھا
میں گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اس نے غلام بیروکس کو قریب
بلا کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ صبح کے وقت گورنر ٹولمی غسل
کرنے کے لیے مقدس مندر کے تالاب کی طرف جاتا
ہے۔ تم اسی جگہ ٹھہرو میں مقدس مندر کی طرف جاتا
ہوں۔ تم یہاں سے ہرگز اِدھر اُدھر مت ہونا۔
میں بہت جلد گورنر ٹولمی کی شکل میں محل کے اسی
دروازے کی آؤں گا۔"

بیروکس غلام نے کہا۔

"میرے آقا! مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ یہ اصلی گورنر
ہے یا نقلی؟ میرا مطلب ہے کہ مجھے کیسے معلوم
ہو گا کہ یہ اصلی گورنر ٹولمی نہیں بلکہ اس کی شکل میں
آپ ہیں۔"

یوراگی نے کہا۔

"میں جب گورنر ٹولمی کی شکل میں محل کے اس دروازے
کی طرف آؤں گا۔ تو یقیناً میرے محافظ سپاہی میرے
ساتھ ہوں گے۔ میں محل کے دروازے کے قریب
رُک کر انہیں کہوں گا کہ زیتون کی جھاڑیوں کے پیچھے
میرا ایک پرانا ساتھی جس کا نام بیروکس ہے وہ
بیٹھا مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ اِسے میرے پاس لے
آؤ۔ یوں تم سمجھ جانا کہ یہ میں یوراگی ہوں اور اصلی
گورنر کا کام تمام کر کے اس کی شکل اختیار کر کے محل
میں داخل ہو رہا ہوں۔ ٹھیک ہے؟"

بیروکس نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے میرے آقا۔ میں اسی جگہ بیٹھ
کر آپ کا انتظار کروں گا۔"

عیار یوراگی نے اپنا گھوڑا وہیں چھوڑا اور پیدل ہی زیتون
کی جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا مقدس مندر کی طرف روانہ ہو گیا۔
جو وہاں سے تھوڑی ہی دور ایک پہاڑی کے دامن میں
واقع تھا۔ یوراگی کا لباس پجاری کاہنوں ایسا تھا۔ اس لیے
اسے کسی نے مقدس مندر کے اندر جانے سے نہ روکا۔ یوراگی
مندر کے پیچھے تالاب پر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ جگہ جگہ پہرہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگا تھا اور گورنر ٹولمی مقدس تالاب میں غسل کرنے کے بعد شاہی لباس زیب تن کر رہا تھا۔ یوراگی اس علاقے میں کئی بار آچکا تھا اسے معلوم تھا کہ تالاب کے کنارے ایک کمرہ ہے جس کے اندر وہ مقدس باولی یا گہرا پرانا کنواں ہے جس میں مقدس تالاب سے پانی آتا ہے اور پھر وہاں سے ایک ڈھکے ہوئے نالے کے ذریعے شاہی محل کے باغ میں جاتا ہے۔ عیار یوراگی نے یہ منصوبہ بنا لیا ہوا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔

وہ کاہن پجاری کے لباس میں تھا۔ اس کی لمبی ڈاڑھی تھی اس لیے جب اس نے ایک محافظ سے کہا کہ وہ گورنر ٹولمی سے مل کر اسے دیوتاؤں کا ایک بڑا ضروری پیغام دینا چاہتا ہے محافظ نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ مگر اتنا ضرور کہا کہ میں پہلے گورنر سے جا کر پوچھ لوں۔ یوراگی وہیں کھڑا رہا۔ اس وقت یوراگی کی عبا کے اندر ایک تیز دھار خنجر بھی چھپا ہوا تھا۔ محافظ نے گورنر سے جا کر بات کی جو اس وقت اپنے سپہ سالار سے کوئی گفتگو کر رہا تھا۔ گورنر ٹولمی نے محافظ کی بات سنی تو وہیں سے چہرہ گھما کر یوراگی کی طرف دیکھا۔ عیار یوراگی نے اپنا ایک ہاتھ ادب سے سینے پر رکھ کر گورنر کو سلام کیا۔ اور دور ہی سے کہا۔

"عالی مقام گورنر ٹولمی! میں ڈیلفی کے مندر کا کاہن ہوں اور دیوتاؤں کی طرف سے آپ کے لیے ایک ضروری پیغام

لے کر آیا ہوں۔"

اس زمانے میں بادشاہ، امیر و غریب کسان مزدور۔ سبھی لوگ دیوی دیوتاؤں پر بہت زیادہ اعتقاد رکھتے تھے۔ چنانچہ گورنر ٹولمی نے عیار یوراگی کو اپنے قریب بلا لیا۔ عیار یوراگی نے قریب جا کر ایک بار پھر ہاتھ سینے پر رکھ کر سلام کیا۔ سر کو ذرا سا جھکایا اور کہا۔

"عالی جاہ! دیوتاؤں کا پیغام میں آپ کو تنہائی میں دینا چاہتا ہوں۔"

گورنر ٹولمی ذرا سا مسکرایا اور بولا۔

"تم کھل کر بات کرو سپہ سالار میرا دوست ہے۔"

یوراگی نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور بولا۔

"عالی جاہ! آپ دیوتاؤں کی توہین مت کریں۔ دیوتا نے جو کہا ہے۔ ویسے ہی ہوگا۔ آپ کو اگر مقدس پیغام سننا ہے تو تنہائی میں سن لیجئے نہیں تو میں جا رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر عیار یوراگی واپس مڑ گیا۔ گورنر نے پیچھے سے آواز دے کر کہا۔

"مقدس کاہن! ہم دیوتا کا پیغام تنہائی میں ہی سنیں گے۔ ہمارے ساتھ اس کونے کی طرف آجاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یوراگی نے باولی والے کمرے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"عالی جاہ! وہ کمرہ ٹھیک رہے گا۔ کیونکہ جہاں دیوتاؤں کا کا پیغام سنایا جا رہا ہو وہاں کسی باہر کے انسان کی نظر بھی نہیں پڑنی چاہیئے"

اور وہ سائرینے کے گورنر کو ساتھ لے کر باولی کے کمرے میں داخل ہو گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

طلسمی تعویذ

گورنر ڈولمی آگے آگے تھا۔

جونہی وہ خالی کمرے میں داخل ہوا۔ یوراگی نے عبا کے اندر ے خنجر نکالا اور پوری طاقت سے گورنر کی پیٹھ میں گھونپ دیا۔ نجر گھونپتے ہی اس نے اپنا ہاتھ بھی گورنر ڈولمی کے منہ پر دیا تھا تاکہ وہ آواز نہ نکال سکے۔ مگر خنجر کا وار اتنا کاری اکر ڈولمی گورنر سائرینے کے دل میں پیچھے سے جا کر لگا اور وہیں منہ کے بل گرا اور مرگیا۔ عیار یوراگی نے گورنر ڈولمی کی ش کو اٹھا کر کنوئیں میں پھینک دیا اور خود سیدھا کھڑے کر "سامری! سامری! مجھے گورنر ڈولمی کی شکل دے" ا اور دوسرے ہی لمحے یوراگی سر سے پاؤں تک گورنر ی کی شکل اور لباس میں آگیا۔ اس میں اور اصلی گورنر ڈولمی کوئی فرق نہیں تھا۔ وہی شکل، وہی چہرہ، وہی نقش، وہی کاٹھ اور وہی شاہانہ لباس اور کمر کے ساتھ لٹکتی تلوار۔ ر یوراگی نے اپنے جسم اور لباس کو دیکھا۔ تو بے حد خوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوا۔ اب اسے باہر نکل کر اداکاری کرنی تھی۔ کیونکہ باؤلی والے کمرے کے باہر مقدس تالاب کے کنارے اس کا سپہ سالار اور دوسرے محافظ اس کے انتظار میں کھڑے تھے۔ یوراگی گورنر ڈولمی کی شکل میں باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ اس نے تلوار نیام میں ڈالتے ہوئے سپہ سالار سے کہا۔

"یہ آدمی دشمن کا جاسوس تھا۔ اس نے مجھ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔"

سپہ سالار اور محافظوں نے تلواریں کھینچ لیں اور کمرے کی طرف دوڑے کہ اصلی گورنر کے ساتھ جو آدمی یعنی عیار یوراگی گیا تھا اسے مار ڈالیں۔ مگر گورنر ڈولمی یعنی یوراگی نے انہیں روک دیا اور کہا۔

"میں نے اس کا کام تمام کر کے لاش کنوئیں میں پھینک دی ہے۔ چلو۔ محل کی طرف چلو۔"

یوراگی گورنر کے حلیے میں گھوڑے پر شاہانہ انداز میں سوار آگے آگے جا رہا تھا۔ سپہ سالار اور محافظ فوجی اس کے پیچھے گھوڑوں پر سوار چلے آ رہے تھے۔ یوراگی جب شہر کے دروازے کے قریب پہنچا تو اس نے زیتون کی جھاڑیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ان جھاڑیوں میں میرا ایک وفادار غلام بیٹھا ہوا ہے اس نے جنگ میں ایک بار میری جان بچائی تھی۔ اسے عزت کے ساتھ میرے پاس لے آؤ۔"

اسی وقت سپاہی زیتون کی جھاڑیوں کی طرف لپکے۔ غلام بیروکس نے یوراگی کو پہچان لیا۔ یہ اصلی گورنر ڈولمی نہیں تھا۔ بلکہ گورنر کی شکل میں اس کا آقا عیار یوراگی تھا۔ غلام بیروکس جھاڑیوں میں سے نکل آیا۔ سپاہی اسے بڑے احترام کے ساتھ گورنر کے حضور لے گئے۔ غلام بیروکس نے غور سے یوراگی کی طرف دیکھا۔ اس میں اور گورنر کی شکل میں ذرا سا بھی فرق نہیں تھا۔ وہ اس طلسم پر حیران ہو کر رہ گیا۔ یوراگی گورنر نے کہا۔

"بیروکس! ہم خوش ہوئے کہ تم ہمیں ملنے یہاں آ گئے ہو۔ آج سے تم ہمارے سب سے قابل اعتبار محافظ ہو گے۔"

غلام بیروکس نے سر جھکا دیا اور کہا۔

"جو حکم میرے آقا۔"

یوراگی گورنر ڈولمی کے بھیس میں شاہی محل میں آگیا۔ اس کی بیوی اور بچوں کو بھی اس پر ذرا سا شک نہ ہوا کہ یہ اصلی ڈولمی نہیں۔ بلکہ نقلی گورنر ہے کیونکہ یوراگی کی شکل آواز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور چال ڈھال ہو بہو اصلی ٹوٹلی گورنر کی طرح ہو چکی تھی۔ غلام بیروکس اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ اب ہم عیار یوراگی کو گورنر ٹوٹلی نہیں بلکہ گورنر یوراگی ہی کہیں گے۔ تاکہ آپ کو علم ہو جائے کہ ہماری مراد نقلی اور جھوٹے گورنر سے ہے۔ شام کو یوراگی گورنر نے ایک میٹنگ بلائی۔ اور صوبے میں ٹیکس زیادہ لگانے کا حکم دے دیا۔ اسی رات جب گورنر یوراگی اور اس کا غلام کمرے میں تنہا رہ گئے تو غلام بیروکس نے پوچھا۔

"میرے آقا! آپ میں اور اصلی گورنر ٹوٹلی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پھر بھی کوئی ایسی نشانی تو ضرور ہوگی جس کی وجہ سے میں آپ کو پہچان سکوں کہ آپ ہی میرے آقا یوراگی ہیں"

گورنر یوراگی نے مسکراتے ہوئے اپنی گردن پر پڑے ہوئے بالوں کو اٹھا کر ایک داغ دکھایا۔ بیروکس نے دیکھا۔ کہ گردن پر بالوں کے نیچے روپے جتنا ایک سیاہ داغ تھا۔ گورنر یوراگی بولا۔

"یہ داغ اصلی گورنر کی گردن پر نہیں تھا۔ یہ طلسم کا داغ ہے۔ تم اس سے بھی مجھے پہچان سکو گے"

مگر اس کے باوجود عیار یوراگی نے اپنے غلام بیروکس کو بازو کے ساتھ بندھا ہوا وہ طلسمی تعویذ نہیں دکھایا تھا جس

کی وجہ سے یوراگی اپنی شکل تبدیل کر سکا تھا۔ اگر وہ تعویذ کسی طرح سے اس کے بازو سے اتار دیا جاتا تو وہ دوبارہ اپنی اصلی شکل پر آ جاتا۔ یہ راز عیار یوراگی کسی پر بھی واضح نہیں کر سکتا تھا۔ تعویذ اس نے اپنے بازو پر قمیص کی آستین کے نیچے باندھ رکھا تھا۔ اس تعویذ میں ناگ کے سر کے بالوں کی راکھ تھی۔ جس پر منتر پڑھے گئے تھے۔ اب گورنر یوراگی نے سپہ سالار سے مل کر روم کے بادشاہ کے خلاف ایک سازش تیار کرنی شروع کر دی۔ کیونکہ یوراگی کا اصل مقصد روم کے تخت پر قبضہ کرنا تھا۔

اب ہم واپس ناگ، عنبر اور تھیوسانگ کیٹی کی طرف چلتے ہیں۔ عنبر اور تھیوسانگ کو بے ہوش کرنے کے بعد یوراگی نے انہیں دریا میں پھینکوا دیا تھا۔ وہ بوریوں میں بند تھے۔ اس کا خیال تھا کہ یہ بوریاں بہتے بہتے بحیرہ روم کے سمندر میں چلی جائیں گی اور پھر ان کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ عنبر اور تھیوسانگ کی بوریاں دریا کے نیچے ہی نیچے کچھ دور تک بہتی رہیں۔ پھر پانی کے اندر جھاڑیوں میں ایک جگہ الجھ کر رک گئیں۔

دوسری طرف کیٹی کی بوری بھی پانی میں بہتی بہتی ایک جگہ دریا میں رک گئی تھی۔ ناگ روم کے پرانے قبرستان کی ایک قبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بند پڑا تھا۔ تھیوسانگ اور عنبر کو بارہ گھنٹے گزرنے کے بعد ہوش آگیا۔ یوراگی کا تو یہ خیال تھا کہ یہ پانی میں ڈوبتے ہی تھوڑی دیر بعد سانس نہ آنے پر مر جائیں گے۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ مر نہیں سکتے۔ کم از کم ابھی نہیں مر سکتے تھے۔ عنبر کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو بوری میں بند پایا۔ اس نے جلدی سے بوری کو پھاڑ دیا۔ تھیوسانگ بھی دوسری بوری میں سے باہر نکل آیا تھا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کو دریا کے اوپر تیر کر جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ اوپر کی طرف تیزی سے جاتے ہوئے دریا کی سطح سے باہر نکل آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ رات کا وقت ہے۔ نیلے آسمان پر ستارے چمک رہے ہیں۔ دریا وہاں چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں میں سے گزر رہا تھا۔ وہ دونوں تیرتے ہوئے کنارے پر آگئے۔ عنبر نے کہا۔

"وہ کوئی خطرناک دھوکے باز تھا۔ اس نے ہمیں بے ہوشی کا مشروب پلا کر دریا میں پھینک دیا تھا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیٹی کہاں ہے؟"

تھیوسانگ بالوں میں سے پانی نچوڑتے ہوئے بولا۔

"کیٹی تو غائب تھی۔ اسے وہ بوری میں بند کر کے دریا میں نہیں پھینک سکتا تھا۔"

عنبر بولا۔

"اگر کیٹی آزاد تھی تو اس نے ہماری مدد کیوں نہیں کی؟ جب اس کی آنکھوں کے سامنے یہ عیار یوراگی ہمیں بوریوں میں بند کر کے دریا میں پھینک رہا تھا تو کیٹی کیوں خاموش تھی؟"

تھیوسانگ غور کرتے ہوئے بولا۔

"اس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ کیٹی خود بھی بے بس تھی۔ ہو سکتا ہے اس مکار شخص نے طلسم کی مدد سے اسے بھی دیکھ لیا ہو۔ اور پھر اسے اپنے جادو میں جکڑ کر قید کر لیا ہو؟"

عنبر نے چاروں طرف پہاڑیوں کی جانب دیکھا اور کہا۔

"ہم مروم سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ ہمیں واپس چل کر اس دھوکے باز شخص کے مکان پر جا کر دیکھنا چاہیئے کہ کیٹی کہیں اسی جگہ تو قید میں نہیں پڑی؟"

وہ دریا کے کنارے کنارے شہر کی طرف چلنے لگے۔ پہاڑیوں سے باہر نکلے تو سامنے وادی میں انہیں مروم شہر کی دیوار کی روشنی نظر آئی۔ شہر میں چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ تھیوسانگ اور عنبر سنسان اور تاریک بازاروں میں سے گزرتے یوراگی کے باغ والے مکان پر پہنچ گئے۔ مکان کے باغ کا گیٹ بند تھا۔ وہ دیوار پھلانگ کے اندر باغ میں آگئے۔ مکان کے دروازے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر تالا پڑا تھا۔ انہوں نے تالا توڑا اور اندر جا کر سامان کی تلاشی لی۔ سارے کمروں میں دیکھا۔ کیٹی کی خوشبو بھی وہاں نہیں تھی۔ انہوں نے کیٹی کو آوازیں بھی دیں مگر کسی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ عنبر بولا۔

"ناگ بھی نہیں ہے۔ خدا جانے ناگ پر بھی اس نے جادو کر کے اسے بھی دریا میں نہ پھینک دیا ہو۔ ہمیں واپس دریا پر جا کر اسے تلاش کرنا چاہیئے"

تھیوسانگ نے کہا۔

"اس طرح ہم دریا کی تلاشی نہیں لے سکتے۔ دریا بہت بڑا ہے۔ ہمیں اسی جگہ کہیں چھپ کر عیار بوداگی کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے وہ یہاں واپس آئے۔ آخر یہ اس کا مکان ہے"

عنبر نے کہا۔

"لیکن کیٹی اور ناگ کا سراغ لگائے بغیر ہم یہاں کیسے سکون سے بیٹھ سکیں گے؟ کہیں ان پر کوئی مصیبت نہ آن پڑی ہو"

تھیوسانگ بولا۔

"عنبر! ہم لوگوں پر کسی مصیبت کا ٹوٹ پڑنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دانشمندی

اور عقل سے کام لیتے ہوئے اپنے ساتھیوں کا کھوج لگانے کی کوشش کریں؟"

عنبر نے کہا۔

"مگر اس شخص کو ہمیں بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کا اصل مقصد کیا تھا؟"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ شخص کوئی جادوگر ہے۔ اس نے اپنے طلسم کے زور سے معلوم کر لیا ہو گا کہ ہم میں ایک ناگ اور ایک غیبی عورت بھی ہے۔ اسے اپنے کسی طلسم کے لیے ممکن ہے ناگ اور کیٹی کی ضرورت ہو۔ پس وہ بہانے سے ہمیں اپنے گھر لے گیا۔ مجھے یقین ہے کہ کیٹی اور ناگ کو وہ کسی طلسمی ڈبیا میں بند کر کے اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ اس لیے یہاں رکنا بیکار ہے۔ وہ اب یہاں نہیں آئے گا"

عنبر کہنے لگا۔

"ایک بات صاف واضح ہو گئی ہے۔ کہ اسے ہم دونوں کی طاقت کا علم نہیں تھا۔ یعنی اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ ہم دریا میں بھی مر نہیں سکتے۔ ورنہ وہ ہمیں بوریوں میں بند کر کے دریا میں نہ پھینکتا۔ وہ یقیناً

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہی سمجھ رہا تھا کہ ہم دریا میں گرنے کے تھوڑی دیر بعد مر جائیں گے۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"ممکن ہے اسے ہماری طاقت کا علم نہ ہو سکا ہو۔ لیکن اسے ناگ کے سانپ بن جانے کا ضرور پتہ چل گیا ہوگا اور میرا دل کہتا ہے کہ یہ بدمعاش صرف ناگ کو حاصل کرنے کے لیے ہی ہمارے پاس آیا تھا۔ اور وہ ناگ کو اغوا کر کے لے گیا ہے۔"

"مگر کیٹی کہاں؟" عنبر نے سوال کیا۔

اس کے جواب میں تھیو سانگ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس پر بھی پوراگی نے کوئی طلسم کر دیا ہو اور اسے بے حس کر کے کسی دریا یا کھڈ میں پھینک دیا ہو۔"

وہ اسی طرح باتیں کر رہے تھے کہ دریا میں جہاں کیٹی گری تھی۔ وہاں بارہ گھنٹے گزرنے کے بعد اسے بھی ہوش آگیا۔ ہوش میں آتے ہی کیٹی نے دیکھا کہ وہ بوری میں بند دریا کی گہرائی میں پڑی ہے۔ اس نے اپنے آپ کو ایک جھٹکا دیا اور وہ دوسرے ہی لمحے دریا کی لہروں کو چیرتی ہوئی اوپر سطح پر آگئی۔ اس نے یہی دیکھا کہ رات کا وقت ہے۔

اور دریا پہاڑیوں میں سے گزر رہا ہے۔ یہ روم شہر کے باہر کی پہاڑیاں تھیں۔ اس نے پہلی بات جو محسوس کی وہ یہ تھی کہ فضا میں تھیو سانگ اور عنبر کی خوشبو آرہی تھی۔ دوسری طرف تھیو سانگ اور عنبر کو بھی کیٹی کی خوشبو محسوس ہوئی تو وہ چونک پڑے۔ عنبر نے کہا۔

"کیٹی کی خوشبو آرہی ہے"

تھیو سانگ بولا۔

"مجھے بھی آرہی ہے۔ مگر ناگ کی خوشبو کہیں نہیں ہے۔"

عنبر اور تھیو سانگ مکان کے باغ سے باہر آگئے۔ کیٹی کی خوشبو قریب آرہی تھی۔ کیونکہ کیٹی ہوش میں آنے کے بعد دریا سے نکلتے ہی تھیو سانگ، ناگ اور عنبر کی خیریت معلوم کرنے مکان پوراگی کے مکان کی طرف اڑنے لگی تھی۔ وہاں پہنچتے ہی اس نے عنبر اور تھیو سانگ کو دیکھا۔ وہ قریب آ گئی۔ تھیو سانگ اور عنبر نے بیک وقت کہا "کیٹی! تم ٹھیک ہو؟"

"ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ مگر یہ سب کچھ کیسے ہوگیا؟ ناگ کہاں ہے؟"

عنبر نے اسے بتایا کہ ناگ کا کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ ہم تو بوریوں میں بند کر کے دریا میں گرا دیئے گئے تھے۔ کیٹی نے کہا۔

"وہ اس بدمعاش نے مجھے بھی بوری میں ڈال کر دریا برد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر دیا تھا۔"

تھیو سانگ نے تعجب کے ساتھ پوچھا۔

"کیا اس نے تمہیں دیکھ لیا تھا؟"

کیٹی بولی۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میں تو مشروب پی کر گر پڑی تھی۔"

عنبر نے ناراض ہو کر کہا۔

"مگر تمہیں مشروب پینے کی کیا ضرورت تھی؟"

کیٹی نے کہا۔

"میں نے اس لالچ میں آ کر پی لیا کہ مشروب پینے کے بعد اس سے یہ خواہش پوری کراؤں گی کہ میں پھر سے نظر آنے لگوں۔"

تھیو سانگ اور عنبر نے سر ہلا دیئے۔ عنبر بولا۔

"بہر حال خدا کا شکر ہے کہ تم خیریت سے ہو اور ہمارے پاس آ گئی ہو۔ اب یہ پتہ کرنا ہے کہ ناگ کہاں ہے۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"میرا تو اب بھی یہی خیال ہے کہ بدمعاش یوراگی نے یہ سب کچھ ناگ کو قبضے میں کرنے کے لیے کیا تھا اور وہ اسے اپنے طلسم میں جکڑ کر ساتھ ہی

لے گیا ہے۔"

"کیا وہ اِس مکان پر نہیں ہے؟" کیٹی نے سوال کیا۔

عنبر بولا۔

"یہاں ہوتا تو میں اب تک اُس کی گردن مروڑ چکا ہوتا۔ وہ فرار ہو چکا ہے۔"

کیٹی آہ بھر کر بولی۔

"اب ہم ناگ بھیا کو کہاں تلاش کریں گے؟ پہلے ہی ماریا ہم سے بچھڑ چکی ہے۔ وہ ہمیں ابھی تک نہیں مل رہی۔"

عنبر کہنے لگا۔

"بہر حال کسی نہ کسی جگہ انہیں تلاش کر ہی لیں گے لیکن سب سے پہلے ہمیں اس بدمعاش یوراگی کا کھوج لگانا ہو گا۔ اس کے مل جانے سے ناگ بھی ہمیں مل سکتا ہے۔"

"اس کا کھوج کہاں لگایا جائے؟" کیٹی نے کہا "ممکن ہے وہ اس مکان میں دوبارہ واپس آئے۔ آخر یہ اِس کا اپنا مکان ہے۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"وہ تو سارا سامان کمروں میں بند کر کے تالا لگا گیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ظاہر ہے کہ وہ جلدی واپس آنے کا ارادہ نہیں رکھتا"
کیٹی نے کہا۔

"تو پھر اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ آپ لوگ اس مکان میں ہی رہیں۔ اور میں ناگ کی تلاش میں نکل جاؤں"
عنبر کہنے لگا۔

"بہتر تو یہ ہوگا کہ ہم دونوں ناگ اور یوراگی کا کھوج لگانے چلے جائیں اور تم اسی مکان میں رہو۔ کیونکہ تمہیں تو کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا۔ بدمعاش یوراگی اگر آیا بھی تو وہ ہمیں دیکھ کر فرار ہو سکتا ہے۔ لیکن تم چونکہ اُسے نظر نہیں آؤ گی اِس لیے ہو سکتا ہے وہ فرار نہ ہو"
تھیوسانگ کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ جادوگر ہے اور کسی طلسم کے زور سے وہ کیٹی کو دیکھ لیتا ہے"
کیٹی کہنے لگی۔

"جو کچھ بھی ہو میں اِسے زندہ نہیں چھوڑوں گی میرا تو خیال ہے کہ ہمیں کم از کم ایک ہفتہ اکٹھے ہی یہاں کسی جگہ چھپ کر بدمعاش یوراگی کا انتظار کرنا

چاہیئے۔ اگر وہ ایک ہفتے میں نہ آیا تو پھر ہم تینوں اکٹھے ہی ناگ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے۔ ابھی ہمیں ماریا کا بھی کھوج لگانا ہے"
تھیوسانگ نے کہا۔

"یہ منصوبہ مجھے پسند ہے"
عنبر نے بھی اِس کی منظوری دے دی اور انہوں نے مکان میں رہنے کی بجائے مکان کے باہر انگور کے باغ کے ایک کونے والی کوٹھڑی میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا۔ اس کوٹھڑی میں گھاس پھوس پڑا تھا۔ انہوں نے کونے میں جگہ سے خشک پتے اور گھاس پھوس ہٹا کر اپنے لئے جگہ بنا لی۔ رات کو کیٹی باہر پہرہ دیتی اور دن کو وہ مل کر درختوں کی اوٹ میں چھپ کر مکان کے بڑے گیٹ پر نظریں جما کر بیٹھ جاتے کہ شاید عیار یوراگی وہاں آ جائے۔

اب ہم ماریا کی طرف جاتے ہیں۔ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ ماریا اُلو کے پنجے میں بند تھی۔ اور اِسے خانہ بدوشوں کے قبیلے کی مکار خالہ نے خانہ بدوش لڑکی نتالی سے دھوکے سے لے لیا تھا۔ اور اس کی جگہ نتالی کو ایک نقلی اُلو کا پنجہ دے دیا تھا۔ جو وہ اپنے گلے میں ڈالے پھرتی تھی۔ خانہ بدوشوں کے اس قافلے نے بھی روم شہر کے باہر آ کر اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خیمے لگا لیے تھے۔ مکار خالہ اِس پنجے کو بے حد قیمتی اور شگون والا سمجھتی تھی اسے خود بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کے اندر ماریا بند ہے۔ وہ تو اُلّو کے اِس پنجے کو مبارک جان کر روم میں کسی امیر زادی کے پاس فروخت کر کے دولت حاصل کرنا چاہتی تھی چنانچہ جب یہ قافلہ روم شہر کے باہر پہاڑیوں میں آ کر رُک گیا تو ایک روز مکار خانہ بدوش خالہ ماریا والا پنجہ چھپا کر خیموں میں سے نکلی اور جنگلی کھمبیاں اکٹھا کرنے کے بہانے وہاں سے نکل کر روم شہر میں آ گئی۔

اس نے ایک جگہ بڑی عالی شان حویلی دیکھی۔ یہ کسی دولت مند امیر زادی کی حویلی تھی۔ خانہ بدوش خالہ نے حبشی غلام سے کہا۔ کہ مجھے اپنی مالکہ سے ملاؤ۔ میں اس کے لیے بڑا عمدہ تحفہ لے کر آئی ہوں۔ پہلے تو غلام نہ مانا۔ لیکن جب خانہ بدوش خالہ نے کہا۔

"امیر زادی نے میرے تحفے میں جو انعام دیا میں اس میں سے آدھا تمہیں دے دوں گی۔"

حبشی غلام راضی ہو گیا۔ اس نے حویلی میں جا کر روم من امیر زادی سے کہا کہ ایک خانہ بدوش عورت آپ کے لیے کوئی قیمتی تحفہ لائی ہے۔ امیر زادی اس وقت سنگھار کروا رہی تھی۔ کنیزیں اس کے بالوں میں موتی پرو رہی تھیں۔ اس نے کنیزوں کو رخصت

دیا اور خانہ بدوش خالہ کو اپنے کمرے میں بلوایا۔ خانہ بدوش خالہ نے سلام کیا اور کہا۔

"بیٹی تو بڑی قسمت والی ہے کہ میں ایک قیمتی شے لے کر سب سے پہلے تمہارے پاس آئی ہوں۔"

امیر زادی نے پوچھا۔

"خالہ! وہ کون سی قیمتی شے ہے۔ ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ۔"

خانہ بدوش عورت نے اُلّو کا چھوٹا سا سیاہ پنجہ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا اور کہا۔

"یہ خوش قسمتی کی علامت ہے۔ جس کے پاس یہ پنجہ ہو اس کی جوانی کبھی نہیں ڈھلتی۔ وہ ہمیشہ جوان رہتا ہے اور کبھی بیمار نہیں ہوتا۔"

امیر زادی بھی اس زمانے کی دوسری عورتوں کی طرح وہم پرست عورت تھی۔ اس نے پنجہ اٹھا کر غور سے دیکھا اور بولی۔

"خالہ! میں یہ خریدنا چاہتی ہوں۔ بولو۔ میں تمہیں اس کے عوض کیا پیش کروں؟"

خانہ بدوش عورت نے کہا۔

"تمہاری مرضی ہے۔ تم جو دو گی میں اسے خوشی سے قبول کر لوں گی۔"

امیر زادی نے صندوق کھولا اور اس میں سے سونے کے سو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ں کی تھیلی نکال کر خانہ بدوش خالہ کو دی۔ تو وہ بہت خوش ہوئی
ور سلام کرتی حویلی سے باہر جانے لگی تو رُک گئی۔ اِسے خیال
آگیا کہ دروازے پر حبشی غلام اِس سے اپنا حصّہ مانگے گا۔ اس
نے امیرزادی سے کہا۔

"بیٹی! باہر مجھے خطرہ ہے کہ کوئی مجھ سے یہ تھیلی نہ
چھین لے۔ اس لیے کیا تمہاری حویلی میں کوئی خفیہ دروازہ
بھی ہے؟"

امیرزادی نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ میرے ساتھ آؤ۔"

امیرزادی نے خالہ کو ایک خفیہ دروازے سے باہر نکال
دیا۔ خانہ بدوش خالہ خوشی خوشی اپنے خیموں کی طرف روانہ
ہو گئی۔

امیرزادی نے اُلّو کا پنجہ اپنے سنگار میز کی دراز میں رکھ
دیا کہ اپنے سنار سے کہہ کر اِس میں سونے کی زنجیر ڈلوائے
گی اور پھر اِسے گلے میں پہن لے گی۔ اتفاق سے ایک کنیز
نے جو بوڑھی ہو رہی تھی اپنی امیرزادی اور خانہ بدوش عورت
کی باتیں سُن لی تھیں۔ اور اُس کو معلوم ہو گیا تھا کہ امیرزادی
کے پاس اُلّو کا ایک ایسا طلسمی پنجہ آگیا ہے جو بوڑھی عورت
کو جوان کر سکتا ہے۔ اِس کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ

وہ یہ پنجہ خود اپنے پاس رکھ لے اور اس کی جگہ نقلی پنجہ رکھ
دے۔ یہ بوڑھی کنیز خود جوان ہونا چاہتی تھی۔ اسی روز وہ جنگل
میں گئی اور ایک اُلّو کو شکار کر کے اس کا پنجہ کاٹا۔ اِسے گرم
پانی سے دھو کر سکھایا اور شام کو امیرزادی کے دراز میں
رکھ کر اصلی پنجہ نکال لیا۔ اس بوڑھی کنیز کا ایک بیٹا بھی
تھا جس کے سر پر صرف ایک ہی دُھن سوار تھی کہ کسی طرح
وہ دولت حاصل کر کے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرے۔ اس
خواہش کو پورا کرنے کے لیے بوڑھی کنیز کے بیٹے نے جس کا نام
یوناس تھا۔ شہر کے ایک جادوگر کاہن کی خدمات حاصل
کر رکھی تھیں۔ وہ اُس کاہن کی صبح و شام خدمت کرتا تھا
کہ کسی طرح وہ اِسے کوئی ایسا جادو کوئی ایسا منتر بتا دے
کہ جس پر عمل کر کے یوناس کو بے پناہ دولت ہاتھ آجائے
اس نے اپنی ماں یعنی اَدھیڑ عمر کنیز کو اُلّو کا پنجہ لا کر صندوقچی میں
رکھتے دیکھا تو بولا۔

"امّاں! یہ منحوس پنجہ تم کہاں سے لے آئی ہو؟"

بوڑھی کنیز نے مسکرا کر کہا۔

"بیٹا! اِسے منحوس نہ کہو۔ یہ تو بڑا مبارک ہے۔"

یوناس نے پوچھا۔

"کیوں اس میں ایسی کون سی خاص بات ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوڑھی کنیز بولی۔
"بیٹا! اس پنجے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ میں پھر سے جوان ہو جاؤں گی بلکہ تم بھی ہمیشہ جوان رہو گے۔ اور کبھی بوڑھے نہیں ہو گے"

لالچی یوناس کی تو آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے سوچا کہ اگر یہ پنجہ میں اپنے کاہن دوست کو جا کر تحفے کے طور پر پیش کر دوں تو وہ خوش ہو کر مجھے ضرور دولت حاصل کرنے کا نسخہ بتا دے گا۔ چنانچہ دوسرے ہی روز جب بوڑھی کنیز امیر زادی کی حویلی میں گئی تو یوناس نے صندوقچی میں سے ماریا کا پنجہ نکال لیا اور اسے لے کر سیدھا اپنے کاہن دوست کے گھر جا پہنچا۔ یہ کاہن ایک بڑا تجربہ کار اور ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے ماریا کے پنجے کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہی محسوس کیا کہ اس پنجے میں کسی جاندار کی روح موجود ہے۔ یہ کس کی روح ہو سکتی ہے؟ اس نے اپنے دل میں سوچا۔ پھر خود ہی اس کے دل نے اسے جواب دیا کہ یہ روح اسی اُلو کی ہے جس کا یہ پنجہ ہے۔ وہ زندگی میں پہلی بار ایسے اُلو کے پنجے کو دیکھ رہا تھا جس میں اُلو کی روح ابھی تک موجود تھی۔ اس نے یوناس سے کہا۔
"اس پنجے میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ لیکن تمہاری خاطر میں اس پر ایک طلسم پڑھ کر پھونکوں گا۔ پھر اس

پنجے کی مدد سے جتنی چاہے دولت حاصل کر لینا۔"
یوناس نے کہا۔
"لیکن میں تو اسے اماں کی صندوقچی میں سے چرا کر لایا ہوں۔ اس کو پتہ چل گیا تو وہ مجھ سے یہ پنجہ واپس مانگے گی۔"
کاہن نے کہا۔
"اس کی جگہ میں تمہیں ایک دوسرا پنجہ دیتا ہوں تم وہ صندوقچی میں رکھ آؤ۔"
یوناس نے ایسا ہی کیا اور نقلی پنجہ لیجا کر بوڑھی کنیز کی صندوقچی میں رکھ دیا۔

رومن کاہن کے پاس روح والا پنجہ آ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ اس پنجے کو تبت کے لاما کے پاس لے جائے تو وہ اسے اس کے بدلے اتنی دولت دے گا کہ رومن کاہن ساری زندگی عیش کرے گا۔ بس اس نے ایک روز صبح صبح ایک بستر اور کچھ خشک گوشت اور پانی کی چھاگل گھوڑے پر رکھی۔ اُلو کا پنجہ جیب میں ڈالا اور منہ اندھیرے ہی روم شہر سے نکل کر شمال کی جانب بطرف تبت روانہ ہو گیا۔ جو لاماؤں کا دیس تھا۔
یوں ماریا اُلو کے پنجے میں قید تبت کی طرف روانہ ہو گئی۔
ادھر عنبر ناگ کیٹی اور تھیوسانگ عیاد یوراگی کے مکان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والے باغ میں خفیہ جگہ پر رہ رہے تھے۔ ابھی تک ناگ کا کوئی سراغ نہیں مِلا تھا۔ ماریا بھی ابھی تک انہیں نہیں مل سکی تھی۔ جب انہیں وہاں رہتے ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا تو کیٹی نے کہا۔

"اب یہاں رہنا فضول ہے۔ بہتر ہے کہ ہم یہاں سے نکل کر کسی دوسری جگہ ناگ کو ڈھونڈتے ہیں۔"

تھیوسانگ اور عنبر سوچ میں پڑ گئے۔ کیٹی نے کہا۔

"ایک بات ثابت ہو چکی ہے کہ عیار یوراگی اب اِس مکان میں لمبے عرصے تک نہیں آئے گا۔ اگر ناگ کو اس نے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے تو پھر ہمیں چاہیئے کہ ہم یہاں سے نکل کر اِسے تلاش کریں۔"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"بات تو معقول ہے عنبر۔ کیا خیال ہے تمہارا؟"

عنبر بولا۔

"لیکن ہم یہاں سے جائیں گے کس طرف؟"

کیٹی نے کہا۔

"یہاں سے مشرق کی طرف کریٹ کا ملک ہے جو چاروں طرف سمندر سے گھِرا ہوا ہے۔ اِس وقت وہاں علم وفن اور تہذیب کے ساتھ ساتھ جادو ٹونہ

بھی بہت ہوتا ہے۔ ممکن ہے عیار یوراگی ناگ کو لے کر کسی خاص جادو کو حاصل کرنے کے لیے کریٹ کی طرف ہی گیا ہو۔ اِس اعتبار سے ہمیں کریٹ چلنا چاہیئے۔"

عنبر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کریٹ اِس وقت ایک تہذیب یافتہ ملک اور شہر ہے۔ ہمارے پاس سونے کے سکے بھی ہیں۔ ہم جہاز میں بیٹھ کر وہاں جا سکتے ہیں۔"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"تو ہمیں پھر آج ہی کریٹ کی طرف روانہ ہو جانا چاہیئے۔ وقت ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔"

چنانچہ اسی روز تھیوسانگ اور عنبر، کیٹی روم سے کریٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھٹکتی روحوں کا شہر

کریٹ پر ان دنوں مناس دوئم بادشاہ کی حکومت تھی۔

اصل میں یہ بات آپ بھی یاد رکھیں کہ اِس زمانے میں کریٹ کے ہر بادشاہ کو مناس کہتے تھے۔ جس طرح قدیم مصر کے ہر حکمران کو فرعون کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ جس زمانے میں تھیوسانگ، عنبر اور کیٹی کریٹ کے شہر میں داخل ہوئے وہاں مناس دوئم حکومت کرتا تھا۔ یہ شہر بڑا خوش حال اور ترقی یافتہ تھا۔ مصر، بابل، ہندوستان اور چین اور روم سے تجارتی تعلقات قائم تھے۔ شہر کے گرد ایک اونچی دیوار تھی۔ سڑکیں کشادہ تھیں۔ عمارتیں چار چار منزلہ تھیں۔ شہر کے اندر کونے پر بادشاہ مناس کا محل کا قلعہ تھا جس کی دوسری جانب سمندر تھا۔

تھیوسانگ کیٹی اور عنبر حسبِ معمول یہاں ایک کارواں سرائے میں اُترے اور انہوں نے شہر میں ناگ اور ماریا کا کھوج لگانا شروع کر دیا۔ اِس شہر میں بھی انہیں ناگ اور ماریا کی خوشبو کہیں محسوس نہیں ہوئی تھی۔ دن بھر وہ شہر میں اِدھر

اُدھر پھرتے رہے۔ کیٹی چونکہ غیبی حالت میں تھی اس لیے وہ بادشاہ کے محل کا بھی چکر لگا آئی تھی۔ شام کو وہ کارواں سرائے میں آکر بیٹھ گئے۔ سردی کا موسم تھا۔ اگرچہ یہ تینوں گرمی سردی سے بے نیاز تھے۔ پھر بھی وہ برآمدے میں ہی بید کے مونڈھوں پر بیٹھے رہے۔ اِن کے قریب ہی کچھ مسافروں نے آگ کا آلاؤ روشن کر رکھا تھا اور ایک آدمی انہیں ملک افریقہ کے رونگٹے کھڑے کر دینے والی داستانیں سنا رہا تھا۔ یہ کہانیاں کیٹی تھیوسانگ اور عنبر کے لیے نئی نہیں تھیں۔ وہ خود اِس سے زیادہ دہشت ناک واقعات سے گزر چکے تھے۔ جب رات گہری ہو گئی تو مسافر آلاؤ کے پاس سے اُٹھ کر اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں سونے کے لیے چلے گئے۔ الاؤ بھی آہستہ آہستہ بجھنے لگا۔ تھیوسانگ بولا۔

"میرا خیال اب ہمیں بھی اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں چل کر آرام کرنا چاہیئے۔ لوگ کیا کہیں گے کہ ہم یہاں کس لیے پہرہ دے رہے ہیں؟"

عنبر اور تھیوسانگ اپنی کوٹھڑی میں چلے گئے۔ کیٹی کے لیے بھی انہوں نے ایک الگ کوٹھڑی کرائے پر لے لی تھی مگر سرائے والے نے محسوس کیا تھا کہ کوٹھڑی صبح سے خالی پڑی ہے۔ کیٹی کے کوٹھڑی میں ہوتے ہوئے بھی کوئی اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لوگ یہی سمجھتے کہ کوٹھڑی خالی ہے کیٹی
بھی اپنی کوٹھڑی میں آگئی۔ وہاں دو چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں
بیچ میں لکڑی کا ایک میز بھی پڑا تھا۔ جس پر پانی سے بھری
ہوئی صراحی اور پیالہ بھی رکھا تھا۔ کیٹی ایک چارپائی پر لیٹ گئی
جب رات آدھی سے زیادہ گزر گئی۔ تو کیٹی نے باہر کسی کے قدموں
کی آواز سُنی۔ اس کے ساتھ ہی کوٹھڑی کا دروازہ کُھل گیا۔
اور دو آدمی ایک عورت کے منہ پر ہاتھ رکھے اسے گھسیٹتے
ہوئے اندر لے آئے۔ کیٹی جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ یہ دونوں
آدمی راہزن قسم کے جرائم پیشہ لگ رہے تھے۔ انہوں
نے عورت کو چارپائی پر ڈال دیا۔ عورت بے ہوش تھی۔
ایک آدمی نے دوسرے سے کہا۔

"مارکس! دروازہ اندر سے بند کر دو"

مارکس نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ چارپائی کے
پاس آکر بولا۔

"گارشن! ہمیں صبح ہونے سے پہلے پہلے اس
عورت کو یہاں سے لے کر نکل جانا ہوگا"

گارشن نے کہا۔

"لے چلیں گے مگر پہلے اس بات کی تسلی ہو جانی
چاہیئے کہ اس کے لواحقین پیچھے نہیں آرہے"

مارکس بولا۔

"وہ تو کب کے کہاں کے کہاں پیچھے رہ گئے ہیں۔
میں نے انہیں ایسا دھوکہ دیا کہ وہ راستے سے بھٹک
گئے۔ اس وقت تو وہ سمندر میں نہ جانے کہاں سے
کہاں پہنچ چکے ہوں گے"

گارشن بھی چارپائی پر بیٹھ گیا اور سر پہ ہاتھ پھیر کر بولا۔

"وہ لوگ پو پھٹے سے پہلے کشتی لے کر چٹان والے
کنارے پر نہیں آئیں گے۔ ہمیں کسی نہ کسی طرح باقی
رات اسی کوٹھڑی میں گزارنی ہوگی۔ یہ تو اچھا ہوا کہ
یہ خالی کوٹھڑی مل گئی"

کیٹی دوسری چارپائی پر بیٹھی ان جرائم پیشہ آدمیوں کی باتیں
بڑے غور سے سُن رہی تھی جو اس عورت کو اغوا کرکے نہ
جانے کہاں لیے جا رہے تھے۔ کیٹی اس کوٹھڑی سے نکل کر
دوسری کوٹھڑی میں جانے لگی کہ عنبر اور تھیوسانگ کو یہ سارا
قصہ سنائے۔ وہ بند دروازے میں سے گزرنے لگی تو اس
کا ہاتھ صراحی پر جا پڑا۔ صراحی کے اوپر رکھا ہوا پیالہ نیچے گر پڑا۔
گارشن اور مارکس نے ایک دوسرے کی طرف چونک کر
دیکھا۔ یہ پیالہ اپنے آپ کیسے گر پڑا؟ دونوں کی آنکھوں
میں ایک ہی سوال تھا۔ گارشن نے پیالہ اُٹھایا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہو سکتا ہے زلزلے کا ایک جھٹکا آگیا ہو۔"

کیٹی نے دوسری کوٹھڑی میں جا کر تھیوسانگ اور عنبر کو سارا قصہ سنایا تو عنبر نے کہا۔

"میں ابھی اِس عورت کو اِن بدمعاشوں سے رہائی دلواتا ہوں۔" کیٹی نے کہا۔

"یہ دو نہیں ہیں بلکہ اِن کا کوئی پورا گروہ ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اِن کا پیچھا کر کے دیکھوں کہ اِن کے گروہ کے دوسرے بدمعاش کون ہیں۔ تاکہ ایک بار ہی اِن سب کو ختم کر دیا جائے۔"

تھیوسانگ مسکرا کر کہنے لگا۔

"تو گویا تم اِن کا تعاقب کرو گی؟"

"کیوں نہیں؟" کیٹی نے ٹھنک کر کہا "کیا میں کسی کا تعاقب نہیں کر سکتی؟ کیا میں کسی عورت کی مدد کے لیے کوئی دلیرانہ کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتی۔"

عنبر نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"کیٹی بہن! حوصلہ رکھو۔ کون کہتا ہے کہ تم دلیر اور بہادر نہیں ہو۔ مگر تم بھی چلی گئیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں تمہاری بھی تلاش شروع کرنی پڑ جائے۔"

کیٹی نے کہا۔

"لیکن میں اِس بدنصیب عورت کو بھی اِن ظالموں کے پنجے میں پھنسا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔ تم میری فکر نہ کرو۔ میں کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔ میرا یہ لوگ کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"جیسے تمہاری مرضی بابا۔ ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے۔ تم اِن لوگوں کے تعاقب میں جا سکتی ہو۔ لیکن تمہیں شام ہونے سے پہلے پہلے واپس اِسی سرائے میں آجانا ہو گا۔"

"کیٹی نے کہا۔

"لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ مجھے اِن لوگوں کے خفیہ گروہ کا سراغ لگانے کے لیے دُور تک جانا پڑ جائے۔ آخر اس میں حرج کیا ہے۔ میں کل واپس آ جاؤں گی۔ یہ لوگ مجھے کوئی نقصان تو پہنچا نہیں سکیں گے۔"

تھیوسانگ اور عنبر کیٹی کی ضد کے آگے خاموش ہو گئے۔ انہوں نے کیٹی کو جانے کی اجازت دے دی۔ جب سے کیٹی کے پاس غیب ہونے کی طاقت آئی تھی وہ بھی چاہتی تھی کہ ماریا کی طرح انسانوں کی بھلائی کے لیے بڑے بڑے کارنامے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سرانجام دے۔ حالانکہ ان میں خطرہ بھی تھا۔ لیکن تھیوسانگ اور عنبر کیٹی کی ضدی طبیعت سے خوب واقف تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں نے اجازت نہ بھی دی تب بھی کیٹی ایک عورت کی مدد کرنے کے لیے ان بدمعاشوں کا پیچھا کرے گی۔

کیٹی نے تھیوسانگ اور عنبر سے وعدہ کیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ایک رات باہر رہنے کے بعد جیسے بھی حالات ہوئے واپس آجائے گی۔ یہ کہہ کر وہ دوسری کوٹھڑی میں آگئی۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ کوٹھڑی خالی تھی۔ دونوں بدمعاش بے ہوش عورت کو لے کر رفو چکر ہو گئے تھے۔ کیٹی تیزی سے باہر نکلی اور ہوا میں اڑتی ہوئی سرائے کے باہر آگئی۔ رات خاموش اور ویران تھی۔ سڑکیں سنسان پڑی تھیں۔ کیٹی کو یاد آیا ان بدمعاشوں نے چٹان والے سمندری کنارے کی طرف جانے کے لیے کہا تھا۔ وہ تاریک رات کی خنک فضا میں اڑتی ہوئی سمندر کی طرف نکل گئی۔

وہ بڑی تیزی سے فضا میں پرواز کر رہی تھی۔ بہت جلد اسے دور سمندر کا وسیع پاٹ نظر آیا۔ مشرق کی طرف کچھ چٹانیں ابھری ہوئی تھیں۔ کیٹی ان چٹانوں کی طرف غوطہ لگا گئی۔ جب وہ قریب پہنچی تو اس نے ایک کشتی دیکھی جو چٹان میں نکل کر کھلے سمندر کی طرف جا رہی تھی۔ کیٹی تیزی سے اس طرف

اس نے ان لوگوں کو پہچان لیا۔ کشتی میں دونوں بدمعاش بے ہوش عورت کے ساتھ موجود تھے۔ ایک تیسرا آدمی بھی کشتی میں سوار تھا۔ جو تیزی سے چپو چلا رہا تھا۔ کیٹی ان کے اوپر پرواز کرتی ان کے ساتھ ساتھ اڑنے لگی۔

سمندر میں جب کشتی کافی دور نکل آئی تو اسے ایک بادبانی جہاز دکھائی دیا۔ کشتی اس جہاز کی طرف جا رہی تھی۔ جہاز سمندر میں کھڑا تھا۔ اس کے بادبان کھلے نہیں تھے۔ جب کشتی جہاز کے ساتھ جا کر لگی تو اوپر سے چار آدمیوں نے ایک رسے کے ساتھ بندھا ہوا تختہ نیچے لٹکا دیا۔ تینوں آدمی بے ہوش عورت کو تختے پہ لٹا کر خود بھی ایک طرف بیٹھ گئے۔ تختے کو اوپر جہاز کے عرشے پر کھینچ لیا گیا۔ اوپر کھڑے چار آدمیوں میں سے ایک جہاز کا کپتان تھا۔ اس نے چلا کر کہا۔

"لنگر اٹھا کر بادبان کھول دو۔ ہم نیپلز کی بندرگاہ کی طرف جائیں گے۔"

ملاحوں نے اسی وقت لنگر اٹھایا اور بادبان کھول دیئے۔ ہوا بھرتے ہی جہاز نے نیپلز کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ باقی ساری رات جہاز سمندر میں سفر کرتا رہا۔ نیپلز وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ صبح کی پہلی کرن کے ساتھ ہی نیپلز کے قدیم شہر کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ نیپلز وہ شہر تھا جہاں گلیوں میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فرش کی جگہ پانی کی نہریں بہتی تھیں۔ اصل میں یہ شہر قدیم زمانے ہی سے ایک بہت بڑی جھیل پر آباد ہے۔ اور لوگ گھروں سے نکل کر کشتیوں اور گنڈولوں میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے گھروں اور دکانوں پر جاتے ہیں۔ پرانے زمانے میں بھی لوگ اسی طرح کشتیوں اور گنڈولوں میں ہی سفر کر کے ایک دوسرے کے گھروں تک جایا کرتے تھے۔ اس شہر میں قدیم ترین عمارتیں تھیں۔ بعض ایسی حویلیاں اور قدیم محل تھے کہ جو ویران پڑے تھے۔ کیونکہ پانی آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ ساتھ اِن حویلیوں اور محلوں کے اندر تک آگیا تھا۔ اس شہر کو بھٹکتی روحوں کا شہر کہتے تھے۔ کیونکہ اس شہر کے کچھ علاقے ایسے تھے جہاں سارے کے سارے مکان اور حویلیاں خالی اور ویران پڑی تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ اِن مکانوں اور حویلیوں کی پہلی منزلوں میں سمندری جھیل کا پانی داخل ہو چکا تھا۔ اور وہاں رہنے والے عرصہ ہوا وہاں سے چلے گئے تھے۔ لوگوں نے مشہور کر رکھا تھا کہ اِن ویران حویلیوں اور مکانوں میں بد روحیں بھٹکتی پھرتی ہیں

بادبانی جہاز نیپلز کی بندرگاہ سے دُور ہی کھڑا ہو گیا۔ ابھی سورج پوری طرح سے طلوع نہیں ہوا تھا۔ دونوں بدمعاشوں نے بے ہوش عورت کو جہاز سے اُتار کر ایک بار پھر کشتی میں ڈالا اور چپو چلاتے شہر کے اس علاقے میں آگئے جو ویران مکانوں اور آسیبی حویلیوں کا علاقہ تھا۔ اور جہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ وہ کشتی چلاتے ہوئے ویران علاقے کی ایک گلی میں داخل ہو گئے۔ مکانوں کے دروازے بند تھے اور پانی اِن کی دہلیزوں کے اوپر سے ہو کر درزوں میں سے پہلی منزلوں میں داخل ہو رہا تھا۔ کوئی مکان ایسا نہیں تھا۔ جس کی پتھر کی سیڑھی پانی میں نہ ڈوبی ہوئی ہو۔ تین تین منزلہ پتھر کے بڑے بڑے مکان ایک دوسرے کے اُوپر بھوتوں کی طرح جھکے ہوئے تھے۔ ہر طرف خاموشی اور سناٹا تھا۔ پانی کی گلی میں سوائے چپو کے چلنے کی اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ سب مکان خالی اور مردہ ہیں۔ مارکس اور گارشن آہستہ آہستہ چپو چلا رہے تھے۔ جھیل کا پانی گلی میں سے آہستہ آہستہ گزر رہا تھا۔

انہوں نے کشتی کو ایک پرانے اور سنسان مکان کی آگے کو نکلی ہوئی ڈیوڑھی کے ساتھ لگا دیا۔ ڈیوڑھی پتھر کی ایک چوڑی سل کی بنی ہوئی تھی۔ جس کی سیڑھیاں پانی میں غرق ہو چکی تھیں۔ گارشن کشتی میں سے اُچھل کر ڈیوڑھی پر آگیا۔ اِس کے بدمعاش ساتھی مارکس نے بے ہوش عورت کو اُٹھایا۔ اوپر سے گارشن نے اِسے پکڑ کر ڈیوڑھی پر کھینچ لیا۔ کیٹی اِن کے اوپر منڈلاتے ہوئے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ دونوں بدمعاش بے ہوش عورت کو اُٹھا کر مکان کے اندر لے گئے۔ مکان کے اندر پہلی منزل میں پانی ہی پانی تھا ایک پتھر کا زینہ اوپر والی منزل ———

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ وہ اِس زینے پر سے ہو کر دوسری منزل میں آگئے۔ یہ ایک سرد اور نیم روشن کمرہ تھا۔ جس کی ٹھنڈی دیواریں بھاری بھرکم اور آگے کو جھکی ہوئی تھیں۔ کمرے کے فرش پر پھٹا پرانا قالین بچھا تھا۔ کونے میں آتش دان بنا ہوا تھا۔ مارکس نے جلدی سے آتشدان میں لکڑیاں لگا کر آگ جلا دی۔ کیونکہ کمرے میں ٹھنڈ تھی۔ باہر آسمان پر بادل بھی چھانے لگے تھے۔ کیٹی ابھی تک اِس معمّے کو حل نہیں کر سکی تھی کہ یہ لوگ اِس بے ہوش عورت کو یہاں کس لیے لائے ہیں۔ گارشن نے بیٹھک کی چھوٹی سی کھڑکی پر گِرا ہوا بھاری پردہ ہٹا کر نیچے گلی میں بہتے جھیل کے گدلے پانی کو دیکھا اور آتش دان کے پاس آکر ٹھنڈے ہاتھوں کو سینکتے ہوئے بولا۔

"ارشمید کو اب تک آجانا چاہیئے تھا"

مارکس بھی آتش دان کے پاس آکر سٹول پر بیٹھ گیا اور ہاتھ تاپنے لگا۔

"وہ آئے اور ہمیں بھی اِس مصیبت سے چھٹکارا ملے"

گارشن بولا۔

"باہر بادل چھا گئے ہیں۔ شاید بارش ہو۔ یہ سردیوں کی بارشیں بہت تنگ کرتی ہیں"

کیٹی غیبی حالت میں آتش دان کے قریب ہی ایک طرف کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی۔ آتش دان کے قریب ہی ایک طرف

ڑی اِن کی باتیں سُن رہی تھی۔ آتشدان میں شعلے بھڑکنے لگے تھے۔ جن کی وجہ سے کمرے میں ہلکی ہلکی گرمائش اور روشنی ہو گئی۔ کیٹی نے بے ہوش عورت کو قریب سے جا کر دیکھا۔ وہ ایک سرخ و سفید رنگ کی نوجوان لڑکی تھی جس کے بال سونے کے رنگ کے چھلّے دار تھے۔ ناک تیکھی تھی اور ذرا سی اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ اس نے رومن عورتوں کا لباس پہن رکھا تھا۔ وہ پوری طرح بے ہوش تھی۔ خدا جانے انہوں نے اِسے کون سی دوا پلا رکھی تھی۔ اس کا سانس آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ کیٹی واپس آتشدان کے قریب آگئی۔ اتنے میں باہر بادلوں کی گرج کی آواز سنائی دی اور پھر گلی میں بہتے پانی پر بارش کے قطرے گرنے کی آواز آنے لگی۔ گارشن نے کھڑکی سے سر باہر نکالا اور واپس آتش دان کے پاس آکر بولا۔

"بارش شروع ہو گئی۔ گلی میں دُھند پھیلنے لگی ہے"

دونوں جرائم پیشہ آدمی آتشدان کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ کیٹی نے سوچا کہ اس ویران مکان کے دوسروں کمروں میں گھوم پھر کر دیکھنا چاہیئے کہ یہاں اور کیا کیا موجود ہے۔ وہ اوپر والی منزل میں آگئی۔ اوپر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جو خالی پڑا تھا۔ دالان بھی ویران تھا اور فرش کی پتھریلی سلیں اکھڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئی تھیں۔ ستون ایک طرف کو جھک گئے تھے۔ یہ مکان بھی اس سنسان علاقے کے دوسرے مکانوں کی طرح بوسیدہ ہو گیا تھا اور کسی وقت بھی گر سکتا تھا۔

کیٹی دالان سے گزر کر سیڑھیوں کی طرف جانے لگی تو اسے کونے میں ایک چھوٹا سا دروازہ دکھائی دیا۔ شاید یہ دروازہ اوپر جاتا ہے۔ اس نے سوچا اور بند دروازے کے پاس گئی۔ دروازے پر بھاری تالہ پڑا تھا۔ کیٹی بند دروازے میں سے اندر گزر گئی۔ اندر جاتے ہی پہلے تو اندھیرے میں اسے کچھ نظر نہ آیا۔ پھر اس نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے دیکھا کہ کمرے کے ٹھنڈے اندھیرے میں دیوار کے طاق میں ایک پتھر کی چھوٹی صراحی پڑی ہے۔ کیٹی اس کے قریب گئی۔ اس قسم کی صراحیوں میں اس زمانے کے لوگ عطر ڈال کر گھروں میں رکھا کرتے تھے۔ جب گھر میں مہمان آتے تو گھر والے اس صراحی میں سے عطر نکال کر مہمانوں کو لگاتے۔ صراحی کی چھوٹی سی ٹونٹی بھی تھی۔ جس کے منہ پر ایک انسانی چہرہ بنا ہوا تھا۔ مگر بڑا ڈراؤنا چہرہ تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور زبان تھوڑی سی باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ کیٹی نے جھک کر اس عجیب و غریب چہرے کو دیکھا تو اسے پیچھے سے ایک جھٹکا لگا۔ جیسے کسی نے اسے آگے کی طرف دھکیل دیا ہو۔ اس نے پیچھے

ہٹنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ اسے یوں لگا جیسے کوئی غیر معمولی طاقت اسے صراحی کی ٹونٹی پر لگے ہوئے ڈراؤنے چہرے کی طرف کھینچ رہی ہے۔ کیٹی اس وقت ہلکی اور نظر نہ آنے والی لہروں کی شکل میں تھی۔ اگر وہ گوشت پوست کے جسم میں ہوتی تو ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو پیچھے دھکیل کر لے جانے میں کامیاب ہو جاتی لیکن وہ ہوا کی طرح ہلکی تھی اور اس کا سارا لہروں والا جسم دھنوئیں کی لکیر بن کر ڈراؤنے چہرے کی طرف اپنے آپ کھنچا چلا جا رہا تھا۔ کیٹی نے گھبرا کر ایک دفعہ پورا زور لگایا مگر کامیاب نہ ہو سکی۔ اس کا جسم پتلی دھنوئیں کی لکیر بن کر خود بخود ڈراؤنے چہرے کی باہر کو نکلی ہوئی زبان سے ہوتا ہوا صراحی کے اندر چلا گیا۔ صراحی کے اندر جاتے ہی کیٹی نے اپنے آپ کو اس کے منہ کی طرف اچھالنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم کی لہریں جیسے صراحی کے اندر تہہ کے ساتھ چپک کر رہ گئی تھی۔ پھر صراحی کے اوپر کا ڈھکن جو پہلے کھلا تھا آہستہ آہستہ نیچے گر کر بند ہو گیا۔ کیٹی نے اپنے آپ کو صراحی میں قید پایا۔ وہ گھبرا گئی۔ اس نے کئی بار اوپر کو جانے کی کوشش کی مگر صراحی کے پھندے نے اس کے پاؤں کو نہ چھوڑا۔ اب کیٹی کو افسوس ہونے لگا۔ کہ وہ خواہ مخواہ کیوں یہاں آ گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسری طرف نیچے والے کمرے میں دونوں جرائم پیشہ بدمعاش گارشن اور مارکس آتش دان کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ لڑکی اُسی طرح بے ہوش تھی۔ گارشن بے چینی سے اُٹھ کر کھڑکی کی طرف گیا۔

بھاری پردہ ہٹا کر باہر جھانکا اور بولا۔

"بارش اسی طرح ہو رہی ہے۔ دُھند بھی گہری ہونے لگی ہے۔ ارشمید کو اب تک آجانا چاہیئے تھا۔"

وہ آتش دان کے پاس آکر بیٹھا ہی تھا۔ کہ نیچے کسی کشتی کے چپوؤں کی چھل چھل کی آواز آئی۔ مارکس نے کہا۔

"وہ آگیا ہے۔"

دونوں زینہ اُتر کر نیچے آگئے۔ مکان کی ڈیوڑھی کے آگے پانی میں ایک کشتی کو آکر آہستہ سے پتھروں کے زینے کے ساتھ لگ گئی۔ اُس کشتی میں سے ایک سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والا بھاری بھر کم آدمی نکل کر ڈیوڑھی میں آگیا۔ اس کے پیچھے ایک کبڑا حبشی بھی تھا جو کشتی کو باندھ رہا تھا۔ مارکس نے کہا۔

"ارشمید! تمہاری امانت اوپر کمرے میں بے ہوش پڑی ہے۔"

اُس سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والے حبشی کا نام ارشمید تھا۔ اس نے سوڈانی کانوں ایسی لمبی سیاہ پٹی بندھی تھی۔

جس میں گدھ کا ایک پَر لگا تھا۔ اس نے اپنی بھاری اور کھڑکھڑاتی آواز میں کہا۔

"پہلے میں اپنی تسلی کروں گا۔"

اس نے کبڑے حبشی ملازم کو آواز دے کر اپنے پیچھے آنے کو کہا۔ کبڑا حبشی ہاتھ میں ایک تھیلا اُٹھائے ارشمید کے پیچھے پیچھے مکان کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ کمرے میں آکر ارشمید نے بے ہوش لڑکی کو غور سے سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آگئی۔ اس نے لڑکی کے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور کبڑے حبشی ملازم سے کہا۔

"تھیلا نکال کر ان کی رقم اِن کے حوالے کر دو۔"

کبڑے حبشی ملازم نے تھیلا کھولا۔ اس میں ایک اور تھیلی تھی جو سونے کے سکوں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ تھیلی جرائم پیشہ مارکس اور گارشن کے حوالے کر دی گئی۔ انہوں نے سونے کے سکوں کو ایک بار اچھی طرح سے دیکھا اور ارشمید سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت دو۔ ہم نے اپنا کام کر دیا ہے۔ اب تم جانو تمہارا کام۔ لیکن ہمیں تسلی ہونی چاہیئے کہ تم کبھی بھی ہمارا نام نہیں لوگے۔"

ارشمید نے آتش دان کے پاس سٹول پر بیٹھ کر ہاتھ تاپتے ہوئے حبشی کبڑے نوکر سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ان گدھوں سے کہہ دو کہ ان کا نام نہیں لیا جائے گا۔ اور اب یہاں سے دفع ہو جائیں۔"

گادشن فوراً بولا۔

"ہم جا رہے ہیں۔ ہم جا رہے ہیں"

اور وہ دونوں تیزی سے نیچے اتر گئے۔ ان کے جانے کے فوراً بعد ارشمید نے اپنے کبڑے حبشی ملازم سے کہا۔

"یہاں بیٹھو۔ میں ابھی آتا ہوں"

کبڑا حبشی آتشدان کے سامنے قالین پر ہی بیٹھ کر آگ تاپنے لگا۔ ارشمید حبشی زینہ چڑھ کر اوپر والی منزل کے دالان سے گزرتا اسی کونے والے کمرے کے دروازے پر آگیا جس کے اندر صراحی میں کیتی بند تھی۔ ارشمید نے عبا کی جیب سے چابی نکال کر تالا کھولا۔ اور اندر داخل ہو گیا۔ طاق میں رکھی ہوئی صراحی کے سامنے وہ دو زانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اور کوئی عجیب وغریب طلسم کے الفاظ بولنے کے بعد اپنی کھڑکھڑاتی آواز میں کہنے لگا۔

"دلدلی جنگلوں کے دیوتا! میں نے تیرے طلسم کے سارے عمل پورے کر دیئے ہیں۔ بس صرف ایک ہی عمل باقی تھا۔ اس کے لیے مجھے کسی ایسی لڑکی کی تلاش تھی جو اماوس کی تاریک رات میں اپنی جڑواں بہن کے ساتھ پیدا ہوئی ہو اور اس کی جڑواں بہن

سورج نکلنے سے پہلے پہلے مر گئی ہو۔ بڑی مشکل سے میں ایک ایسی لڑکی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اب میں اسے تیرے خفیہ مندر میں تیرے حضور پیش کرنے کے لیے افریقہ کے اس جنگل کی طرف جا رہا ہوں جہاں آج تک کسی انسان کا گزر نہیں ہوا۔ میری مدد کرنا"

یہ کہہ کر ارشمید نے دلدلی دیوتا کے ڈراؤنے چہرے والی صراحی کو طاق میں سے اٹھایا۔ اسے اپنی لمبی عبا کی جیب میں رکھا اور نچلی منزل میں واپس آگیا۔ جہاں کبڑا ملازم آتش دان کے سامنے اسی طرح بیٹھا تھا۔ ارشمید نے اسے حکم دیا کہ نیچے کشتی میں جا کر تیار رہے میں آ رہا ہوں۔ کبڑا حبشی فوراً سر جھکا کر نیچے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد ارشمید حبشی بے ہوش لڑکی کے پاس آ کر دو زانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے طلسمی منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ دیر تک وہ طلسمی منتر پڑھتا رہا۔ جب منتروں کا عمل ختم ہوا تو ارشمید نے عبا کی دوسری جیب میں سے افریقی گینڈے کا ایک سینگ نکالا۔ یہ سینگ اندر سے کھوکھلا تھا اور اس کے منہ پر ایک ڈھکن لگا ہوا تھا۔ ارشمید نے ڈھکن کھولا۔ اور منتروں کا جاپ کرتے ہوئے سینگ کو بے ہوش لڑکی کے جسم پر پھیرنے لگا۔ جب پچاس بار بے ہوش لڑکی کے جسم پر گینڈے کا سینگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھیر چکا تو سینگ کو لڑکی کے سر کے اوپر لا کر بولا۔

"دلدلی جنگل کے دیوتا! اپنی امانت کی حفاظت کر۔"

یہ الفاظ اِس کے منہ سے نکلے ہی تھے کہ بے ہوش لڑکی کا جسم پیلے پیلے دھند کے بھاری بادل اور پھر نیلے دھوئیں میں بدل گیا۔ اس کے بعد یہ دھواں ایک پتلی لکیر بن کر گینڈے کے سینگ کے اندر داخل ہونے لگا۔ چند ہی لمحوں میں بے ہوش لڑکی دھواں بن کر سینگ کے اندر جا چکی تھی۔ ارشمید نے فوراً سینگ کے منہ پر ڈھکن لگایا اور اِسے جیب میں ڈالتے ہوئے اُٹھا۔ جراحی تھیلے میں رکھی اور تیزی سے زینہ اُترتا ڈیوڑھی میں آ گیا۔ جہاں تیز بارش میں کبڑا حبشی کشتی کھولے تیار کھڑا تھا۔ کشتی کے اوپر اس نے ترپال تان دی تھی۔ ارشمید جلدی سے ترپال کے نیچے ہو کر کشتی میں بیٹھ گیا۔ کبڑے نوکر نے کشتی کے چپو سنبھالے اور بارش میں اِسے آہستہ آہستہ پیچھے کی طرف موڑ کر گلی کی نہر میں دوسری طرف کو روانہ ہو گیا۔

بادلوں میں زوردار گرج پیدا ہوئی اور بارش تیز ہو گئی۔

کریٹ کی بندرگاہ پر ایک بار بردار جہاز جس پر سامان لدا تھا۔ افریقہ جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔ ارشمید نے پہلے ہی سے اس جہاز پر سفر کا کرایہ ادا کر رکھا تھا۔ وہ اپنے کبڑے نوکر کے ساتھ کشتی سے نکل کر جہاز میں سوار ہو گیا اور

تھوڑی دیر بعد یہ بادبانی تجارتی جہاز افریقہ کی طرف چل پڑا۔

جب دوسرے دن کی بھی شام ہو گئی اور کیٹی اب تک واپس نہ آئی تو تھیو سانگ اور عنبر کو تشویش ہونے لگی کہ کہیں و کسی مصیبت میں نہ گرفتار ہو گئی ہو۔

عنبر نے کہا۔

"میں اسی لیے اِسے اکیلی نہیں جانے دیتا تھا۔"

تھیو سانگ بولا۔

"میں خود نہیں چاہتا تھا کہ وہ جائے مگر وہ بے حد ضدی لڑکی ہے۔ غیبی حالت میں آنے کے بعد وہ بھی ماریا کی طرح اکیلے ایڈونچر کرنے کی شوقین ہو گئی ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"اب اِسے کہاں تلاش کیا جائے؟"

تھیو سانگ نے کہا کہ ہمیں بندرگاہ کی طرف جا کر دیکھنا چاہیے ہو سکتا ہے وہ اِسی طرف کسی جگہ موجود ہو۔ تھیو سانگ اور عنبر شام کے پھیلتے اندھیرے میں کریٹ کی بندرگاہ کی طرف آ گئے۔ وہ دیر تک اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے کیٹی کی خوشبو محسوس کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر کیٹی کی خوشبو کہیں سے بھی نہیں آ رہی تھی۔ عنبر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیٹی کی خوشبو ایک دم سے رُک گئی ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ کسی طلسم کے چکر میں پھنس گئی ہے۔"

عنبر کا چہرہ سنجیدہ تھا۔ وہ کسی سوچ میں تھا۔ اس نے کہا۔ "کریٹ میں جادو ٹونہ ہوتا ضرور ہے مگر یہاں حکومت نے اس دھندے کو ممنوع قرار دے رکھا ہے۔ اس لیے یہ چھپ کر ہوتا ہے۔ اب ہم یہاں کس کس جادوگر کو تلاش کریں گے؟"

بندرگاہ ہی سے انہیں پتہ چلا کہ افریقہ کی طرف ایک تجارتی جہاز دوپہر کے وقت روانہ ہوا تھا۔ عنبر نے چونک کر کہا۔ "کہیں کیٹی اس جہاز پر تو سفر نہیں کر رہی؟"

تھیوسانگ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اگر وہ اپنی مرضی سے جاتی تو ہمیں ضرور خبر کر کے جاتی۔ مگر وہ ہمارے پاس نہیں آئی جس کا ایک مطلب یہ ہی نکالا جا سکتا ہے کہ اسے کسی طلسم میں جکڑ کر ساتھ لے جایا جا رہا ہے۔ عنبر بولا۔ "میرا دل کہتا ہے کہ کیٹی ضرور اسی جہاز میں گئی ہے ہمیں اس کا پیچھا کرنا چاہیئے۔" اسی وقت انہوں نے معلوم کیا کہ تجارتی جہاز کس بندرگاہ کی طرف جا رہا ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ وہ جہاز جنوبی افریقہ کی دغانا بندرگاہ کے لیے روانہ ہوا۔

تھا اور پندرہ دنوں کے بعد جنوبی افریقہ کی بندرگاہ دغانا پہنچے گا۔ اب انہیں یہ معلوم کرنا تھا کہ وہاں سے دوسرا جہاز کب روانہ ہوگا۔ دوسرا جہاز تین روز کے بعد اسی بندرگاہ کی جانب روانہ ہونے والا تھا۔ عنبر اور تھیوسانگ کچھ ضروری سفر کا سامان خریدا اور بندرگاہ کے پاس ہی ایک سرائے میں رُک کر اپنے جہاز کا انتظار کرنے لگے۔ آخر وہ دن بھی آگیا۔ جب تھیوسانگ اور عنبر دوسرے جہاز کے عرشے پر بیٹھے تھے اور یہ بادبانی جہاز بحیرہ روم کے نیلے پانیوں کو چیرتا ہوا جنوبی افریقہ کی بندرگاہ دغانا کی طرف جا رہا تھا۔ کیٹی جس تجارتی جہاز میں ارشمید کے پاس صراحی میں قید پڑی تھی وہ اس سے تین دن آگے تھا اور اس کی منزل بھی جنوبی افریقہ کی بندرگاہ دغانا ہی تھی۔ دلچسپ بات یہ تھی کہ ارشمید اگرچہ جادوگر تھا مگر وہ خود بھی اس حقیقت سے ناواقف تھا کہ ایک غیبی لڑکی کیٹی اس کے تھیلے میں رکھی ہوئی صراحی میں بند ہے۔ اور باہر نہیں نکل سکتی۔

کیٹی تھیوسانگ اور عنبر کو جہازوں پر چھوڑ کر ہم ناگ کی طرف چلتے ہیں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ رومتی کاہن ماریا کے بچے کو لے کر ملک تبت کی طرف روانہ ہو چکا ہے۔ جہاں [illegible] سے تبت کے بڑے لاما کے حضور پیش کر کے بہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑا انعام و اکرام وصول کرنا چاہتا تھا۔ اسے صرف اتنا ہی معلوم تھا کہ اس اُلّو کے پنجے میں اُلّو کی روح دھڑک رہی ہے۔ اسے یہ خبر نہیں تھی کہ اس پنجے میں ماریا قید ہے۔ تیسری جانب عیار یوراگ اپنے بازو پر ناگ کے بالوں کی راکھ والا تعویذ باندھے سائرینے کے اصلی گورنر کو ہلاک کر دینے کے بعد خود سائرینے کے گورنر کی شکل میں وہاں شاہی محل میں رہنے لگا تھا۔ اور اپنے سپہ سالار کے ساتھ مل کر روم کے بادشاہ کے خلاف سازش کی تیاریاں شروع کر رہا تھا۔ جبکہ ناگ شہر روم کے باہر پہاڑیوں کے درمیان ایک ویران پرانے قبرستان کی ایک قبر کے تابوت میں بے ہوش پڑا تھا۔

ناگ کو اس شکستہ پرانی قبر کے اندر تابوت میں پڑے دسواں دن جا رہا تھا۔ کہ اتفاق سے ایک رات جبکہ زبردست بارش ہو رہی تھی۔ بجلی چمک رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے وہاں سے ایک نیک دل راہب کا گزر ہوا۔ یہ نیک دل راہب بڑا عبادت گزار آدمی تھا اور رات کو خچر پر سوار اپنے سفر پر نکلا ہی تھا کہ قبرستان کے قریب پہنچتے ہی بارش شروع ہو گئی۔ راہب کو جب بارش سے بچنے کے لئے کوئی اور جگہ نظر نہ آئی تو وہ قبرستان کی ڈیوڑھی میں آ گیا۔ اس نے خچر کو ڈیوڑھی میں ایک جانب کھڑا کیا اور خود کونے میں

دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور وقت کو غنیمت جان کر خدا کی یاد میں مگن ہو کر دل ہی دل میں اس کی حمد پڑھنے لگا۔ نیک دل راہب کا ضمیر خدائے واحد کی عبادت سے روشن ہو گیا ہوا تھا۔ خدا کی عبادت کرتے کرتے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی اسے قبرستان میں زیتون کے درختوں کے جھنڈ کی طرف چلنے کا اشارہ کر رہا ہے۔ جب تین بار ایسا ہی ہوا تو راہب ڈیوڑھی سے نکل کر بارش ہی میں قبروں کے درمیان سے گزرتا زیتون کے درختوں کے پاس آ کر رک گیا۔ یہاں اندھیرے میں اسے ایک قبر کے سوراخ میں سے پانی اندر جاتا نظر آیا۔

راہب نے اپنے دل میں دھیان کر کے ذرا سی توجہ دی تو اسے جیسے ایک غیبی پُرسکون آواز آئی "اس قبر کو کھودو" راہب نے قبر کی مٹی کو ہٹانا شروع کر دیا۔ جلدی ہی اسے ایک پرانا تابوت نظر آیا۔ اس نے اس کا ڈھکنا اٹھا کر پرے کیا تو دیکھا کہ تابوت میں ایک بالکل صحیح حالت میں لاش پڑی ہے۔ پہلے تو وہ اسے لاش ہی سمجھا مگر جب اس نے اسے ہاتھ لگایا تو لاش کا جسم گرم تھا۔ اور اس کا دل بھی دھڑک رہا تھا۔ یہ ناگ تھا۔ نیک دل راہب نے ناگ کو تابوت میں سے نکال کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور ڈیوڑھی میں لا کر زمین پر لٹا دیا۔ اب اس نے مقدس آیات کا ورد شروع کر دیا اور ناگ کے جسم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر تھوڑی دیر بعد دم کرنے لگا۔ مقدس آیات کے اثر سے اللہ تعالیٰ نے ناگ کا طلسم ختم کر دیا۔ ناگ نے آنکھیں کھول دیں۔ نیک دل راہب نے شفقت سے پوچھا۔

"بیٹا تم کون ہو؟ تمہیں اس تابوت میں کس نے زندہ بند کر دیا ہے؟"

ناگ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے اپنا سر کچھ ہلکا ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہاں بال غائب تھے ناگ نے کہا۔

"آپ نے مجھے تابوت سے نکالا ہے۔ مقدس راہب؟"

ناگ نے اندھیرے میں بھی اس راہب کے مذہبی لباس کو دیکھ لیا تھا۔

نیک دل راہب نے کہا۔

"ہاں بیٹا! تم تابوت میں بند تھے۔ میں تو اِدھر سے گزر رہا تھا کہ میرے دل میں ایک آواز آئی کہ قبر کی طرف چلو۔ میں نے قبر کو کھولا تو تم تابوت میں بند تھے۔ مجھے بتاؤ تمہیں کس نے بند کر دیا تھا؟"

ناگ کو اب سب کچھ یاد آ گیا تھا کہ کس طرح لمبی ڈاڑھی والے عیار یوراگی نے کھانے کے درمیان انہیں انگور کا مشروب پلایا تھا۔ وہ بے ہوش ہو گیا ہو گا۔ اور عیار یوراگی نے اسے پرانی

قبر میں دفن کر دیا۔ اِسے عنبر اور تھیوسانگ اور کیٹی کا خیال آنے لگا کہ یقیناً وہ بھی مشروب پینے کے بعد بے ہوش ہو گئے ہوں۔ خدا جانے اِن کے ساتھ اس مکار شخص نے کیا سلوک کیا ہو گا۔ ناگ نے اپنے بالوں کے بارے میں اندازہ لگایا کہ یوراگی ضرور کوئی جادوگر ہے۔ اِسے جادو کے زور سے علم ہو گیا ہو کہ میں ناگ دیوتا ہوں اور نے میرے بالوں کو کاٹ یقینی طور پر کوئی خاص طلسم تیار کیا ہو گا۔ یہ سب کچھ ناگ دل میں سوچ رہا تھا۔ اس نے نیک دل راہب کو یہ ساری باتیں بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ اس نے کہا۔

"مقدس راہب! میرے ساتھ ایک شخص نے دشمنی کی ہے۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری مدد کی اور مجھے اس قبر سے نکالا"

نیک دل راہب نے ناگ کو تسلی دی اور کہا۔

"بیٹا! جس نے تمہارے ساتھ یہ زیادتی کی ہے خداوند اس کو اس کی ضرور سزا دے گا۔ اس دنیا میں — ہم جو عمل کرتے ہیں۔ ہمیں اس کا بدلہ ضرور مل کر رہتا ہے۔ اچھا عمل کرتے ہیں تو اس کا ثواب ملتا ہے۔ برا عمل کرتے ہیں۔ گناہ کرتے ہیں تو اس کی بھی سزا مل کر رہتی ہے۔ تم اپنے دشمن کو معاف کر دو۔ خداوند اِسے خود ہی سزا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دے گا۔"

ناگ نے کہا۔

"ایسا ہی کروں گا مقدس راہب! میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے یہ بتائیے کہ یہ روم شہر کا پرانا قبرستان ہے کہ کوئی دوسرا شہر ہے؟"

نیک دل راہب نے کہا۔ "روم شہر کا ہی پرانا قبرستان ہے۔"

ناگ کو تسلی ہوئی کہ اسے کسی دوسرے ملک میں لے جاکر دفن نہیں کیا گیا۔ وہ بہت جلد شہر میں یوراگی کے انگور کے باغ والے مکان میں پہنچ کر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ تھیوسانگ عنبر اور کیٹی اگر وہاں پر ہیں تو کس حالت میں ہیں۔ وہ یوراگی سے بدلہ بھی لینا چاہتا تھا۔ اس نے راہب سے کہا۔

"مقدس راہب! میں اپنے گھر جاؤں گا۔ اجازت دیجئے۔"

راہب نے کہا۔

"بیٹا اس وقت کہاں جاؤ گے۔ رات کا وقت ہے بارش بھی ہو رہی ہے۔"

ناگ بولا۔

"میں چلا جاؤں گا۔ مقدس راہب۔ میرا جانا بہت ضروری ہے۔"

یہ کہہ کر ناگ نے بڑی عقیدت سے مقدس راہب کے ہاتھوں کو چوما۔ اور قبرستان کی ڈیوڑھی سے باہر نکل آیا۔ باہر

اندھیرا تھا۔ اور تیز بارش ہو رہی تھی۔ کچھ دور جانے کے بعد ناگ نے زور سے سانس اندر کو کھینچا اور سیاہ عقاب کی شکل اختیار کر کے ایک دم سے فضا میں اوپر کو اٹھا اور شہر روم کی طرف پرواز شروع کر دی۔ وہ بے پناہ جوش اور تیزی کے ساتھ اڑا جا رہا تھا۔ چند لمحوں میں ہی وہ یوراگی کے انگور کے باغ میں جا پہنچا۔ اس نے اوپر ہی سے دیکھ لیا کہ عیار یوراگی کا مکان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

ناگ غوطہ لگا کر عیار یوراگی کے مکان کے صحن میں آگیا۔ مکان میں کہیں بھی روشنی نہیں ہو رہی تھی۔ مکان کے کمرے بھی بند تھے اور تالے پڑے ہوئے تھے۔ صاف لگ رہا تھا کہ یوراگی وہاں سے کوچ کر گیا ہے۔ مگر تھیوسانگ عنبر اور کیٹی کی بھی وہاں سے خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ ناگ نے انسانی شکل بدلی اور برآمدے میں بیٹھ کر غور کرنے لگا کہ تھیوسانگ عنبر اور کیٹی کہاں ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ یوراگی کوئی جادوگر تھا۔ اور اس نے طلسم کے لیے ہی ان سب کو بے ہوش کرنے والا مشروب پلا دیا تھا۔ اور ناگ کے سر کے بال بھی کاٹ ڈالے تھے۔ "یقیناً اس نے میرے بالوں کا طلسم بنایا ہے۔" ناگ نے سوچا۔ مگر سوال یہ تھا کہ وہ اسے اور اپنے ساتھیوں کو کہاں تلاش کرے؟

ساری رات ناگ نے برآمدے میں ہی بیٹھے بیٹھے گزار دی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دن کی روشنی نکلی تو ناگ نے مکان کے تینوں کمروں کے تالے توڑ کر دیکھا کہ کمروں میں اِدھر اُدھر سامان بھرا پڑا تھا۔ سامان ایسے دکھا گیا تھا جیسے کسی نے جلدی میں مکان چھوڑا ہو۔ ناگ برآمدے میں آگیا۔ بارش اب رُک گئی تھی۔ ناگ نے کسی سانپ سے مدد لینے کا فیصلہ کیا۔ اِسے یقین تھا کہ انگور کے باغ میں کوئی نہ کوئی سانپ ضرور رہتا ہوگا۔ اِس نے باغ کی طرف منہ کر کے سانپ کی زبان میں ایک خاص آواز نکالی جو صرف سانپوں کا ناگ دیوتا ہی نکال سکتا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اسے باغ کی طرف سے ایک پیلا سانپ گیلے صحن میں سے گزر کر اپنی طرف آتا نظر آیا۔ برآمدے میں آکر پیلے سانپ نے اپنا سر جھکا دیا اور ادب سے پوچھا کہ میں عظیم ناگ دیوتا کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ ناگ نے اُسے اُٹھا لیا اور اس کا چہرہ اپنی آنکھوں کے سامنے لاکر کہا۔

"میرے سر کے بالوں کی خوشبو سونگھو اور بتاؤ کہ یہ خوشبو میرے سر کے علاوہ تمہیں کہاں سے آتی محسوس ہو رہی ہے۔"

پیلے سانپ نے اپنا منہ ناگ کے سر پر بکھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے خشخشی بالوں کے ساتھ لگا کر سانس اندر کو کھینچا۔ ناگ نے سانپ کو برآمدے کے فرش پر رکھ دیا۔ پیلے سانپ نے

چاروں طرف منہ کر کے باری باری سونگھا اور پھر عرض کی۔

"عظیم ناگ دیوتا! مجھے صوبہ سائرینے کی جانب سے آپ کے بالوں کی خوشبو آرہی ہے۔"

ناگ نے پوچھا۔

"یہ صوبہ یہاں سے کتنی دور ہے؟"

پیلے سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! سمندر کے راستے صوبہ سائرینے یہاں سے ایک دن اور ایک رات کے سفر پر ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"کیا تم سائرینے جا کر یہ پتہ کر سکتے ہو کہ میرے بالوں کی خوشبو کہاں سے آرہی ہے؟"

پیلے سانپ نے ادب سے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! ہم روم شہر کی پہاڑیوں کے سانپ ہیں۔ آگے سمندر ہے۔ ہم سمندر میں سفر نہیں کر سکتے۔ یہ کام آپ سائرینے پہنچ کر وہاں کے کسی بھی سانپ سے لے سکتے ہیں۔ آپ ناگ دیوتا ہیں۔ وہاں کے سانپ آپ کا حکم بجا لاکر خوش ہوں گے۔"

ناگ نے سانپ کو واپس جانے کی اجازت دے دی۔ پیلا سانپ ادب سے سر جھکانے کے بعد جدھر سے آیا تھا اُدھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چل دیا۔ سانپ کے جانے کے بعد ناگ نے ایک بار پھر عقاب کی شکل بدلی اور بادلوں بھرے آسمان پر اُڑنے لگا۔ اس کا رُخ صوبہ سائرینے کی جانب تھا۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ چنانچہ وہ شام ہونے سے پہلے پہلے سمندر کو عبور کر کے سائرینے پہنچ گیا۔ یہ وہی صوبہ تھا جہاں عیار یوراگی سائرینے کے گورنر ٹولمی کی شکل میں راج کر رہا تھا۔ اس کا غلام بیروکس بھی اس کا خاص محافظ بنا اُس کے ساتھ تھا۔ اس وقت جب ناگ سائرینے میں پہنچا تو عیار یوراگی ٹولمی اپنے سپہ سالار کے ساتھ ایک بے حد مہلک زہر کی شیشی اپنے پاس رکھے روم کے شہر کی طرف جہاز میں روانہ ہو چکا تھا۔ اس نے سپہ سالار کے ساتھ مل کر روم کے بادشاہ کو ہلاک کرنے کی سازش مکمل کر لی تھی اور وہ روم کے بادشاہ کو ہلاک کرنے کے لیے ہی جا رہا تھا۔ وہاں کے سپہ سالار خاص کو بھی انہوں نے اپنی سازش میں شریک کر لیا تھا۔ ناگ سائرینے شہر کے ایک جنگل میں اُتر آیا۔ پھر نیچی پرواز کرتا شہر سے باہر ایک باغ میں آ گیا۔ اس نے باغ میں اُترتے ہی انسانی شکل اختیار کی اور وہاں موجود کسی سانپ کو خاص آواز دی۔

ناگ نے تین بار آواز دی مگر وہاں کوئی سانپ نہ آیا۔ چوتھی آواز پر سانپ کی بجائے ایک دومونہی جھاڑیوں میں سے نکل کر ناگ کے سامنے آ گئی۔ وہ بہت آہستہ آہستہ رینگتی چلی آ رہی تھی۔ دومونہی سانپ نہیں ہوتی مگر اس کا تعلق سانپوں کے خاندان

ہی سے ہے اور اس کے دو مونہہ ہوتے ہیں۔ اس نے ناگ دیوتا کے آگے سر جھکایا اور سلام کیا۔

ناگ نے کہا۔

"کیا بات ہے ۔۔۔ کوئی سانپ ابھی تک پیش کیوں نہیں ہوا؟"

دومونہی نے عرض کی کہ عظیم ناگ دیوتا اس صوبے میں کوئی سانپ نہیں ہے۔ جب سے اس جزیرے میں آتش فشاں لاوا پھٹا تھا۔ سارے سانپ یہاں سے نکل کر کسی نہ کسی طرح ملک بابل کی طرف چلے گئے ہیں۔ ناگ کو سخت مایوسی ہوئی۔ اسے ناامید دیکھ کر دومونہی نے کہا۔

"ناگ دیوتا! آپ پریشان لگتے ہیں۔ کیا میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکتی۔ اگرچہ میں سانپ نہیں ہوں لیکن اگر میں آپ کی خدمت کر سکی مجھے بڑی خوشی ہو گی۔"

ناگ نے کہا۔

"تمہارا شکریہ۔ شاید تم میرے کسی کام نہ آ سکو گی۔"

دومونہی نے عرض کی۔

"عظیم ناگ دیوتا! آپ حکم تو کریں۔"

ناگ نے گہرا سانس بھر کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میرے سر کے بالوں کی خوشبو میرے سر کے علاوہ یہاں کس طرف سے آتی ہے"۔

دو موہنی نے کہا کہ مجھے اپنے بالوں کی خوشبو سنگھائیے۔ ناگ نے دو موہنی کو اُٹھا کر اپنے سر کے چھوٹے چھوٹے بالوں کے ساتھ لگایا۔ دو موہنی نے دونوں موہنوں سے ان کی خوشبو کو سونگھا۔ پھر نیچے زمین پر بیٹھ کر چاروں طرف اپنے منہ گھما کر زور سے اندر کو سانس کھینچنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد بولی۔

"عظیم ناگ دیوتا! مجھے آپ کے بالوں کی خوشبو شہر روم کی طرف سے آتی محسوس ہو رہی ہے"۔

ناگ نے تعجب سے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ادھر سے تو میں آ رہا ہوں۔ مجھے ایک سانپ نے کہا تھا کہ میرے بالوں کی خوشبو اس صوبے سے آ رہی ہے"۔

دو موہنی نے وہاں کی فضا کو سونگھتے ہوئے سانس اندر کو کھینچا اور بولی۔

"اس نے بھی درست کہا تھا عظیم ناگ دیوتا! اس شہر کی فضا میں بھی آپ کے بالوں کی ہلکی ہلکی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ مگر یہ خوشبو آہستہ آہستہ ملک روم کی طرف جا رہی ہے"۔

ناگ سوچنے لگا۔ اس کا مطلب ہوا کہ مجھے دوبارا روم شہر کی طرف جانا ہوگا۔ اس نے دو موہنی کا شکریہ ادا کیا اور اسے بھیج دیا۔ اس کے بعد ناگ نے دوبارا عقاب کی شکل اختیار کی اور واپس روم شہر کی طرف پرواز کر گیا۔ اس وقت شام ہو چکی تھی۔ اور اندھیرے نے چاروں طرف اپنی چادر پھیلا دی تھی۔ ناگ ساری رات پرواز کرتا رہا۔ ادھر عیار یوراگی سائرینے کے گورنر ٹولمی کی شکل اختیار کیے اپنے غلام بیروکس، سپہ سالار اور محافظ فوج کے دستے کے ساتھ تیز رفتار بادبانی جہاز میں سوار روم کے ساحل پر پہنچ چکا تھا۔ بادشاہ کے دربار میں جانے سے پہلے اس نے جہاز پر ہی غسل خانے میں خوشبوؤں بھرے پانی میں غسل کیا۔ غلطی سے وہ اپنے بازو پر بندھا ہوا ناگ کے بالوں کی راکھ والا تعویذ اتارنا بھول گیا۔ تعویذ اندر سے گیلا ہو گیا جس کی وجہ سے اس میں سے ناگ کے بالوں کی خوشبو نکلنا بند ہو گئی۔ اس کا عیار یوراگی کو تو علم نہیں ہو سکتا تھا۔ اسے صرف یہی افسوس تھا کہ تعویذ خواہ مخواہ گیلا ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے وہ نہاتے وقت تعویذ اتار کر سامنے رکھ لیتا تھا۔

ناگ روم شہر میں انگور کے باغ والے یوراگی کے مکان میں آ گیا۔ اس نے اسی سانپ کو بلا کر پوچھا کہ تم نے تو کہا تھا میرے بالوں کی خوشبو سائرینے صوبے کی طرف سے آ رہی ہے مگر وہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

۔ تو میرے بالوں کی خوشبو بالکل نہیں ہے۔ سانپ نے چاروں طرف منہ کر کے ایک بار پھر فضا کو سونگھا اور ادب سے کہا۔

"عظیم مقدس ناگ! اس وقت یہ خوشبو سائرینے کی جانب ہی سے آ رہی تھی مگر اب یہ خوشبو کہیں سے بھی آتی محسوس نہیں ہو رہی"۔

ناگ پریشان ہو کر سانپ کا منہ تکنے لگا۔

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے قسط نمبر ۱۴۰ پڑھیے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

میرے نام

پیارے انکل!

آداب کے بعد عرض یہ کہ ابھی ابھی میں نے آپ کے دو ناول "قبرستان کی ڈراؤنی رات" اور "منگلا دیوی کا ترشول" پڑھے اب "ماریا کھوپڑی یں" پڑھتا ہے بلکہ میرے سامنے پڑا ہے آپ کو تو علم ہے کہ میری مین مارکیٹ میں اپنی دکان ہے جب دل چاہتا ہے پڑھ لیتا ہوں۔ بہرحال چھوڑیں اس قصّے کو ویسے ایک بات ہے کہ میں آپ کی طرف سے ایک عدد لڈو کا حقدار ہوں کیونکہ منہ ہی تو میٹھا کرنا ہے بھئی! آپ کو ہماری یعنی صرف میری طرف سے دلی مبارک ہو۔ ارے یہ تو بتانا ہی بھول گیا۔ کہ کس بات کی مبارکباد تو یقیناً آپ کو ۲۰ نومبر بروز بلکہ برآت جمعرات کے دن کی رات کا وہ وقت یاد ہو گا جب آپ نے اسلام آباد میں پاکستان کے سب سے بڑے ہال لیاقت ہال میں ڈرامہ سیریل ڈاچی کی کہانی پر آپ کو بہترین مصنف کا ایوارڈ ملا۔

سچ مچ مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے رات اسی وقت آپ کو مبارکبادی کا خط لکھنے کا فیصلہ کیا مجھے کسی نے اطلاع دی کہ سب لوگ اسلام آباد سے واپس آ گئے ہیں تو میں نے آپ کو خط لکھا۔ براہ کرم خط کا جواب ضرور دیجیے گا۔ تاکہ مجھے علم ہو سکے کہ میری خوشی حقیقی ہے۔

خدا حافظ فقط آپ کے ناولوں کا دیوانہ

خالد محمود سومرو ہیپی بکسٹال 14/E مین مارکیٹ گلبرگ لاہور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈیئرسٹ انکل اے حمید آداب!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ سب سے پہلے تو آپ میری طرف سے اپنی تحریر کردہ سیریل ڈاچی پر پی ٹی وی ایوارڈ ملنے کی مبارکباد قبول فرمائیں۔

پیارے انکل! میں ابھی ابھی عنبر ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ خلا میں کا خاص نمبر "غیبی لاش" پڑھ کر فارغ ہوا ہوں۔ بہت پسند آیا۔ انکل ناولوں میں موجود واقعات پر حقیقت کا گمان ہوتا ہے۔ انکل سچ سچ بتائیں کہ کیا واقعی آپ کے کردار عنبر، ناگ، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور ان پر گزرنے والے واقعات سچے ہیں۔ پلیز انکل آپ میرے اس خط کا جواب ضرور دیجیئے گا۔ انکل میں آپ کے ناول پڑھنے کے علاوہ اپنی پڑھائی پر بھی پوری توجہ دیتا ہوں اور ہر سال امتیازی نمبروں سے پاس ہوتا ہوں۔ انکل اگر آپ کبھی کراچی آئیں تو ہمارے یہاں ضرور آیئے گا۔ میں آپ کا پوری شدت سے انتظار کروں گا۔

آپ کا پیارا بھتیجا

عمیر صدیقی ۳۲۷/S-1 سعود آباد کراچی نمبر ۲۷

ڈیئر انکل!

السلام علیکم! کے بعد عرض ہے کہ میں نے آپ کے ناول عنبر ناگ ماریا سیریز کے تمام حصے پڑھے ۔۔ ۱۰۰ شروع والے ۱۰۰ واپسی والے اور اب ۲۴ واں ناول خلائی سفر کا میرے ہاتھ میں ہے۔ یہ

ناول میں نے آٹھویں جماعت میں پڑھنا شروع کیئے تھے اور اب آپ کی دعاؤں سے میں نے ایف اے بھی کر لیا ہے۔ ہم دو بہن بھائی ہیں۔ اس لیے لاڈ پیار کی وجہ سے کبھی کسی نے روک ٹوک بھی نہیں کی۔ اور اب تو ایک ڈیڑھ سال ہوا میرے ابو فوت ہو چکے ہیں۔ تو میرے اس غم میں بھی صرف عنبر ناگ ماریا کی قسطوں نے ہی ساتھ دیا۔ جس کے لیے میں اُن کی مشکور ہوں۔

شہزادی اختر سلطانہ لاہور نمبر ۱۶

ڈیئر انکل اے حمید آداب!

انکل! آپ ہمیشہ سے اچھا لکھتے رہے ہیں۔ ناگ ماریا عنبر کی تو تعریف کرنا ہی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے مگر حال ہی میں آپ کی سلسلہ وار امریکہ یادداشتوں پر مشتمل آپ بیتی پڑھنے کا موقع ملا۔ "امریکا نو" اور اس طرح آپ کی شخصیت کا ایک نیا باب میرے سامنے کھل گیا جس دلکش اور خوبصورت انداز میں جاری ہے اُس سے کہیں زیادہ آپ کی رحم دلی آپ کی انسانی ہمدردی واضح ہو کر ہم پر روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے۔

اب آیئے آپ کے سب سے خوب صورت اور دلچسپ سلسلے ناگ ماریا عنبر کی طرف تو میں یہ کہوں گی کہ آپ کو یہ دنیا مکمل تباہ نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ تاکہ اس کے کچھ حصے آباد رہتے اور از سر نو زندگی کا آغاز ہوتا۔ گو اب بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کم دلچسپ نہیں۔

اس ماہ کے ناول آسیبی چیخ۔ باپ کی خوشبو پڑھے۔ بہت پسند آئے۔
انکل! اگر آپ کا دوسروں سے تقابل کیا جائے تو آپ کو دوسروں کی نسبت زیادہ معلومات ہیں۔ آپ کی یہ معلومات ہمارے لیے بہت فائدہ مند ہیں۔ انکل ایک بات بتاؤں میں نے آپ کے تقریباً تمام ناول (مصر کی ملکہ سے لے کر اب تک) پڑھ لیے ہیں۔

فی امان اللہ

آپ کی بیٹی طاہرہ رؤف لاہور نمبر ۵

پیارے انکل اے حمید

آداب! کے بعد عرض ہے کہ مجھے آپ کے سلسلے وار ناول عنبر، ناگ ماریا بہت پسند ہیں۔ اور میں انہیں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں انکل میں آپ کی ذہانت کی داد دیتا ہوں کہ آپ نے اتنی ذہانت سے اتنی قسطیں لکھیں ہیں اور لکھ رہے ہیں۔ انکل میں دعا کرتا ہوں کہ اسی طرح آپ ہمارے لیے عنبر، ناگ، ماریا لکھتے رہیں۔ انکل میں آپ کو پہلی بار خط لکھ رہا ہوں اُمید ہے کہ آپ اسے ردی کی ٹوکری کی نذر نہیں کریں گے اور آپ مجھے جواب ضرور دیں گے۔

اچھا انکل اب اجازت دیں۔ خدا حافظ

فقط گل شیر مکان نمبر ۳۰ سٹریٹ نمبر مین بازار گوجھی شاہو لاہور۔

السلام علیکم

انکل آپ سدا سلامت رہیں اور ہمارے لیے عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کا سسپنس خیز سفر نامہ تحریر کرتے ہیں۔ انکل اس خط میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کے ناول ذرا مزاحیہ لکھا کریں۔ آپ کوئی کوئی ناول مزاحیہ لکھتے ہیں۔ عنبر ناگ ماریا کا ہر ناول مزاحیہ لکھا کریں تو مہربانی ہوگی۔ شکریہ۔ آپ کی کہانیوں کا شوقین

محمد نواز تحصیل و ضلع لاہور ڈاکخانہ باٹا پور پنڈ جنڈیالہ

پیارے انکل اے حمید سلام مسنون۔

انکل مجھے خط لکھنے پر مجبور کرنے والا خاص نمبر غیبی لاش ہے۔ اور شاید میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ یہ خاص نمبر پڑھ کر دل سے آپ کے لیے دعا نکلی کہ آپ ہمیشہ اچھے سے اچھا لکھتے رہیں اور ہم پڑھتے رہیں۔ خدا آپ کو لمبی عمر عطا کرے کہ آپ ہمیشہ ناگ، عنبر، ماریا سیریز لکھتے رہیں (آمین) انکل میں نے پہلے کچھ تین ماہ یا دو ماہ پہلے مکتبہ اقرا، والوں کو کوپن پر کر کے سوالات لکھ کر روانہ کیا۔ مگر اب تک کوئی جواب نہیں آیا۔ اُن سے تو میں ناراض ہوں۔ کیونکہ ہم کتنی محبت سے خط لکھتے ہیں۔ اور جواب نہ آئے تو کتنا دکھ ہوتا ہے۔ اچھا انکل اب اجازت دیجئے۔

خدا حافظ آپ کا پرانا قاری نیاز احمد

ضلع پشاور علاقہ و محلہ یکہ توت متصل منڈی بیری لب سڑک مکان نمبر ۱۳۴۳

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مائی ڈیئر سویٹ انکل اے حمید!

آداب و سلام کے بعد عرض ہے کہ ہم کو خط کا جواب ملا۔ ہمیں کچھ دکھائی نہ دیا۔ کہ ہماری محنت ضائع نہیں ہوئی اور ہم نے فوراً ہی جواب ارسال کر دیا۔ انکل آپ کی شائع کردہ کہانی۔ عنبر ناگ ماریا اور کیٹی جزیرے کا بھوت۔ خوفناک مقابلہ۔ ماریا کا پتلا۔ نذر تماشں۔ ندیم کا خوفناک سفر نامہ ہمیں بہت پسند آیا۔ ہم نے پڑھ کر دل میں نہیں بلکہ سب کے سامنے تعریف کی کہ آپ خداوند کی مرضی سے ایسی ہی کہانیاں چھپاتے رہیں۔ ہمارا بھائی اظہر صابر تو آپ کی ہر کہانی شیدائی ہو کر پڑھتا ہے اور ہم کی تو لڑائی دیکھنے والی ہوتی ہے۔ پہلے کوئی کہتا ہے میں پڑھوں گا کوئی کہتا ہے میں پڑھوں گا۔ مجبوراً ایک پڑھتا ہے دوسرے خاموشی سے سنتے ہیں۔ انکل آپ نے ہمارے جواب میں کہا تھا کہ عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کی ایک سچی داستان ہے۔ اور ہزاروں سال پرانی کہانی ہے۔ یہ کیا چکر ہے۔ انکل ہماری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا کریں کیا نہ کریں۔ ہمیں جواب دیں یہ کیا بات ہے۔

فقط

اظہر صابر اینڈ رضیہ مزنگ لاہور۔

پیارے انکل اے حمید السلام علیکم!

پیارے انکل جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آج کل کراچی میں بڑے افسوسناک واقعات ہو رہے ہیں۔ بھائی بھائی کا قتل کر رہا ہے۔

ن فسادات میں ۱۵۰ سے زائد افراد جاں بحق ہو گئے ہیں اور ۵۰۰ سے ائد افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ ان واقعات پر ہر باشعور اور باضمیر شہری ون کے آنسو بہا رہا ہے۔ میری آپ سے انتہائی مودبانہ گزارش ہے۔ کہ آپ اپنے قلم کے رخ اس طرف موڑے اور لوگوں کو احساس کروائے کہ ہم نہ سندھی ہیں نہ پنجابی ہیں نہ بلوچی ہیں نہ مہاجر اور نہ پٹھان بلکہ ہم سب پاکستانی ہیں۔ اور مسلمان بھائی ہیں۔ آپ اپنے کرداروں و کراچی لے آئیں۔ اور عنبر ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ کو ان ملک دشمن عناصر کے خلاف کام کرتا ہوا پیش کریں جو بھائیوں کو آپس میں لڑوا رہے ہیں۔ آپ لوگوں کو بتائیں اگر ہم اس طرح لڑتے رہے تو ہمارا یہ ملک جو ایک طویل جدوجہد اور لاکھوں بلکہ کروڑوں قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے تباہ و برباد ہو جائیگا۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق کراچی کے حالیہ واقعات فسادات میں کم از کم ایک ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اس سے ملک کی معیشت کو شدید دھچکا لگا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اگر آپ یہ تمام باتیں ناول میں تحریر کریں گے۔ تو مجھے یقین ہے کہ عوام پر اس کا شدید اثر ہو گا اور اگر اس سے فسادات رک گئے تو یہ آپ کا ایک بڑا کارنامہ ہو گا۔ انکل ہم چند دوستوں نے مل کر ایک تنظیم بنائی ہے جس کا نام انسان دوست کلب رکھا گیا ہے اس کلب کا مقصد نوجوانوں کو بیدار کرنا اور ان میں محبت اور بھائی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھائی چارے کی فضا قائم کرنا ہے۔

فقط آپ کا ایک قاری

امین صدرالدین بھایانی "انسان دوست کلب" سلطان آباد کالونی نمبر ا کراچی نمبر ۱۸

دوستو! آپ نے امین صدرالدین کا خط پڑھا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ انہوں نے جو "انسان دوست کلب" قائم کیا ہے۔ آپ سب کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اور پاکستان بھر میں اور خصوصاً کراچی میں اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ آپس میں محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں اور کراچی کے دوست فوری طور پر اس کلب کے ممبر بنیں اور اس کام میں ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ سب بھائیوں کی طرح امن و سکون سے رہ سکیں۔ ایسی باتوں سے پورے ملک پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ آپ جہاں جہاں بھی ہیں اور جس طریقہ سے بھی اس کام میں ہاتھ بٹا سکیں ضرور اس میں حصہ لیں۔ آپ سب اس ملک کے معمار ہیں اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔

آپ کا انکل اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

۱۰۱ خلائی جہاز کی ممی ۴/۵۰
۱۰۲ غیبی خلائی شیطان ۴/۵۰
۱۰۳ ماریا دوزخ میں ۴/۵۰
۱۰۴ خلائی کمرہ ۴/۵۰
۱۰۵ مُردوں کا سیارہ ۴/۵۰
۱۰۶ خونخوار انسانی کھوپڑی ۴/۵۰
۱۰۷ خوفناک طلسمی روشنی ۴/۵۰
۱۰۸ خطرناک قلعہ ۴/۵۰
۱۰۹ ہیبت ناک شیشہ ۴/۵۰
۱۱۰ ماتا دیوی کا گڑھ ۴/۵۰
۱۱۱ آدھی عورت آدھا سانپ ۴/۵۰
۱۱۲ عنبر اور خلائی مخلوق ۴/۵۰
۱۱۳ کیپٹی اور زندہ لاش ۴/۵۰
۱۱۴ ماریا طوفانی رات میں ۴/۵۰
۱۱۵ خطرناک تجربہ ۴/۵۰
۱۱۶ سانپ کا قیدی ۴/۵۰
۱۱۷ موت کی چھاؤنی ۴/۵۰
۱۱۸ مُردے کی موت ۴/۵۰
۱۱۹ قبر کا ہاتھ ۴/۵۰
۱۲۰ جزیرے کا بھوت ۴/۵۰
۱۲۱ خوفناک مقابلہ ۴/۵۰
۱۲۲ ماریا کا پتلا ۴/۵۰
۱۲۳ مینار کا بھوت ۴/۵۰
۱۲۴ انسانی تیندوا ۴/۵۰
۱۲۵ غیبی لاش (خاص نمبر) ۷/-
۱۲۶ خونی راز ۴/۵۰
۱۲۷ سرکٹا ناگ ۴/۵۰
۱۲۸ عنبر کی قبر ۴/۵۰
۱۲۹ چاہ بابل کے قیدی ۴/۵۰
۱۳۰ منحوس مورتیاں ۴/۵۰
۱۳۱ ہانگ کانگ کی ناگن ۴/۵۰
۱۳۲ قبرستان کی ڈراؤنی رات ۴/۵۰
۱۳۳ منگلا دیوی کا ترشول ۴/۵۰
۱۳۴ ماریا کھوپڑی میں ۴/۵۰
۱۳۵ آسیبی پنجے ۴/۵۰
۱۳۶ باپ کی خونی قبر ۴/۵۰
۱۳۷ تابوت والی لڑکیاں ۴/۵۰
۱۳۸ آدم خور شکاری ۴/۵۰
۱۳۹ بھٹکتی روحوں کا سفر ۴/۵۰
۱۴۰ بچھو لڑکی ۴/۵۰
۱۴۱ ویران مینار ۴/۵۰
۱۴۲ ناگ کا دشمن تیمور لنگ ۴/۵۰
۱۴۳ مُردے کی راکھ ۴/۵۰
۱۴۴ آدھا زندہ آدھا مُردہ ۴/۵۰

عنبر ناگ ماریا کیپٹی اور خلا میں

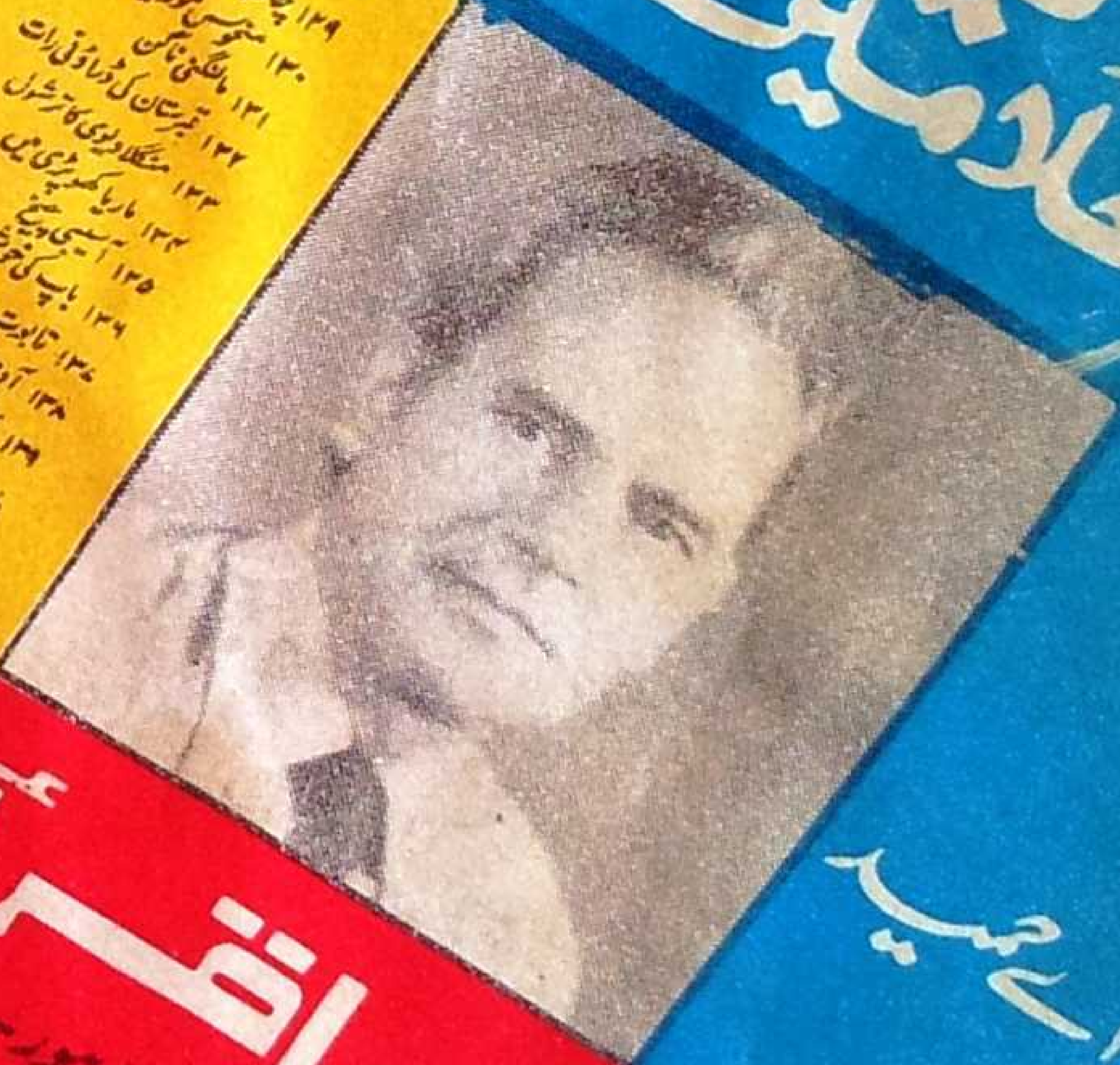

اے حمید

مکتبہ اقرأ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸